اَلصَّلَاةُ

مِنْ كَلَامِ ابْنِ الْقَيِّمِ

eBook

اَلصَّلَاةُ

مِنْ كَلَامِ ابْنِ الْقَيِّمِ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کتاب	-------------	اَلصَّلَاةُ مِنْ كَلَامِ ابْنِ الْقَيِّمِ
تالیف	-------------	شمس الدینؒ ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر الدمشقی
ترجمہ	-------------	ابومسعود، رفقہ اصغر
ناشر اول	-------------	دار غرس القیم
ناشر	-------------	الھدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد
ایڈیشن	-------------	اول
ISBN	-------------	978-969-690-011-5
تعداد	-------------	5000
تاریخ اشاعت	----------	جنوری 2018ء، جمادی الاوّل 1439ھ

ملنے کے پتے

پاکستان

7-AK Brohi Road, H-11/4, Islamabad, Pakistan

فون: +92-51-4866130-1, +92-51-4866150-1 +92-51-4866125-9

www.alhudapublications.org

www.alhudapk.com www.farhathashmi.com

امریکہ

PO Box 2256 Keller TX 76244

فون: +1-817-285-9450 +1-480-234-8918

www.alhudaonlinebooks.com

کینیڈا

5671 McAdam Rd ON L4Z IN9 Mississauga Canada

فون: +1-905-624-2030 +1-647-869-6679

www.alhudainstitute.ca

برطانیہ

14 Wangey Road, Chadwell Heath Romford,
Essex RM6 4AJ London U.K.

فون: +44-20-8599-5277 +44-79-1312-1096

alhudauk.info@gmail.com

alhudaproducts.uk@gmail.com

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مُقَدِّمَةُ النَّاشِرِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشۡرَفِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ، سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ اَفۡضَلُ الصَّلَاةِ، وَاَتَمُّ التَّسۡلِیۡمِ.

اَمَّا بَعۡدُ، فَاِنَّ الصَّلَاةَ رَمۡزُ الۡاِیۡمَانِ وَدَلِیۡلُهٗ، یَدُلُّ اِنۡکَارُهَا عَلَی الۡکُفۡرِ، وَیَعۡزِلُ صَاحِبَهَا عَنۡ صَفِّ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ، وَهِیَ الۡمَدَدُ الۡحَافِزُ لِلۡعَزَائِمِ عَلَی النَّصۡرِ؛ اِذۡ هِیَ صِلَةٌ بِاللّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ، الۡقَادِرِ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ.

وَاِنَّ مِنۡ جَمِیۡلِ الصَّنِیۡعِ الۡعَلَّامَةِ ابۡنِ الۡقَیِّمِ الۡجَوۡزِیَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنۡ اَلَّفَ رِسَالَةً فِیۡ ذَوۡقِ الصَّلَاةِ وَسِرِّهَا وَرُوۡحِهَا، فِیۡ فَصۡلٍ نَفِیۡسٍ مِّنۡ کِتَابِ: (الۡکَلَامِ عَلٰی مَسۡاَلَةِ السَّمَاعِ)

وَاِنَّنَا - دَارَ غَرۡسِ الۡقَیِّمِ - نُقَدِّمُ بَیۡنَ یَدَیِ الۡقَارِئِ الۡکَرِیۡمِ الۡاِصۡدَارَ الۡاَوَّلَ ضِمۡنَ سِلۡسِلَةٍ جَدِیۡدَةٍ وَهِیَ: (آثَارُ ابۡنِ الۡقَیِّمِ الۡجَوۡزِیَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ)؛ فَمَا کَانَ مِنَّا اِلَّا اِعَادَةُ طَبۡعِهَا؛ رَغۡبَةً فِیۡ نَشۡرِ عِلۡمِ السَّلَفِ وَتَیۡسِیۡرِ وُصُوۡلِهَا اِلٰی کُلِّ مُسۡلِمٍ، عَلٰی شَکۡلِ رَسَائِلَ صَغِیۡرَةٍ، وَاللّٰهَ نَسۡاَلُ لَنَا وَلَکُمُ النَّفۡعَ وَالۡاِنۡتِفَاعَ، وَتَثۡقِیۡلَ الۡمِیۡزَانِ.

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مقدمہ

تمام تعریف اللہ کے لیے ہے اور درود وسلام ہو تمام انبیاء اور رسولوں میں سے اشرف ہستی ہمارے آقا محمد ﷺ اور ان کی اولاد پر، اور ان پر سب سے بہترین دعا اور مکمل سلام ہو۔

درود وسلام کے بعد، بے شک نماز ایمان کی علامت اور اس کی دلیل ہے۔ جس کا انکار کفر پر دلالت کرتا ہے اور انکار کرنے والے کو ایمان والوں کی صف سے الگ کر دیتا ہے اور یہی وہ تحریک ہے جو کامیابی کے لیے (بندے) کو پُرعزم رکھتی ہے کیونکہ یہ اللہ رب العالمین کے ساتھ ایک رابطہ ہے، جو ہر چیز پر قادر ہے۔

یقیناً یہ علامہ ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ کے عمدہ کاموں میں ہے کہ انہوں نے کتاب **الْكَلَام عَلٰى مَسْأَلَةِ السَّمَاع** کے ایک اہم باب میں نماز کی لذت، راز اور اس کی روح کے بارے میں ایک رسالہ لکھا ہے۔

اور ہم **دَار غَرْسِ الْقَيِّم** اپنے قراء کرام (معزز پڑھنے والوں) کے سامنے جدید سلسلے کی ایک کڑی ''ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ کے آثار'' کا پہلا ایڈیشن پیش کرتے ہیں۔

ان کو چھوٹے چھوٹے رسالوں میں دوبارہ طبع کرنے کا مقصد سلف صالحین کے علم کو پھیلانا اور ہر مسلمان تک اس کا حصول آسان بنانا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے اسے اپنے اور آپ کے لیے خود مستفید ہونے، دوسروں کو نفع پہنچانے اور میزان کو بھاری کرنے کا سوال کرتے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فَصلٌ الصَّلَاةُ قُرَّةٌ

حَقِيْقَةُ الصَّلَاةِ

لَا رَيْبَ اَنَّ الصَّلَاةَ قُرَّةُ عُيُوْنِ الْمُحِبِّيْنَ،وَلَذَّةُ اَرْوَاحِ الْمُوَحِّدِيْنَ، وَمِحَكُّ اَحْوَالِ الصَّادِقِيْنَ،وَمِيْزَانُ اَحْوَالِ السَّالِكِيْنَ،وَهِيَ رَحْمَتُهُ الْمُهْدَاةُ اِلٰى عَبِيْدِهٖ،هَدَاهُمْ اِلَيْهَا وَعَرَّفَهُمْ بِهَا؛رَحْمَةً بِهِمْ وَاِكْرَامًا لَّهُمْ؛ لِيَنَالُوْا بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِهٖ،وَالْفَوْزَ بِقُرْبِهٖ،لَا حَاجَةً مِنْهُ اِلَيْهِمْ،بَلْ مِنَّةً وَّفَضْلًا مِّنْهُ عَلَيْهِمْ،وَتَعَبَّدَ بِهَا الْقَلْبَ وَالْجَوَارِحَ جَمِيْعًا.

وَجَعَلَ حَظَّ الْقَلْبِ مِنْهَا اَكْمَلَ الْحَظَّيْنِ وَاَعْظَمَهُمَا،وَهُوَ:اِقْبَالُهٗ عَلٰى رَبِّهٖ تَعَالٰى،وَفَرَحُهٗ وَتَلَذُّذُهٗ بِقُرْبِهٖ،وَتَنَعُّمُهٗ بِحُبِّهٖ،وَابْتِهَاجُهٗ بِالْقِيَامِ بَيْنَ يَدَيْهِ،وَانْصِرَافُهٗ حَالَ الْقِيَامِ بِالْعُبُوْدِيَّةِ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ اِلٰى غَيْرِ مَعْبُوْدِهٖ، وَتَكْمِيْلُ حُقُوْقِ عُبُوْدِيَّتِهٖ حَتّٰى تَقَعَ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِيْ يَرْضَاهُ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فصل: نماز (آنکھوں کی) ٹھنڈک ہے

نماز کی حقیقت

بے شک نماز (اللہ سے) محبت کرنے والوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک، توحید پرست لوگوں کی روحوں کی لذت، سچے لوگوں کے احوال کی کسوٹی اور (اللہ کے) راستے پر چلنے والوں کے احوال کا میزان ہے۔ یہ اس کی وہ رحمت ہے جو اس کے بندوں کو عطا کی گئی ہے۔ اللہ نے ان پر رحمت اور کرم کرتے ہوئے ان کی اس طرف راہ نمائی کی ہے اور اس کی پہچان کروائی ہے تا کہ وہ اس کے ذریعے اس کی کرامت کا شرف اور اس کے قرب کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس کو بندوں کی نماز کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ اس کی طرف سے ان پر احسان اور مہربانی ہے۔ اللہ نے اس کے ذریعے دل اور تمام اعضاء سے اطاعت طلب کی ہے۔

اس نے نماز میں دل کے حصے کو دونوں حصوں میں سے زیادہ کامل اور عظیم قرار دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ دل اپنے رب تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو، اس کے قرب سے خوشی اور لذت حاصل کرے، اس کی محبت سے آسودہ حال ہوتا ہو اور وہ اس کے سامنے کھڑے ہونے پر خوش ہو۔ وہ قیام کی حالت میں بندگی کرتے ہوئے غیر معبود کی طرف توجہ کرنے سے پھر جائے اور اپنی بندگی کے حقوق پورے کرے۔ یہاں تک کہ (اس کی) یہ نماز ایسے طریقے پر ہو جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَلصَّلَاۃُ مَأْدُبَۃٌ وَغَیْثٌ

وَلَـمَّا امْتَحَنَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَبْدَہُ بِالشَّہَوَاتِ وَاَسْبَابِہَا.مِنْ دَاخِلٍ فِیْہِ وَخَارِجٍ عَـنْـہُ.اِقْتَـضَتْ تَـمَامُ رَحْمَتِہٖ بِہٖ وَاِحْسَانُہُ اِلَیْہِ اَنْ ھَیَّاَ لَہُ مَأْدُبَۃً قَدْ جَمَعَتْ مِـنْ جَـمِیْـعِ الْاَلْـوَانِ وَالتُّـحَفِ وَالْـخِـلَعِ وَالْعَطَایَا،وَدَعَاہُ اِلَیْہَا کُلَّ یَوْمٍ خَـمْسَ مَرَّاتٍ،وَجَعَلَ فِیْ کُلِّ لَوْنٍ مِّنْ اَلْوَانِ تِلْکَ الْمَأْدُبَۃِ،لَذَّۃً وَّمَنْفَعَۃً وَّمَصْلَحَۃً.لِھٰذَا الْعَبْدُ الَّذِیْ قَدْ دَعَاہُ اِلَی الْمَأْدُبَۃِ.لَیْسَتْ فِی اللَّوْنِ الْآخَرِ؛ لِتَـکْـمُـلَ لَذَّۃُ عَبْدِہٖ فِیْ کُلِّ لَوْنٍ مِّنْ اَلْوَانِ الْعُبُوْدِیَّۃِ،وَیُکْرِمَہُ بِکُلِّ صِنْفٍ مِّـنْ اَصْنَافِ الْکَرَامَۃِ،وَیَکُوْنَ کُلُّ فِعْلٍ مِّنْ اَفْعَالِ تِلْکَ الْعُبُوْدِیَّۃِ مُکَفِّرًا لِـمَـذْمُـوْمٍ کَـانَ یَـکْـرَھُـہُ بِـاِزَائِہٖ،وَلِیُثِیْبَہُ عَلَیْہِ نُوْرًا خَاصًّا،وَقُوَّۃً فِیْ قَلْبِہٖ وَجَوَارِحِہٖ،وَثَوَابًا خَاصًّا یَوْمَ لِقَائِہٖ.

اَلصُّدُوْرُ مِنَ الْمَأْدُبَۃِ

فَیَصْدُرُ الْمَدْعُوُّ مِنْ ھٰذِہِ الْمَأْدُبَۃِ وَقَدْ اَشْبَعَہُ وَاَرْوَاہُ،وَخَلَعَ عَلَیْہِ بِخِلَعِ الْـقُبُـوْلِ وَاَغْـنَـاہُ؛لِاَنَّ الْـقَـلْـبَ کَـانَ قَبْـلُ قَدْ نَالَہُ مِنَ الْقَحْطِ وَالْجَدْبِ وَالْـجُـوْعِ وَالظَّمَأِ وَالْعُرْیِ وَالسَّقَمِ مَا نَالَہُ،فَاَصْدَرَہُ مِنْ عِنْدِہٖ وَقَدْ اَغْنَاہُ وَاَعْطَاہُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاللِّبَاسِ وَالتُّحَفِ مَا یُغْنِیْہِ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز ایک دستر خوان اور باران رحمت ہے

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو خواہشات اور ان کے اسباب کے ساتھ آزمایا جو اس (بندے) کے اندر بھی ہیں اور اس کے باہر بھی تو یہ اس (اللہ) کی بندے پر کامل رحمت اور احسان کا تقاضا ہے کہ اس نے اپنے بندے کے لیے ایک دستر خوان تیار کیا جس میں ہر رنگ کے تحائف، خلعتیں اور عطیات جمع کیے۔ اللہ نے بندے کو دن میں پانچ مرتبہ اس کی طرف دعوت دی اور اس دستر خوان کی رنگا رنگ اقسام میں سے ہر قسم میں ایسی لذت، فائدہ اور مصلحت رکھی جو کسی دوسری قسم میں نہیں رکھی۔ یہ اس بندے کے لیے ہے جس کو اللہ نے اس دستر خوان کی طرف دعوت دی ہے تا کہ بندگی کے تمام رنگوں میں سے ہر رنگ کے ساتھ اس کے بندے کی لذت مکمل ہو، تا کہ وہ عزت و وقار کی اقسام میں سے ہر قسم کے ساتھ اس کی تکریم کرے تا کہ اس عبودیت کے افعال میں سے ہر فعل اس قابل مذمت فعل کا کفارہ بن جائے جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے۔ تا کہ وہ اس کے بدلے اس کو ایک خاص نور عطا کرے اور اس کے دل اور اعضاء میں قوت دے اور اس کو اپنی ملاقات کے دن خاص ثواب دے۔

دستر خوان سے فارغ ہو کر جانا

پھر مدعو اس دستر خوان سے اس حال میں نکلے کہ اس نے اس کو خوب سیر ہو کر کھلایا اور پلایا ہو اور قبولیت کی خلعتیں پہنائی ہوں اور بے نیاز کیا ہو کیونکہ اس سے پہلے دل نے قحط سالی و بنجر پن، بھوک و پیاس، عریانی اور بیماری سے جو حاصل کرنا تھا وہ کر چکا تھا تو اس دستر خوان نے اس کو اس حال میں اپنے پاس سے نکالا کہ وہ اس کو غنی کر چکا اور اس کو کھانے، پینے، لباس اور تحائف میں سے وہ کچھ عطا کیا جس نے اس کو بے نیاز کر دیا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تَجۡدِیۡدُ الدَّعۡوَۃِ

وَلَمَّا كَانَتِ الۡجُدُوۡبُ مُتَتَابِعَةً وَقَحۡطُ النُّفُوۡسِ مُتَوَالِيًا جَدَّدَ لَهُ الدَّعۡوَةَ اِلٰى هٰذِهِ الۡمَأۡدُبَةِ وَقۡتًا بَعۡدَ وَقۡتٍ؛رَحۡمَةً مِّنۡهُ بِهٖ،فَلَا يَزَالُ مُسۡتَسۡقِيًا مَنۡ بِيَدِهٖ غَيۡثُ الۡقُلُوۡبِ وَسُقۡيَهَا،مُسۡتَمۡطِرًا سَحَائِبَ رَحۡمَتِهٖ؛لِئَلَّا يَيۡبَسَ مَا اَنۡبَتَتۡهُ لَهُ تِلۡكَ الرَّحۡمَةُ مِنۡ كَلَإِ الۡاِيۡمَانِ وَعُشۡبِهٖ وَثِمَارِهٖ وَلِئَلَّا تَنۡقَطِعَ مَادَّةُ النَّبَاتِ،وَالۡقَلۡبُ فِيۡ اسۡتِسۡقَاءٍ وَاسۡتِمۡطَارٍ وَهٰكَذَا دَائِمًا يَشۡكُوۡ اِلٰى رَبِّهٖ جَدۡبَهٗ،وَقَحۡطَهٗ،وَضُرُوۡرَتَهٗ اِلٰى سُقۡيَا رَحۡمَتِهٖ،وَغَيۡثِ بِرِّهٖ،فَهٰذَا دَأۡبُ الۡعَبۡدِ اَيَّامَ حَيَاتِهٖ!

اَلۡغَفۡلَةُ قَحۡطٌ

فَاِنَّ الۡغَفۡلَةَ الَّتِيۡ تَنۡزِلُ بِالۡقَلۡبِ هِيَ الۡقَحۡطُ وَالۡجَدۡبُ،فَمَا دَامَ فِيۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَالۡاِقۡبَالِ عَلَيۡهِ فَغَيۡثُ الرَّحۡمَةِ وَاقِعٌ عَلَيۡهِ كَالۡمَطَرِ الۡمُتَدَارِكِ،فَاِذَا غَفَلَ نَالَهُ مِنَ الۡقَحۡطِ بِحَسَبِ غَفۡلَتِهٖ قِلَّةً وَّكَثۡرَةً،فَاِذَا تَمَكَّنَتِ الۡغَفۡلَةُ وَاسۡتَحۡكَمَتۡ صَارَتۡ اَرۡضُهُ مَيۡتَةً،وَسَنَتُهُ جَرۡدَاءَ يَابِسَةً،وَحَرِيۡقُ الشَّهَوَاتِ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ جَانِبٍ كَالسَّمَائِمِ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

دعوت کی تجدید

جب دلوں کی یہ خشک سالی اور قحط متواتر اور پے در پے ہو گیا تو اس نے اس پر مہربانی کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً اس دسترخوان کی طرف دعوت کی تجدید کی۔ تو وہ ہمیشہ اس (ذات) سے پانی طلب کرتا ہے جس کے ہاتھ میں دلوں کو سیراب کرنا ہے۔ ہمیشہ اس کی رحمت کے بادلوں سے بارش طلب کرنے والا (بنا رہتا) ہے تاکہ اس رحمت نے اس کے لیے ایمان کی گھاس اور اس کے تازہ چارے اور اس کے پھلوں میں سے جو کچھ اگایا تھا وہ خشک نہ ہو جائے اور اس لیے بھی کہ نباتات کا مادہ منقطع نہ ہو جائے اور دل پانی اور بارش طلب کرنے میں لگا رہے اور وہ ہمیشہ اسی طرح اپنے رب سے اپنے بنجر پن، اپنی قحط سالی اور اس کی باران رحمت اور احسان کی بارش کی طرف اپنی ضرورت کی فریاد کرتا رہے پھر اپنی زندگی کے تمام ایام میں بندے کا یہی معمول بنا رہے۔

غفلت قحط ہے

پس یقیناً دل پر جو غفلت اترتی ہے وہ دراصل قحط اور بنجر پن ہے۔ تو جب تک (بندہ) اللہ کے ذکر میں مشغول اور اس کی طرف متوجہ رہتا ہے تب تک بارانِ رحمت اس پر اول و آخر ملی ہوئی بارش کی طرح پڑتی رہتی ہے۔ پھر جب وہ غافل ہو جاتا ہے تو قحط اس کو اس کی غفلت کی قلت و کثرت کے اعتبار سے آ پکڑتا ہے۔ پھر جب غفلت خوب جڑ پکڑ لیتی ہے اور پختہ ہو جاتی ہے تو اس (کے دل) کی زمین مردہ ہو جاتی ہے اور اس کی قحط سالی سبزے سے خالی اور خشک ہو جاتی ہے اور اس (دل) میں خواہشات کی آگ میں ہر جانب سے جھلسا دینے والی گرم ہواوں کی مانند ہو جاتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

عَاقِبَةُ الْغَفْلَةِ

وَاِذَا تَدَارَکَ عَلَيْهِ غَيْثُ الرَّحْمَةِ اهْتَزَّتْ اَرْضُهُ وَرَبَتْ وَاَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ،فَاِذَا نَالَهُ الْقَحْطُ وَالْجَدْبُ كَانَ بِمَنْزِلَةِ شَجَرَةٍ رُطُوْبَتُهَا وَلِيْنُهَا وَثِمَارُهَا مِنَ الْمَاءِ،فَاِذَا مُنِعَتْ مِنَ الْمَاءِ يَبِسَتْ عُرُوْقُهَا وَذَبَلَتْ اَغْصَانُهَا، وَحُبِسَتْ ثِمَارُهَا،وَرُبَّمَا يَبِسَتِ الْاَغْصَانُ وَالشَّجَرَةُ،فَاِذَا مَدَدْتَّ مِنْهَا غُصْنًا اِلٰى نَفْسِکَ لَمْ يَمْتَدَّ،وَلَمْ يَنْقَدْ لَکَ وَانْكَسَرَ،فَحِيْنَئِذٍ تَقْتَضِیْ حِكْمَةُ قَيِّمِ الْبُسْتَانِ قَطْعَ تِلْکَ الشَّجَرَةِ وَجَعْلَهَا وَقُوْدًا لِّلنَّارِ،

يَبُوْسَةُ الْقَلْبِ

فَكَذٰلِکَ الْقَلْبُ اِنَّمَا يَيْبَسُ اِذَا خَلَا مِنْ تَوْحِيْدِ اللّٰهِ وَحُبِّهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ وَذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ،فَتُصِيْبُهُ حَرَارَةُ النَّفْسِ وَنَارُ الشَّهَوَاتِ،فَتَمْتَنِعُ اَغْصَانُ الْجَوَارِحِ مِنَ الْاِمْتِدَادِ اِذَا مَدَدْتَّهَا وَالْاِنْقِيَادِ اِذَا قُدْتَهَا،فَلَا تَصْلُحُ بَعْدُ هِیَ وَالشَّجَرَةُ اِلَّا لِلنَّارِ:﴿فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾. [الزمر:22]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

غفلت کا انجام

جب بارانِ رحمت اس کو گھیر لیتی ہے تو اس کی زمین لہلہانے اور بڑھنے لگتی ہے اور ہر قسم کی عمدہ نباتات اگاتی ہے۔ پھر جب اس کو قحط سالی اور بنجر پن لاحق ہو جاتا ہے تو وہ ایسے درخت کی طرح ہو جاتا ہے جس کی رطوبت، نرمی اور پھل پانی سے ہے لیکن جب اس سے پانی روک لیا جاتا ہے تو اس کی جڑیں خشک ہو جاتی ہیں اور اس کی ٹہنیاں مرجھا جاتی ہیں اور اس کا پھل روک لیا جاتا ہے اور کبھی کبھی ٹہنیوں کے ساتھ درخت بھی خشک ہو جاتا ہے۔ پھر جب تم اس کی ٹہنی کو اپنی طرف کھینچو گے تو وہ کھچ کر نہیں آئے گی اور نہ ہی تمہارے لیے مطیع ہوگی بلکہ وہ ٹوٹ جائے گی تو اس وقت باغ کے مالک کی حکمت تقاضا کرتی ہے کہ وہ اس درخت کو کاٹ کر آگ کے لیے ایندھن بنا دے۔

دل کی خشکی

یہی حال دل کا ہے کہ جب وہ اللہ کی توحید، اس کی محبت، معرفت، ذکر اور اس سے دعا کرنے سے خالی ہو جاتا ہے تو وہ خشک ہو جاتا ہے۔ اس کو نفس کی گرمی اور خواہشات کی آگ پہنچتی ہے پھر جب تم اعضاء کی ٹہنیوں کو کھینچتے ہو تو وہ کھچنے سے انکار کر دیتی ہیں اور جب تم ان کو چلاتے ہو تو وہ کام نہیں کرتیں۔ اس کے بعد یہ اور درخت آگ کے علاوہ کسی چیز کے لائق نہیں رہتے۔ ''پس ان کے لیے ہلاکت ہے جن کے دل اللہ کی یاد کی طرف سے سخت ہیں، یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مَطَرُ الْقَلْبِ

فَاِذَا كَانَ الْقَلْبُ مَمْطُوْرًا بِمَطَرِ الرَّحْمَةِ كَانَتِ الْاَغْصَانُ لِيْنَةً رَطْبَةً مُنْقَادَةً،فَاِذَا مَدَدْتَّهَا اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ انْقَادَتْ مَعَكَ وَاَقْبَلَتْ سَرِيْعَةً لَّيِّنَةً وَّادِعَةً،فَجَنَيْتَ مِنْهَا مِنْ ثِمَارِ الْعُبُوْدِيَّةِ مَا يَحْمِلُهُ كُلُّ غُصْنٍ مِّنْ تِلْكَ الْاَغْصَانِ وَمَادَّتُهَا مِنْ رُطُوْبَةِ الْقَلْبِ وَرِيِّهِ،فَالْمَادَّةُ تَعْمَلُ عَمَلَهَا فِي الْقَلْبِ وَالْجَوَارِحِ.وَاِذَا يَبِسَ الْقَلْبُ تَعَطَّلَتِ الْاَغْصَانُ مِنْ اَعْمَالِ الْبِرِّ؛ لِاَنَّ مَادَّةَ الْقَلْبِ وَحَيَاتَهُ قَدِ انْقَطَعَتْ مِنْهُ فَلَمْ تَنْتَشِرْ فِي الْجَوَارِحِ، فَتَحْمِلُ كُلُّ جَارِحَةٍ ثَمَرَهَا مِنَ الْعُبُوْدِيَّةِ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

دل کی بارش

پھر جب دل پر رحمت کی برسات ہوتی ہے تو اس کی شاخیں نرم، تر اور مطیع ہو جاتی ہیں۔ پھر جب تم ان کو اللہ کے حکم کی طرف لے جانا چاہو تو وہ تمہارے ساتھ فرماں بردار ہو کر چل پڑتی ہیں اور فوراً انرمی اور مصالحت کی طرف متوجہ ہو جاتی ہیں پھر تم ان سے بندگی کے اُن پھلوں کو چنتے ہو جن سے ان شاخوں میں سے ہر شاخ لدی ہوتی ہے جس کا مادہ دل کی نمی اور سیرابی ہے تو یہ مادہ دل اور اعضاء میں اپنا اثر ظاہر کرتا ہے اور جب دل خشک ہو جاتا ہے تو یہ شاخیں نیک اعمال کرنے میں رکاوٹ بن جاتی ہیں کیونکہ دل کا مادہ اور زندگی اس سے منقطع ہو جاتی ہے پھر اعضاء میں نہیں پھیلتی پس ہر عضو بندگی میں سے اپنا پھل لاتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اِسۡتِعۡمَالُ الۡجَوَارِحِ

وَلِلّٰهِ فِیۡ کُلِّ جَارِحَةٍ مِنۡ جَوَارِحِ الۡعَبۡدِ عُبُوۡدِیَّةٌ تَخُصُّهُ،وَطَاعَةٌ مَطۡلُوۡبَةٌ مِنۡهَا،خُلِقَتۡ لِاَجۡلِهَا وَهُیِّئَتۡ لَهَا.

وَالنَّاسُ بَعۡدَ ذٰلِکَ ثَلَاثَةُ اَقۡسَامٍ:

اَحَدُهَا:مَنِ اسۡتَعۡمَلَ تِلۡکَ الۡجَوَارِحَ فِیۡمَا خُلِقَتۡ لَهٗ وَاُرِیۡدَ مِنۡهَا،فَهٰذَا هُوَ الَّذِیۡ تَاجَرَ اللّٰهَ بِاَرۡبَحِ التِّجَارَةِ،وَبَاعَ نَفۡسَهٗ لِلّٰهِ بِاَرۡبَحِ الۡبَیۡعِ.وَالصَّلَاةُ وُضِعَتۡ لِاسۡتِعۡمَالِ الۡجَوَارِحِ جَمِیۡعِهَا فِی الۡعُبُوۡدِیَّةِ تَبَعًا لِقِیَامِ الۡقَلۡبِ بِهَا.

وَالثَّانِی:مَنِ اسۡتَعۡمَلَهَا فِیۡمَا لَمۡ تُخۡلَقۡ لَهٗ وَلَمۡ یُخۡلَقۡ لَهَا،فَهٰذَا هُوَ الَّذِیۡ خَابَ سَعۡیُهٗ وَخَسِرَتۡ تِجَارَتُهٗ،وَفَاتَهٗ رِضَا رَبِّهٖ عَنۡهُ،وَجَزِیۡلُ ثَوَابِهٖ،وَحَصَلَ عَلٰی سَخَطِهٖ وَاَلِیۡمِ عِقَابِهٖ.

وَالثَّالِثُ:مَنۡ عَطَّلَ جَوَارِحَهٗ وَاَمَاتَهَا بِالۡبَطَالَةِ،فَهٰذَا اَیۡضًا خَاسِرٌ اَعۡظَمَ خَسَارَةٍ؛فَاِنَّ الۡعَبۡدَ خُلِقَ لِلۡعِبَادَةِ وَالطَّاعَةِ لَا لِلۡبَطَالَةِ.وَاَبۡغَضُ الۡخَلۡقِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالَی الۡبَطَّالُ الَّذِیۡ لَا فِیۡ شُغۡلِ الدُّنۡیَا وَلَا فِیۡ سَعۡیِ الۡاٰخِرَةِ،فَهٰذَا کَلٌّ عَلَی الدُّنۡیَا وَالدِّیۡنِ.

جَوَارِحُ الطَّاعَةِ

فَالۡاَوَّلُ:کَرَجُلٍ اُقۡطِعَ اَرۡضًا وَاسِعَةً،وَاُعِیۡنَ بِاٰلَاتِ الۡحَرۡثِ وَالۡبَذۡرِ وَاُعۡطِیَ

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اعضاء کا استعمال

بندے کے اعضاء میں سے ہر عضو میں اللہ کے لیے مخصوص عبادت ہے اور ان سے وہی اطاعت مطلوب ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے اور اس کی تخلیق کی گئی ہے۔

اس کے بعد لوگوں کی تین اقسام ہیں:

ان میں سے ایک: ان اعضاء کو ان کاموں میں استعمال کرتی ہے جن کے لیے وہ پیدا کیے گیے ہیں اور جو اُن سے چاہا گیا ہے۔ یہ وہ قسم ہے جس نے اللہ سے بہت ہی نفع بخش تجارت کی اور اپنے نفس کو اللہ کی خاطر انتہائی نفع مند بیع کے ساتھ فروخت کر دیا اور نماز میں تمام اعضاء دل کے تابع ہو کر ہی عبودیت میں استعمال ہوتے ہیں۔

دوسری قسم: ان اعضاء کو ان کاموں میں استعمال کرتی ہے جن کے لیے ان اعضاء کو تخلیق نہیں کیا گیا اور نہ ہی وہ کام ان اعضاء کے لیے بنائے گئے ہیں۔ تو یہ وہ قسم ہے جس کی کوشش ناکام ہوگئی، تجارت خسارے میں پڑ گئی اور اس سے اس کے رب کی رضا اور بھاری ثواب بھی چلا گیا اور اس نے اللہ کی ناراضگی اور دردناک عذاب کو حاصل کر لیا۔

تیسری قسم: جس نے اپنے اعضاء کو معطل اور بے کار کر کے رکھ کر دیا تو یہ قسم بھی خسارہ پانے والی ہے بہت بڑا خسارہ کیونکہ بندے کو عبادت اور اطاعت کے لیے پیدا کیا گیا ہے نہ کہ بے کاری کے لیے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخلوق میں سے سب سے مبغوض وہ ہے جو بہت ہی مہمل اور بے کار ہے۔ جو نہ دنیا کے کاموں میں لگا ہوا ہے اور نہ ہی آخرت کے لیے کوشش کر رہا ہے تو ایسا شخص دین اور دنیا پر بوجھ ہے۔

اطاعت وفرماں برداری کے اعضاء

پہلی قسم اس شخص کی مانند ہے جس کو ایک وسیع وعریض زمین دی گئی ہو اور ہل جوتنے اور بیج بونے کے آلات سے اس کی مدد کی گئی ہو اور اس کو اتنا کچھ دے دیا گیا ہو

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مَا يَكْفِيهَا لِسَقْيِهَا،فَحرَثَها وَهيَّأَهَا لِلزِّرَاعَةِ،وَبذَر فِيهَا مِنْ اَنْوَاعِ الْغِلَالِ، وَغرَسَ فِيهَا مِنْ اَنْوَاعِ الثِّمَارِ وَالْفَوَاكِهِ الْمُخْتَلِفَةِ الْاَنْوَاعِ،ثُمَّ لَمْ يُهْمِلْهَا، بَلْ اَقَامَ عَلَيْهَا الْحَرَسَ وَحصَّنَهَا مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ،وَجعَلَ يَتعَاهدُهَا كُلَّ يَوْمٍ فَيُصْلِحُ مَا فَسَدَ مِنْهَا،وَيغْرِسُ فِيهَا عِوَضَ مَا يَبِسَ،وَيَنْفِي دَغَلَهَا وَيَقْطَعُ شَوْكَهَا،وَيَسْتَعِيْنُ بِمُغَلِّهَا عَلٰى عِمَارَتِهَا.

جَوَارِحُ الْمَعْصِيَةِ

وَالثَّانِيْ:بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ اَخذَ تِلْكَ الْاَرْضَ فَجعَلَهَا مَأْوًى لِّلسِّبَاعِ وَالْهَوَامِّ وَمَطْرَحًا لِّلْجِيَفِ وَالْاَنْتَانِ،وَجعَلَهَا مَعْقِلًا يَأْوِيْ اِلَيْهِ كُلُّ مُفْسِدٍ وَمُؤْذٍ وَلِصٍّ،وَاَخذَ مَا اُعِيْنَ بِهِ عَلٰى بِذَارِهَا وَصَلَاحِهَا،فَصَرفَهُ مَعُوْنَةً وَّمَعِيْشَةً لِّمَنْ فِيهَا مِنْ اَهْلِ الشُّرُوْرِ وَالْفَسَادِ.

جَوَارِحُ الْبِطَالَةِ

وَالثَّالِثُ:بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ عَطَّلَهَا وَاَهْمَلَهَا،وَاَرْسَلَ ذٰلِكَ الْمَاءَ ضَائِعًا فِي الْقِفَارِ وَالصَّحَارِيْ،فَقَعَدَ مَذْمُوْمًا مَحْسُوْرًا.

فَهٰذَا مِثَالُ اَهْلِ الْغَفْلَةِ،وَالَّذِيْ قَبْلَهُ مِثَالُ اَهْلِ الْخِيَانَةِ وَالْجِنَايَةِ،وَالْاَوَّلُ مِثَالُ اَهْلِ الْيَقْظَةِ وَالْاِسْتِعْدَادِ لِمَا خُلِقُوْا لَهُ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جواس زمین کو سیراب کرنے کے لیے کافی ہو۔تو اس نے اس میں ہل چلایا اور کاشت کاری کے لیے تیار کیا اور اس میں کئی قسم کے اناج کے بیج بوئے اور اس میں پھلوں اور میووں کی بہت سی اقسام کو کاشت کیا۔ پھر اس کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ اس کے اوپر محافظ مقرر کیے، مفسدوں سے اس کی حفاظت کی، وہ روزانہ اس کی دیکھ بھال کرتا اور جو اُن میں سے خراب ہوتا اس کو ٹھیک کر دیتا اور جو پودا خشک ہو جاتا اس کے بدلے اور کاشت کر دیتا وہ غیر ضروری جڑی بوٹیوں کو اکھاڑ دیتا، کانٹے کاٹ دیتا اور ان کو دوبارہ آباد کرنے کے لیے انھی کے اناج سے مدد لیتا رہا۔

نافرمانی کے اعضاء

دوسری قسم کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے وہ زمین لے کر اسے درندوں، لیٹروں، کیڑے مکوڑوں، مردہ لاشوں اور بدبودار چیزوں کے پھینکنے کی جگہ بنا دیا اور اس کو ایک ایسا قلعہ بنا دیا جہاں ہر فسادی، موذی اور چور پناہ لیتا ہے اور وہ آلات جن کے ذریعے اس میں بیج ڈالنے اور اصلاح کرنے میں اس کو مدد دی گئی تھی۔تو اس نے ان کو شریر اور مفسد لوگوں کی معیشت اور امداد میں صرف کر دیا۔

بے کاری کے اعضاء

تیسری قسم کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے اس زمین کو بے کار اور نظر انداز کر دیا اور اس پانی کو بے آب و گیاہ چٹیل زمین، جنگلوں اور بیابانوں میں ضائع ہونے کے لیے چھوڑ دیا۔ پس وہ ملامت زدہ اور حسرت زدہ ہو کر بیٹھ گیا۔
تو یہ غافل لوگوں کی مثال ہے اور جو اس سے پہلے ہے وہ خیانت اور مجرمانہ کاروائی کرنے والے لوگوں کی مثال ہے۔
اور پہلی قسم بیدار و مستعد لوگوں کی مثال ہے جس کے لیے ان کو پیدا کیا گیا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فَالْاَوَّلُ: اِذَا تَحَرَّکَ اَوْ سَکَنَ، اَوْ قَامَ اَوْ قَعَدَ، اَوْ اَکَلَ اَوْ شَرِبَ، اَوْ نَامَ، اَوْ لَبِسَ، اَوْ نَطَقَ، اَوْ سَکَتَ؛ کَانَ ذٰلِکَ کُلُّهُ لَهُ لَا عَلَيْهِ، وَکَانَ فِيْ ذِکْرٍ وَطَاعَةٍ وَقُرْبَةٍ وَمَزِيْدٍ.

وَالثَّانِيْ: اِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ کَانَ عَلَيْهِ لَا لَهُ، وَکَانَ فِيْ طَرْدٍ وَاِبْعَادٍ وَخُسْرَانٍ.

وَالثَّالِثُ: اِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ کَانَ فِيْ غَفْلَةٍ وَبِطَالَةٍ وَتَفْرِيْطٍ.

فَالْاَوَّلُ: يَتَقَلَّبُ فِيْمَا يَتَقَلَّبُ فِيْهِ بِحُکْمِ الطَّاعَةِ وَالْقُرْبَةِ.

وَالثَّانِيْ: يَتَقَلَّبُ فِيْ ذٰلِکَ بِحُکْمِ الْخِيَانَةِ وَالتَّعَدِّيْ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُمَلِّکْهُ مَا مَلَّکَهُ لِيَسْتَعِيْنَ بِهِ عَلٰى مُخَالَفَتِهِ، فَهُوَ جَانٍ مُتَعَدٍّ خَائِنٌ لِلّٰهِ فِيْ نِعَمِهِ، مُعَاقَبٌ عَلَى التَّنَعُّمِ بِهَا فِيْ غَيْرِ طَاعَتِهِ.

وَالثَّالِثُ: يَتَقَلَّبُ فِيْ ذٰلِکَ وَيَتَنَاوَلُهُ بِحُکْمِ الْغَفْلَةِ وَبَهْجَةِ النَّفْسِ وَطَبِيْعَتِهَا، لَمْ يَبْتَغِ بِذٰلِکَ رِضْوَانَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّقَرُّبَ اِلَيْهِ، فَهٰذَا خُسْرَانٌ بَيِّنٌ؛ اِذْ عَطَّلَ اَوْقَاتَ عُمْرِهِ الَّتِيْ لَا قِيْمَةَ لَهَا عَنْ اَفْضَلِ الْاَرْبَاحِ وَالتِّجَارَاتِ.

فَدَعَا اللّٰهُ تَعَالَى الْمُوَحِّدِيْنَ اِلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ رَحْمَةً مِنْهُ عَلَيْهِمْ، وَهَيَّاَ لَهُمْ فِيْهَا اَنْوَاعَ الْعِبَادَاتِ؛ لِيَنَالَ الْعَبْدُ مِنْ کُلِّ قَوْلٍ وَفِعْلٍ وَحَرَکَةٍ وَسُکُوْنٍ حَظَّهُ مِنْ عَطَايَاهُ.

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تو پہلی قسم کا شخص حرکت میں ہو یا سکون میں، کھڑا ہو یا بیٹھا ہو، کھا رہا ہو یا پی رہا ہو، سویا ہوا ہو یا لباس پہنتا ہو، بولتا ہو یا خاموش ہو تو یہ سارے اعمال اس کے حق میں ہوں گے نہ کہ اس کے خلاف اور وہ ہمیشہ ذکر، اطاعت، قرب اور مزید (اطاعت) میں ہوگا۔

اور دوسری قسم کا شخص جب یہ سب کرے گا تو وہ اس کے خلاف ہوگا نہ کہ اس کے حق میں اور وہ اللہ کی بارگاہ سے نکالا ہوا، دور کیا ہوا اور خسارے میں ہوگا۔

اور تیسری قسم کا شخص جب یہ سب کرے گا تو وہ غفلت، بے کاری کی حالت اور کوتاہی میں ہوگا۔

تو پہلا شخص جس کام میں بھی چلتا پھرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت اور قرب کے حکم سے ہی چلتا پھرتا ہے۔

اور دوسرا شخص اس میں خیانت اور خلاف ورزی کے حکم کے ساتھ چلتا پھرتا ہے، پس بے شک اللہ نے اس کو جس چیز کا مالک بنایا تھا اس لیے نہیں کہ وہ اس کو اللہ کی مخالفت میں استعمال کرے۔ پس وہ مجرم، ڈاکو اور اللہ کی نعمتوں میں خیانت کرنے والا ہے۔ ان نعمتوں کو اللہ کی اطاعت کے خلاف استعمال کرنے پر وہ سزا دیا جائے گا۔

اور تیسرا شخص جو اس میں چلتا پھرتا ہے وہ اس کو غفلت، نفس کی رونق اور اس کی طبیعت کی خوش حالی کے حکم کے ساتھ لیتا ہے۔ وہ اس عمل سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے قرب کو نہیں چاہتا، یہ واضح خسارہ ہے کیونکہ اس نے اپنی عمر کے وہ قیمتی اوقات ضائع کر دیے جن میں بہترین منافع اور تجارت حاصل کر سکتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے توحید پرستوں پر اپنی رحمت کرتے ہوئے پانچ نمازوں کی طرف دعوت دی ہے اور ان کے لیے ان میں مختلف قسم کی عبادات مہیا کی ہیں تا کہ بندہ ہر قول، فعل، حرکت اور سکون سے اللہ کے عطیات میں سے اپنا حصہ حاصل کر لے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَافِدُ الْمَلِكِ

وَكَانَ سِرُّ الصَّلَاةِ وَلُبُّهَا اِقْبَالَ الْقَلْبِ فِيْهَا عَلَى اللّٰهِ،وَحُضُوْرُهُ بِكُلِّيَّتِهٖ بَيْنَ يَدَيْهِ.فَاِذَا لَمْ يُقْبِلْ عَلَيْهِ وَاشْتَغَلَ بِغَيْرِهٖ وَلَهَا بِحَدِيْثِ النَّفْسِ،كَانَ بِمَنْزِلَةِ وَافِدٍ وَفَدَ اِلٰى بَابِ الْمَلِكِ مُعْتَذِرًا مِنْ خَطَايَاهُ وَزَلَلِهٖ،مُسْتَمْطِرًا لِسَحَائِبِ جُوْدِهٖ وَرَحْمَتِهٖ،مُسْتَطْعِمًا لَهُ مَا يَقُوْتُ قَلْبَهُ؛لِيَقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ فِيْ خِدْمَتِهٖ،فَلَمَّا وَصَلَ اِلَى الْبَابِ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا مُنَاجَاةُ الْمَلِكِ،اِلْتَفَتَ عَنِ الْمَلِكِ وَزَاغَ عَنْهُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا،اَوْ وَلَّاهُ ظَهْرَهُ،وَاشْتَغَلَ عَنْهُ بِاَمْقَتِ شَيْءٍ اِلَى الْمَلِكِ وَاَقَلِّهٖ عِنْدَهُ قَدْرًا،فَآثَرَهُ عَلَيْهِ،وَصَيَّرَهُ قِبْلَةَ قَلْبِهٖ،وَمَحَلَّ تَوَجُّهِهٖ،وَمَوْضِعَ سِرِّهٖ،وَبَعَثَ غِلْمَانَهُ وَخَدَمَهُ؛لِيَقِفُوْا فِيْ طَاعَةِ الْمَلِكِ، وَيَعْتَذِرُوْا عَنْهُ،وَيَنُوْبُوْا عَنْهُ فِي الْخِدْمَةِ،وَالْمَلِكُ يُشَاهِدُ ذٰلِكَ وَيَرٰى حَالَهُ.

كَرَمُ الْمَلِكِ

وَمَعَ هٰذَا فَكَرَمُ الْمَلِكِ وَجُوْدُهُ وَسَعَةُ بِرِّهٖ وَاِحْسَانِهٖ يَاْبٰى اَنْ يَنْصَرِفَ عَنْهُ تِلْكَ الْخَدَمُ وَالْاَتْبَاعُ اِلَّا بِنَصِيْبِهَا مِنْ رَحْمَتِهٖ وَاِحْسَانِهٖ،لٰكِنْ فَرْقٌ بَيْنَ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ عَلٰى اَهْلِ السُّهْمَانِ مِنَ الْغَانِمِيْنَ،وَبَيْنَ الرَّضْخِ لِمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ:﴿وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾. [الاحقاف:19]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بادشاہ کی طرف جانے والا معزز انسان

نماز کا راز اوراس کا مغز دل کا نماز میں اللہ کی طرف متوجہ ہونا اور مکمل طور پر اس کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ پھر جب دل اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور کسی اور کام میں مشغول رہتا اور خیالات میں کھو جاتا ہے تب وہ اس قاصد کی طرح ہوتا ہے جو بادشاہ کے حضور اپنی غلطیوں اور لغزشوں کی معذرت کرنے جاتا ہو، اس کی سخاوت ورحمت کے بادلوں کی بارش طلب کرتا ہو اوراس سے وہ کھانا طلب کرتا ہو جو اس کے دل کو قوت مہیا کرے تاکہ وہ اس کی خدمت میں قیام کرنے پر طاقت حاصل کر سکے۔ پھر جب وہ اس کے دروازے پر پہنچے تو اب سوائے بادشاہ کے ساتھ سرگوشی کے کچھ باقی نہ بچے لیکن وہ بادشاہ سے منہ پھیر لے اوراس سے دائیں اور بائیں طرف کجی اختیار کرے یا اپنی پشت ہی اس کی طرف کردے اور ایسے کام میں مشغول ہو جائے جو بادشاہ کو انتہائی ناراض کرنے والا اوراس کے نزدیک قدر ومنزلت میں سب سے کم ہے تو گویا اس نے اس (گھٹیا) کام کو بادشاہ پر ترجیح دی اور اسے اپنے دل کا قبلہ، اپنی توجہ کا مرکز اور اپنے راز کا مقام بنالیا اور اپنے غلاموں اور خادموں کو بھیج دیا کہ وہ بادشاہ کی اطاعت میں کھڑے ہو جائیں اور خدمت انجام دینے میں اس کی طرف سے معذرت کرلیں اور خدمت میں اس کی نیابت کریں حالانکہ بادشاہ اس کا مشاہدہ کررہا ہے اوراس کے حال کو بھی دیکھ رہا ہے۔

بادشاہ کی سخاوت وفراخ دلی

اس کے باوجود بادشاہ کا کرم وسخاوت اوراس کے احسان ونیکی کی وسعت اس بات کا انکار کرتی ہے کہ وہ خادم اور پیروکار اس کی رحمت اور احسان میں سے اپنا حصہ لیے بغیر ہی پلٹ جائیں۔ لیکن مال غنیمت کی تقسیم میں غنیمت دوگنا حصہ حاصل کرنے والوں اوران میں جو تھوڑا حصہ لینے والے ہیں اور جن کا مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا میں فرق ہوتا ہے۔ ’’اور ہر ایک کے لیے ان کے اعمال کی وجہ سے الگ الگ درجے ہیں جو انہوں نے کیے اور تاکہ وہ انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اوران پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔‘‘

وَاللّٰهُ تَعَالٰی خَلَقَ هٰذَا النَّوْعَ الْاِنْسَانِیَّ لِنَفْسِهٖ،وَاخْتَصَّهٗ وَخَلَقَ لَهٗ کُلَّ شَیْءٍ کَمَا فِی الْاٰثَرِ الْاِلٰهِیِّ:اِبْنَ آدَمَ خَلَقْتُکَ لِنَفْسِیْ،وَخَلَقْتُ کُلَّ شَیْءٍ لَکَ، فَبِحَقِّیْ عَلَیْکَ لَا تَشْتَغِلُ بِمَا خَلَقْتُهٗ لَکَ عَمَّا خَلَقْتُکَ لَهٗ.

وَفِی اَثَرٍ آخَرَ: خَلَقْتُکَ لِنَفْسِیْ فَلَا تَلْعَبْ،وَتَکَفَّلْتُ بِرِزْقِکَ فَلَا تَتْعَبْ، اِبْنَ آدَمَ اطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ،فَاِنْ وَجَدْتَّنِیْ وَجَدْتَّ کُلَّ شَیْءٍ،وَاِنْ فُتُّکَ فَاتَکَ کُلُّ شَیْءٍ،وَاَنَا خَیْرٌ لَکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللہ تعالیٰ نے اس نوع انسانی کو اپنی ذات کے لیے پیدا کیا ہے اور خاص کیا ہے اور ہر چیز کو اُس کے لیے پیدا کیا ہے جیسا کہ حدیث قدسی ہے: اے ابن آدم! میں نے تجھے اپنے لیے پیدا کیا ہے اور میں نے سب کچھ تیرے لیے پیدا کیا، تو تجھ پر میرا یہ حق ہے کہ تو اس چیز کو چھوڑ کر جس کے لیے میں نے تجھے پیدا کیا ہے اس چیز میں مشغول نہ ہو جا جو میں نے تیرے لیے پیدا کی ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ: میں نے تجھے اپنی ذات کے لیے پیدا کیا ہے پس تو کھیل کود میں نہ لگ اور میں نے تیرے رزق کا ذمہ لیا ہے پس تو خود کو ہلکان نہ کر، اے ابن آدم! تو مجھے طلب کر، تو مجھے پالے گا پھر اگر تو نے مجھے پالیا تو تُو نے ہر چیز کو پالیا اور اگر میں تجھ سے رہ گیا تو تجھ سے ہر چیز چھوٹ گئی اور میں تیرے لیے ہر چیز سے بہتر ہوں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سَبَبُ الْقُرْبِ

وَجَعَلَ الصَّلَاةَ سَبَبًا مُوصِلًا لَهُ اِلٰى قُرْبِهِ،وَمُنَاجَاتِهِ،وَمَحَبَّتِهِ وَالْاُنْسِ بِهِ، وَمَا بَيْنَ صَلَاتَيْنِ تَحْدُثُ لَهُ الْغَفْلَةُ وَالْجَفْوَةُ وَالْاِعْرَاضُ وَالزَّلَّاتُ وَالْخَطَايَا؛ فَيُبْعِدُهُ ذٰلِكَ عَنْ رَبِّهِ،وَيُنَحِّيهِ عَنْ قُرْبِهِ،وَيَصِيْرُ كَاَنَّهُ اَجْنَبِيٌّ عَنِ الْعُبُوْدِيَّةِ لَيْسَ مِنْ جُمْلَةِ الْعَبِيْدِ،وَرُبَّمَا اَلْقٰى بِيَدِهِ اِلٰى اَسْرِ الْعَدُوِّ، فَاَسَرَهُ وَغَلَّهُ وَقَيَّدَهُ وَحَبَسَهُ فِي سِجْنِ نَفْسِهِ وَهَوَاهُ،فَحَظُّهُ ضِيْقُ الصَّدْرِ،وَمُعَالَجَةُ الْهُمُوْمِ وَالْغُمُوْمِ،وَالْاَحْزَانِ،وَالْحَسَرَاتِ،وَلَا يَدْرِي السَّبَبَ فِي ذٰلِكَ! فَاقْتَضَتْ رَحْمَةُ رَبِّهِ الرَّحِيْمِ اَنْ جَعَلَ لَهُ مِنْ عُبُوْدِيَّتِهِ عُبُوْدِيَّةً جَامِعَةً مُخْتَلِفَةَ الْاَجْزَاءِ وَالْحَالَاتِ،بِحَسَبِ اخْتِلَافِ الْاَحْدَاثِ الَّتِي جَاءَتْ مِنَ الْعَبْدِ،وَبِحَسَبِ شِدَّةِ حَاجَتِهِ اِلٰى نَصِيْبِهِ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ مِنْ اَجْزَاءِ تِلْكَ الْعُبُوْدِيَّةِ:

طَهَارَةُ الْقُدُوْمِ

فَبِالْوُضُوْءِ يَتَطَهَّرُ مِنَ الْاَوْسَاخِ،وَيُقْدِمُ عَلٰى رَبِّهِ مُتَطَهِّرًا،وَالْوُضُوْءُ لَهُ ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ: فَظَاهِرُهُ: طَهَارَةُ الْبَدَنِ،وَالْاَعْضَاءِ لِعِبَادَةٍ. وَبَاطِنُهُ وَسِرُّهُ: طَهَارَةُ الْقَلْبِ مِنْ اَوْسَاخِهِ وَاَدْرَانِهِ بِالتَّوْبَةِ؛وَلِهٰذَا يَقْرُنُ تَعَالٰى بَيْنَ التَّوْبَةِ وَالطَّهَارَةِ، كَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ [البقرة:222]

قربِ الٰہی کا سبب

اللہ نے نماز کو بندے کے لیے اپنے قرب، اپنے ساتھ مناجات، اپنی محبت اور اپنے سے مانوس ہونے کا سبب بنایا ہے۔ دو نمازوں کے درمیانی وقفے میں بندے سے جو غفلت و بداخلاقی، روگردانی، لغزشیں اور غلطیاں سرزد ہوتی ہیں جو اسے اس کے رب سے دور اور اس کے قرب سے جدا کر دیتی ہیں اور وہ ایسے ہو جاتا ہے گویا کہ وہ عبودیت سے اجنبی ہو اور اللہ کے بندوں میں شامل نہ ہو اور کبھی وہ اپنے ہاتھ کو دشمن کی قید میں ڈال دیتا ہے تو وہ اس کو قید کر لیتا ہے اور طوق اور بیڑیاں پہنا کر اس کے نفس اور خواہش کی جیل میں محبوس کر دیتا ہے۔ پھر اس کا حصہ سینے کی تنگی، پریشانیوں، غموں، دکھوں اور حسرتوں کی تکلیف کو سہنا ہی ہوتا ہے اور وہ ان چیزوں کا سبب بھی نہیں جانتا ہوتا۔ تو اس کے رب رحیم کی رحمت نے تقاضا کیا کہ وہ اس کے لیے اپنی عبودیت میں سے مختلف اجزاء اور حالات کی ایک جامع عبودیت مقرر کرے۔ جو ان مصائب کے اختلاف کے مطابق جو بندے سے سرزد ہوتے ہیں اور ہر خیر میں سے اس کا حصہ لینے کی شدید حاجت کے مطابق جو عبودیت کے ان اجزاء میں پائی جاتی ہے:

(اللہ کے حضور) پیش ہونے کی طہارت

پس وضو کے ذریعے وہ میل کچیل سے پاک ہوتا ہے اور خوب پاک صاف ہو کر اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ وضو کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے۔ پس اس کا ظاہر: عبادت کے لیے جسم اور اعضاء کا پاک ہونا ہے۔ اس کا باطن اور پوشیدہ حالت: توبہ کے ذریعے میل کچیل سے دل کو پاک کرنا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ توبہ اور طہارت کو ایک ساتھ بیان کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے: ”بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور بہت پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَشَرَعَ النَّبِیُّ ﷺ لِلْمُتَطَهِّرِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْوُضُوْءِ اَنْ یَتَشَهَّدَ ثُمَّ یَقُوْلَ:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ)). [سنن الترمذی:55]

فَکَمَّلَ لَهُ مَرَاتِبَ الطَّهَارَةِ بَاطِنًا وَظَاهِرًا:

* فَاِنَّهُ بِالشَّهَادَةِ یَتَطَهَّرُ مِنَ الشِّرْکِ.

* وَبِالتَّوْبَةِ یَتَطَهَّرُ مِنَ الذُّنُوْبِ.

* وَبِالْمَاءِ یَتَطَهَّرُ مِنَ الْاَوْسَاخِ الظَّاهِرَةِ.

فَشُرِعَ لَهُ تَکْمِیْلُ مَرَاتِبِ الطَّهَارَةِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْهِ،فَلَمَّا تَطَهَّرَ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا،اُذِنَ لَهُ بِالدُّخُوْلِ عَلَیْهِ بِالْقِیَامِ بَیْنَ یَدَیْهِ،فَخَلَصَ مِنَ الْاِبَاقِ بِمَجِیْئِهِ اِلٰی دَارِهِ وَمَحَلِّ عُبُوْدِیَّتِهِ؛وَلِهٰذَا کَانَ الْمَجِیْءُ اِلَی الْمَسْجِدِ مِنْ تَمَامِ عُبُوْدِیَّةِ الصَّلَاةِ الْوَاجِبَةِ عِنْدَ قَوْمٍ، وَالْمُسْتَحَبَّةِ عِنْدَ آخَرِیْنَ.

اِسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ

وَالْعَبْدُ کَانَ فِیْ حَالِ غَفْلَتِهِ کَالآبِقِ مِنْ رَبِّهِ،وَقَدْ عَطَّلَ جَوَارِحَهُ وَقَلْبَهُ عَنِ الْخِدْمَةِ الَّتِیْ خُلِقَ لَهَا،فَاِذَا جَاءَ اِلَیْهِ فَقَدْ رَجَعَ مِنْ اِبَاقِهِ،فَاِذَا وَقَفَ بَیْنَ یَدَیْهِ مَوْقِفَ الْعُبُوْدِیَّةِ وَالتَّذَلُّلِ وَالْاِنْکِسَارِ فَقَدِ اسْتَدْعٰی عِطْفَ سَیِّدِهِ عَلَیْهِ وَاِقْبَالَهُ عَلَیْهِ بَعْدَ الْاِعْرَاضِ.

نبی کریم ﷺ نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد پاک صاف ہونے والے کے لیے مشروع کیا ہے کہ وہ کلمہ شہادت پڑھے اور پھر کہے:

''اے اللہ مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور بہت پاک رہنے والوں میں سے بنادے''۔

تو اس طرح اللہ نے اس کے لیے طہارت کے باطنی اور ظاہری درجے مکمل کر دیے:

تو بے شک وہ کلمہ شہادت کے ذریعہ شرک سے پاک ہو جاتا ہے،

اور توبہ کے ذریعہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے،

اور پانی کے ذریعہ ظاہری میل کچیل سے پاک ہو جاتا ہے،

پس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں داخل ہونے اور اس کے سامنے کھڑے ہونے سے پہلے طہارت کے تمام درجات کی تکمیل مشروع کر دی گئی۔ پھر جب وہ ظاہر اور باطن میں پاک ہو گیا تو اسے اندر جانے اور اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا مستحق قرار دیا گیا۔ تو اس نے اس کے گھر اور اس کی عبودیت کے مقام کی طرف آنے کو بھاگنے سے بچایا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگوں نے مسجد کی طرف آنا فرض نماز کی عبودیت کی تکمیل میں سے قرار دیا ہے۔ کچھ دوسروں کے نزدیک مسجد میں آنا مستحب ہے۔

قبلہ کی طرف رخ کرنا

بندہ اپنی غفلت کی حالت کی وجہ سے اپنے رب سے بھاگے ہوئے غلام کی طرح تھا اور اس نے اپنے اعضاء اور دل کو اس خدمت سے معطل کر دیا تھا جس کے لیے ان کو بنایا گیا تھا۔ پھر جب وہ اس کی طرف آ جاتا ہے تو وہ اپنے مفرور ہونے سے رجوع کر لیتا ہے۔ پس جب وہ اس کے سامنے عبودیت، عاجزی اور انکساری کے مقام پر کھڑا ہوتا ہے تو تحقیق وہ اعراض کرنے کے بعد اپنے آقا کی رحمت وشفقت اور توجہ کو اپنے لیے طلب کر لیتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَاُمِرَ بِاَنْ يَسْتَقْبِلَ بَيْتَهُ الْحَرَامَ بِوَجْهِهٖ،وَيَسْتَقْبِلَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِقَلْبِهٖ؛لِيَنْسَلِخَ مِـمَّا كَانَ فِيْهِ مِنَ التَّوَلِّيْ وَالْاِعْرَاضِ،ثُمَّ قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَقَامَ الذَّلِيْلِ الْخَاضِعِ الْـمِسْـكِيْـنِ الْمُسْتَعْطِفِ لِسَيِّدِهٖ،وَاَلْقٰى بِيَدَيْهِ مُسَلِّمًا مُسْتَسْلِمًا نَاكِسَ الـرَّاْسِ،خَاشِعَ الْقَلْبِ مُطْرِقَ الطَّرْفِ،لَا يَلْتَفِتُ قَلْبُهُ عَنْهُ،وَلَا طَرْفُهُ يَمْنَةً وَلَا يَسْرَةً،بَلْ قَدْ تَوَجَّهَ بِقَلْبِهٖ كُلِّهٖ اِلَيْهِ،وَاَقْبَلَ بِكُلِّيَّتِهٖ عَلَيْهِ.

حَقِيْقَةُ التَّكْبِيْرِ

ثُـمَّ كَبَّرَهُ بِالتَّعْظِيْمِ وَالْاِجْلَالِ،وَوَاطَأَ قَلْبُهُ فِي التَّكْبِيْرِ لِسَانَهُ،فَكَانَ اللّٰهُ اَكْبَـرَ فِـيْ قَـلْبِـهٖ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ،وَصَدَّقَ هٰذَا التَّكْبِيْرَ بِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِيْ قَلْبِهٖ شَيْءٌ اَكْبَرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَشْغَلُهُ عَنْهُ،فَاِذَا اشْتَغَلَ عَنِ اللّٰهِ بِغَيْرِهٖ،وَكَانَ مَا اشْتَغَلَ بِهٖ اَهَمَّ عِنْدَهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى كَانَ تَكْبِيْرُهُ بِلِسَانِهٖ دُوْنَ قَلْبِهٖ،

فَـالتَّـكْبِيْـرُ يُـخْـرِجُهُ مِنْ لُبْسِ رِدَاءِ التَّكَبُّرِ الْمُنَافِيْ لِلْعُبُوْدِيَّةِ،وَيَمْنَعُهُ مِنِ الْتِفَاتِ قَلْبِهٖ اِلٰى غَيْرِ اللّٰهِ اِذَا كَانَ اللّٰهُ عِنْدَهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ اَكْبَرَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، فَـمَنَعَهُ حَقَّ قَوْلِهٖ:(اَللّٰهُ اَكْبَرُ)وَالْقِيَامُ بِعُبُوْدِيَّةِ التَّكْبِيْرِ عَـنْ هَاتَيْنِ الْاٰفَتَيْنِ، اللَّتَيْنِ هُمَا مِنْ اَعْظَمِ الْحُجُبِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اوراس کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے چہرہ کے ساتھ اس کے محترم گھر کی طرف اور اپنے دل کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف رخ کرے تا کہ وہ پشت پھیرنے اور اعراض کرنے کی حالت سے نکل آئے، پھر اس کے سامنے عاجز، خضوع کرنے والے مسکین جو اپنے آقا سے شفقت کا طلب گار ہے کی طرح حاضر ہو۔ پھر وہ نرم دل اور جھکی نظر کے ساتھ سر تسلیم خم کر دے۔ اس سے اس کا دل ادھر ادھر نہ مڑے اور نہ ہی اس کی نگاہ دائیں اور بائیں ہو بلکہ وہ مکمل طور پر اپنے دل کے ساتھ اسی کی طرف متوجہ ہو اور پوری طرح اس کی طرف رخ کرے۔

تکبیر کی حقیقت

پھر وہ تعظیم اور وقار کے ساتھ اللہ اکبر کہے، اس کا دل تکبیر کہنے میں اس کی زبان کی موافقت کرے، پھر اللہ کی ذات اس کے دل میں ہر چیز سے بڑی ہو جائے اور وہ اس تکبیر کی تصدیق یوں کرے گویا کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ سے بڑی کوئی چیز نہ ہو جو اس کو اللہ سے مشغول کرتی ہو۔ جب وہ اللہ سے پھر کر کسی اور کے ساتھ مشغول ہو جائے گا اور جس کے ساتھ وہ مشغول ہوا ہے وہ اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اہم ہے تو یہ تکبیر کہنا اس کی زبان سے ہوگا نہ کہ اس کے دل سے۔ تو تکبیر کہنا اس کو عبودیت کے منافی تکبر کی چادر پہننے سے نکال لے جائے گا اور اسے اس کے دل کو غیر اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے روک دے گا۔ کیونکہ اس حال میں اللہ اس کے نزدیک ہے اور اس کے دل میں ہر چیز سے بڑا ہے چنانچہ ''اللہ اکبر'' کے الفاظ کا حق اور اللہ کی بڑائی بیان کرنے کی عبودیت کے ساتھ کھڑے ہونا اس کو ان دونوں آفتوں (یعنی غیر اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی آفت اور تکبر کی آفت) سے روک دے گا جو کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

دُعَاءُ الْاِسْتِفْتَاحِ

فَاِذَا قَالَ: (سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ) وَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِمَا ھُوَ اَھْلُہُ، فَقَدْ خَرَجَ عَنِ الْغَفْلَةِ الَّتِیْ ھِیَ حِجَابٌ اَیْضًا بَیْنَہُ وَبَیْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی، وَاَتٰی بِالتَّحِیَّةِ وَالثَّنَاءِ الَّذِیْ یُخَاطَبُ بِهِ الْمَلِکُ عِنْدَ الدُّخُوْلِ عَلَیْهِ؛ تَعْظِیْمًا لَہُ وَتَمْجِیْدًا وَمُقَدَّمَةً بَیْنَ یَدَیْ حَاجَتِهِ، فَکَانَ فِیْ ھٰذَا الثَّنَاءِ مِنْ اَدَبِ الْعُبُوْدِیَّةِ، وَتَعْظِیْمِ الْمَعْبُوْدِ مَا یَسْتَجْلِبُ بِهِ اِقْبَالَہُ عَلَیْهِ، وَرِضَاہُ عَنْہُ، وَاِسْعَافَهُ بِحَوَائِجِهِ.

الْاِسْتِعَاذَةُ بِاللّٰہِ

فَاِذَا شَرَعَ فِی الْقِرَاءَةِ قَدَّمَ اَمَامَهَا الْاِسْتِعَاذَةَ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ؛ فَاِنَّہُ اَحْرَصُ مَا یَکُوْنُ عَلَی الْعَبْدِ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَقَامِ الَّذِیْ ھُوَ اَشْرَفُ مَقَامَاتِهِ وَاَنْفَعُهَا لَہُ فِیْ دُنْیَاہُ وَآخِرَتِهِ، فَھُوَ اَحْرَصُ شَیْءٍ عَلٰی صَرْفِهِ عَنْہُ، وَاقْتِطَاعِهِ دُوْنَہُ بِالْبَدَنِ وَالْقَلْبِ، فَاِنْ عَجَزَ عَنِ اقْتِطَاعِهِ وَتَعْطِیْلِهِ عَنْہُ بِالْبَدَنِ اقْتَطَعَ قَلْبَہُ وَعَطَّلَہُ عَنِ الْقِیَامِ بَیْنَ یَدَیِ الرَّبِّ تَعَالٰی، فَاَمَرَ الْعَبْدُ بِالْاِسْتِعَاذَةِ بِاللّٰہِ مِنْہُ؛ لِیَسْلَمَ لَہُ مَقَامُہُ بَیْنَ یَدَیْ رَبِّهِ وَلِیَحْیَا قَلْبُہُ، وَیَسْتَنِیْرَ بِمَا یَتَدَبَّرُہُ وَیَتَفَھَّمُہُ مِنْ کَلَامِ سَیِّدِهِ الَّذِیْ ھُوَ سَبَبُ حَیَاتِهِ، وَنَعِیْمِهِ وَفَلَاحِهِ.

فَالشَّیْطَانُ اَحْرَصُ شَیْءٍ عَلَی اقْتِطَاعِ قَلْبِهِ عَنْ مَقْصُوْدِ التِّلَاوَةِ.

دعائے استفتاح

پھر جب وہ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ ''پاک ہے تو اے اللہ! اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے'' کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کرتا ہے جو اس کی شان کے لائق ہے تو وہ اس غفلت سے بھی باہر نکل آتا ہے جو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان رکاوٹ تھی۔ وہ اس کی تعظیم او بزرگی بیان کرنے کے لیے، اپنی ضرورت سے پہلے بطور تمہید ایسا تحیہ اور تعریف بجا لائے گا جس طرح بادشاہ کے پاس داخل ہوتے وقت مخاطب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ تعریف بجا لانا عبودیت کے آداب میں سے ہے اور معبود کی تعظیم ہے جس کے ذریعہ وہ معبود کو اپنی طرف متوجہ کر لے گا اور اس کی رضا پالے گا اور اپنی حاجات میں اس کی مدد حاصل کر لے گا۔

اللہ کی پناہ طلب کرنا

پھر جب وہ قراءت شروع کرے گا تو اس سے پہلے وہ شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے گا کیونکہ وہ (شیطان) اس جیسے مقام میں بندے کو بھٹکانے کا بہت زیادہ حریص ہے جو اس کے مقامات میں سے سب سے زیادہ شرف والا ہے اور اس کی دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔ شیطان اس کو اس مقام سے پھیرنے کی بہت زیادہ رغبت رکھتا ہے، اس کو جسمانی اور قلبی طور پر اس مقام سے کاٹ دینے پر بڑا حریص ہوتا ہے پھر جب وہ بندے کو اس مقام اور اس کے بدن کو نماز سے دور رکھنے سے عاجز ہو جاتا ہے تو اس کے دل کو رب تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے کے احساس سے عاری کر دیتا ہے۔ چنانچہ بندے کو شیطان سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے تا کہ اس کا اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونا (اس کے شر سے) سلامت رہے اور اس کا دل زندہ رہے تا کہ اپنے آقا کا کلام جس پر وہ غور و فکر اور فہم حاصل کر رہا ہے سے اس کا دل روشن ہو جائے۔ جو اس کی زندگی اور اس کی نعمتوں اور اس کی کامیابی کا سبب ہے۔

پس شیطان اس کے دل کو تلاوت کے مقصد (یعنی غور و فکر) سے کاٹنے پر سب سے زیادہ حریص ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَلَـمَّـا عَـلِمَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى جِدَّ الْعَدُوِّ وَتفرُّغَهُ لِلْعَبْدِ وَعَجزَ الْعَبْدِ عَنْهُ، اَمَـرَهُ بِـاَنْ يَسْتَعِيْـذَ بِـهِ تَـعَـالٰـى،وَيَـلْتَـجِـئَ اِلَيْهِ فِىْ صَرْفِهِ عَنْهُ،فَيَكْتَفِىْ بِـالْاِسْـتِـعَـاذَةِ؛مؤُنَةَ مُحَارَبَتِهِ وَمُقَاوَمَتِهِ،فَكَاَنَّهُ قِيْلَ لَهُ: لَا طَاقَةَ لَكَ بِهٰذَا الْعَدُوِّ؛فَاسْتَعِذْبِىْ،وَاسْتَجِرْنِىْ،اَكْفِكَهُ وَاَمْنَعَكَ مِنْهُ.

وَقَـالَ لِـىْ شَيْخُ الْاِسْلَامِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ-رَحِـمَـهُ اللّٰهُ تَعَالٰى- يَـوْمًا:اِذَا هَاشَ عَـلَيْكَ كَلْبُ الْغَنَمِ فَلَا تَشْتَغِلْ بِمُحَارَبَتِهِ وَمُدَافَعَتِهِ،وَعَلَيْكَ بِالرَّاعِىْ فَاسْتَغِثْ بِهِ؛فَهُوَ يَصْرِفُ عَنْكَ الْكَلْبَ.

فَـاِذَا اسْتَـعَاذَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الشَّيْطَانِ بَعُدَ مِنْهُ؛فَاَفْضَى الْقَلْبُ اِلٰى مَعَانِى الْـقُـرْآنِ،وَوَقَـعَ فِـىْ رِيَاضِهِ الْمُؤْنِقَةِ،وَشَاهَدَ عَجَائِبَهُ الَّتِىْ تُبْهِرُ الْعُقُوْلَ، وَاسْتَـخْرَجَ مِنْ كُنُوْزِهِ وَذَخَائِرِهِ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ،وَكَانَ الْـحَـائِلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ.وَالنَّفْسُ مُنْفَعِلَةٌ لِلشَّيْطَانِ سَامِعَةٌ مِنْهُ، فَاِذَا بَعُدَ عَنْهَا وَطُرِدَ لَمَّ بِهَا الْمَلَكُ وَثَبَّتَهَا وَذَكَّرَهَا بِمَا فِيْهِ سَعَادَتُهَا وَنَجَاتُهَا.

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو معلوم تھا کہ دشمن بہت زیادہ محنت کر رہا ہے اور وہ سب کچھ چھوڑ کر بندے کے لیے فارغ ہو چکا ہے جبکہ بندہ اس سے عاجز ہے تو اس نے اسے حکم دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور اس کی بارگاہ میں اس سے پھرنے کی التجا کرے تو یہ پناہ طلب کرنا اسے کافی ہوگا اور جنگ و مقابلے میں مددگار بھی۔ گویا کہ بندے سے کہا جاتا ہے کہ تم اس دشمن سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے پس تم مجھ سے پناہ طلب کرو اور استعاذہ کرو میں تمہیں اس کے مقابلے میں کافی ہو جاؤں گا اور تمہیں اس سے محفوظ رکھوں گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دن مجھ سے کہا: جب تم پر بکریوں کا کتا بھڑک اٹھے تو تم اس کا مقابلہ کرنے اور مدافعت کرنے میں مشغول نہ ہو جاؤ بلکہ تم چرواہے کو لازم پکڑو اور اس سے مدد طلب کرو تو وہ تم سے کتے کو دور ہٹا دے گا۔

پس جب وہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہے تو وہ اس سے دور ہو جاتا ہے پھر دل قرآن کے معانی کی طرف ہو جاتا ہے، اس کے خوش نما باغوں میں پہنچ جاتا ہے، اس کے عجائبات کا مشاہدہ کرتا ہے جو عقل کو حیران کر دیتے ہیں اور وہ اس کے خزانوں اور اس کے ذخیروں سے وہ کچھ نکال لاتا ہے جو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سنا۔ اس کے اور (قرآن کے) تدبر کے درمیان جو چیز حائل ہے وہ نفس اور شیطان ہے۔ نفس شیطان سے متاثر ہوتا ہے اور اس سے سنتا ہے پھر جب وہ (شیطان) نفس سے دور ہو جاتا ہے اور اس کو نفس سے نکال دیا جاتا ہے تو وہاں ایک فرشتہ اتر آتا ہے جو اس کو ثابت قدم رکھتا ہے اور اس کو وہ چیزیں یاد دلاتا ہے جس میں اس کی خوش نصیبی اور نجات ہوتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَلْقِرَاءَ ةُ

فَـاِذَا اَخَـذَ فِـىْ قِـرَاءَةِ الْقُرْآنِ فَقَدْ قَامَ فِىْ مَقَامِ مُخَاطَبَةِ رَبِّهِ وَمُنَاجَاتِهِ، فَلْيَـحْـذَرْ كُـلَّ الْحَذَرِ مِنَ التَّعَرُّضِ لِمَقْتِهِ وَسَخَطِهِ: اَنْ يُنَاجِيَهُ وَيُخَاطِبَهُ وَهُوَ مُعْـرِضٌ عَنْهُ، مُلْتَفِتٌ اِلٰى غَيْرِهِ؛ فَاِنَّهُ يَسْتَدْعِىْ بِذٰلِكَ مَقْتَهُ، وَيَكُوْنُ بِـمَـنْـزِلَةِ رَجُلٍ قَـرَّبَـهُ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا، فَاَقَامَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يُـخَاطِبُهُ الْمَلِكُ وَقَدْ وَلَّاهُ قَفَاهُ، اَوِ الْتَفَتَ عَنْهُ بِوَجْهِهِ يَمْنَةً وَيَسْرَةً، فَمَا الظَّنُّ بِمَقْتِ الْمَلِكِ لِهٰذَا؟!

فَمَا الظَّنُّ بِالْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ الَّذِىْ هُوَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، وَقَيُّوْمُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ!

وَلْيَـقِفْ عِنْدَ كُلِّ آيَةٍ مِنَ الْفَاتِحَةِ وَقْفَةً يَنْتَظِرُ جَوَابَ رَبِّهِ لَهُ، وَكَاَنَّهُ يَسْمَعُهُ يَقُوْلُ: حَمِدَنِىْ عَبْدِىْ، حِيْنَمَا يَقُوْلُ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) فَاِذَا قَالَ: (اَلـرَّحْـمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَقَفَ لَحْظَةً يَنْتَظِرُ قَوْلَهُ: اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِىْ. فَاِذَا قَالَ: (مَـالِكِ يَـوْمِ الدِّيْنِ) اِنْتَظَرَ قَوْلَهُ: مَجَّدَنِىْ عَبْدِىْ. فَاِذَا قَالَ: (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّـاكَ نَسْتَعِيْـنُ) اِنْتَـظَـرَ قَوْلَهُ: هٰذَا بَيْنِىْ وَبَيْنَ عَبْدِىْ. فَاِذَا قَالَ: (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ) اِلٰى آخِرِهَا اِنْتَظَرَ قَوْلَهُ: هٰؤُلَاءِ لِعَبْدِىْ، وَلِعَبْدِىْ مَا سَاَلَ.

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قراءت

پھر جب وہ قرآن کی قراءت شروع کر دیتا ہے تو وہ اپنے رب سے مخاطب ہونے اور اس سے سرگوشیاں کرنے کے مقام پر کھڑا ہوتا ہے۔ پس اسے چاہیے کہ وہ ہر طرح سے اللہ کی ناراضگی اور اس کے غضب کا نشانہ بننے سے بچے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ اس سے سرگوشی کر رہا ہو اور اس سے مخاطب ہو جبکہ بندہ اس سے اعراض کر رہا ہو اور اس کے غیر کی طرف متوجہ ہو۔ اس طرح وہ اللہ کی ناراضگی کو طلب کرے گا اور وہ ایسے آدمی کی طرح ہو گا جس کو دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ نے اپنا قرب بخشا، اس کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور جب بادشاہ اس سے مخاطب ہوا تو اس نے اس کی طرف اپنی پشت کر لی یا اپنا چہرہ اس سے دائیں یا بائیں موڑ لیا، تو کیا خیال ہے کہ بادشاہ اس پر کتنا ناراض ہو گا؟

تو کیا خیال ہے اس بادشاہ کے بارے میں جو حق اور مبین ہے جو رب العالمین ہے اور آسمانوں اور زمینوں کو قائم کرنے والا ہے۔

اس کو چاہیے کہ سورۃ الفاتحہ کی ہر آیت پر رکے اور اپنے رب کے جواب کا انتظار کرے گویا کہ وہ اس کو کہتے ہوئے سن رہا ہے ''میرے بندے نے میری تعریف بیان کی'' جب وہ یہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اور جب وہ کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تو وہ ایک لمحے کے لیے رکے اور اللہ کے اس قول کا انتظار کرے کہ ''میرے بندے نے میری ثناء بیان کی''۔ اور جب وہ کہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ تو وہ اللہ کے اس قول کا انتظار کرے کہ ''میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی''۔ پھر جب وہ یہ کہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ تو اس کے اس قول کا انتظار کرے کہ ''یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے''۔ پھر جب اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سے لے کر آخر تک کہے تو اللہ کے اس قول کا انتظار کرے کہ ''یہ سب میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو اس نے مانگا''۔

© ALHUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

طَعمُ الصَّلَاةِ

وَمَنْ ذَاقَ طَعمَ الصَّلَاةِ عَلِمَ اَنَّهُ لَا يَقُومُ غَيرُ التَّكْبِيرِ وَالْفَاتِحَةِ مَقَامَهُمَا، كَمَا لَا يَقُومُ غَيرُ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ مَقَامَهَا،فَلِكُلِّ عُبُودِيَّةٍ مِنْ عُبُودِيَّةِ الصَّلَاةِ سِرٌّ وَتَاْثِيرٌ،وَعُبُودِيَّةٌ لَا تَحصُلُ مِنْ غَيرِهَا،ثُمَّ لِكُلِّ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ الْفَاتِحَةِ عُبُودِيَّةٌ وَذَوقٌ وَوَجدٌ يَخُصُّهَا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

فَعِنْدَ قَوْلِهِ:(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)تَجِدُ تَحتَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ اِثْبَاتَ كُلِّ كَمَالٍ لِلرَّبِّ فِعْلًا وَوَصْفًا وَاسْمًا،وَتَنْزِيهَهُ سُبْحَانَهُ عَنْ كُلِّ سُوْءٍ وَعَيْبٍ،فِعْلًا وَوَصْفًا وَاسْمًا.فَهُوَ مَحْمُوْدٌ فِيْ اَفْعَالِهِ وَاَوْصَافِهِ وَاَسْمَائِهِ، مُنَزَّهٌ عَنِ الْعُيُوْبِ وَالنَّقَائِصِ فِيْ اَفْعَالِهِ وَاَوْصَافِهِ وَاَسْمَائِهِ.

وَمِنْ عُبُوْدِيَّتِهِ تَسْلِيْطُ الْحَمْدِ عَلٰى تَفَاصِيْلِ اَحْوَالِ الْعَبْدِ كُلِّهَا ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً،عَلٰى مَا يُحِبُّ الْعَبْدُ وَمَا يَكْرَهُهُ،فَهُوَ سُبْحَانَهُ الْمَحْمُوْدُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهِ فِی الْحَقِيْقَةِ،وَاِنْ غَابَ عَنْ شُهُوْدِ الْعَبْدِ.

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

ثُمَّ لِقَوْلِهِ:(رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)مِنَ الْعُبُوْدِيَّةِ شُهُوْدُ تَفَرُّدِهِ سُبْحَانَهُ بِالرُّبُوْبِيَّةِ،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز کی لذت

جونماز کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ جان لیتا ہے کہ تکبیر اور فاتحہ کے علاوہ کوئی اور چیز ان دونوں کے قائم مقام نہیں ہوسکتی، جیسا کہ دیگر اعمال قیام، رکوع اور سجدے کے قائم مقام نہیں ہوسکتے۔ پس نماز کی عبودیت میں سے ہر عبودیت کے لیے راز اور تاثیر ہے اور وہ ایسی عبودیت ہے جو اس کے علاوہ سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ پھر فاتحہ کی آیات میں سے ہر آیت کے لیے ایسی عبودیت، ایسا ذوق اور ایسا شعور و احساس ہے جو اس کے ساتھ ہی خاص ہے۔

سب تعریف اللہ کے لیے ہے

اس کے قول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کے مطابق تم اس کلمہ میں رب کے فعل، وصف اور اسماء کے کمال کا مکمل اثبات پاؤ گے اور تم بطور فعل، صفت اور اسماء کے اللہ تعالیٰ کو ہر برائی اور عیب سے مبرّا پاؤ گے۔ وہ اپنے افعال، صفات اور اسماء میں قابل تعریف ہے اور اپنے افعال، صفات اور اسماء میں عیوب اور نقائص سے پاک ہے۔

اور یہ بھی عبودیت میں سے ہے کہ بندے کے ظاہری اور باطنی تمام حالات پر اللہ کی حمد کا اظہار ہو، ان پر بھی جو بندے کو پسند ہیں اور ان پر بھی جو بندے کو ناپسند کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ حقیقت میں ان سب کاموں پر قابل تعریف ہے اگرچہ (ان کاموں کی حکمتیں) بندے کے مشاہدے سے غیب میں ہیں۔

جو تمام جہانوں کا رب ہے

پھر اس کا رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ربوبیت میں اکیلے ہونے کو قبول کرنا عبودیت میں سے ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَانَّهُ كَمَا انَّهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ،وَخَالِقُهُمْ،وَرَازِقُهُمْ،وَمُدَبِّرُ اُمُوْرِهِمْ، وَمُوْجِدُهُمْ، وَمُفْنِيْهِمْ،فَهُوَ وَحْدَهُ اِلٰهُهُمْ، وَمَعْبُوْدُهُمْ،وَمَلْجَؤُهُمْ وَمَفْزَعُهُمْ عِنْدَ النَّوَائِبِ،فَلَا رَبَّ غَيْرُهُ،وَلَا اِلٰهَ سِوَاهُ.

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلِقَوْلِهِ:(اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)عُبُوْدِيَّةٌ تَخُصُّهَا،وَهِیَ شُهُوْدُ عُمُوْمِ رَحْمَتِهِ وَسَعَتِهَا لِكُلِّ شَیْءٍ،وَاَخْذِ كُلِّ مَوْجُوْدٍ بِنَصِيْبِهِ مِنْهَا،وَلَا سِيَّمَا الرَّحْمَةُ الْخَاصَّةُ الَّتِیْ اَقَامَتْ عَبْدَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فِیْ خِدْمَتِهِ،يُنَاجِيْهِ بِكَلَامِهِ،وَيَتَمَلَّقُهُ وَيَسْتَرْحِمُهُ،وَيَسْاَلُهُ هِدَايَتَهُ وَرَحْمَتَهُ، وَاِتْمَامَ نِعْمَتِهِ عَلَيْهِ،فَهٰذَا مِنْ رَحْمَتِهِ بِعَبْدِهِ.فَرَحْمَتُهُ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ، كَمَا اَنَّ حَمْدَهُ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ.

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

ثُمَّ يُعْطِیْ قَوْلَهُ:(مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)عُبُوْدِيَّتَهَا،وَيَتَاَمَّلُ تَضَمُّنَهَا لِاِثْبَاتِ الْمَعَادِ،وَتَفَرُّدَ الرَّبِّ فِيْهِ بِالْحُكْمِ بَيْنَ خَلْقِهِ،فَاِنَّهُ يَوْمٌ يَدِيْنُ فِيْهِ الْعِبَادَ بِاَعْمَالِهِمْ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ،وَذٰلِكَ مِنْ تَفَاصِيْلِ حَمْدِهِ وَمُوْجِبِهِ.

وَلَمَّا كَانَ قَوْلُهُ:(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)اِخْبَارًا عَنْ حَمْدِهِ تَعَالٰی قَالَ اللّٰهُ:حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ،وَلَمَّا كَانَ قَوْلُهُ:(اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)اِعَادَةً وَتَكْرِيْرًا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جیسا کہ وہ رب العالمین ہے، ان کا خالق، ان کا رازق، ان کے کاموں کی تدبیر کرنے والا، ان کو نئے سرے سے بنانے والا، ان کو فنا کرنے والا تو وہ اکیلا ہی ان کا الٰہ، ان کا معبود اور مصیبتوں کے وقت ان کی جائے پناہ اور ٹھکانہ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی رب نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی الٰہ ہے۔

بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا

اور اس کے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہنے میں بھی ایک عبودیت ہے جو اسی کے ساتھ خاص ہے اور وہ ہر چیز میں اس کی رحمتِ تام اور اس کی وسعت کا مشاہدہ کرنا اور ہر زندہ موجود چیز کا اس رحمت سے اپنا اپنا حصہ لینا ہے۔ خاص طور پر وہ رحمت جس نے اس کے بندے کو اس کے سامنے اس کی خدمت میں کھڑا کر دیا ہے۔ وہ اس کے کلام کے ذریعہ اس سے سرگوشی کرتا، اس کی خوشامد کرتا اور رحمت طلب کرتا ہے اور اس سے اس کی ہدایت، رحمت اور اپنے اوپر اس کی نعمت کی تکمیل کا سوال کرتا ہے۔ تو یہ اللہ کی اپنے بندے پر رحمت ہے، اس کی رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، جیسے کہ اس کی حمد ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔

بدلے کے دن کا مالک

پھر اس کے قول مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کو اس کی عبودیت دی اور اس بات پر غور و فکر کہ دوبارہ جی اٹھنے کا اثبات اس (قول) میں شامل ہے اور یہ کہ اس روز رب اکیلا ہی اپنی مخلوق کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ تو وہ ایسا دن ہو گا جس میں وہ بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ بھلائی یا عذاب کی صورت میں دے گا۔ یہ اس کی تعریف اور اس کو واجب کرنے کی تفصیلات میں سے ہے۔

اور جب اس کا قول اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتا رہا ہے تو اللہ فرماتا ہے ’’میرے بندے نے میری حمد کی‘‘ اور جب اس کا قول اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اس کے کمال کے اوصاف کے اعادہ اور تکرار کے لیے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

لِاَوْصَافِ كَمَالِهٖ قَالَ اللّٰهُ: اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِیْ؛ فَاِنَّ الثَّنَاءَ اِنَّمَا يَكُوْنُ بِتَكْرَارِ الْمَحَامِدِ، وَتَعْدَادِ اَوْصَافِ الْمَحْمُوْدِ. وَلَمَّا وَصَفَهُ تَعَالٰى بِتَفَرُّدِهٖ بِمَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، وَهُوَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُتَضَمِّنُ لِظُهُوْرِ عَدْلِهٖ، وَكِبْرِيَائِهٖ وَعَظَمَتِهٖ، وَوَحْدَانِيَّتِهٖ، وَصِدْقِ رُسُلِهٖ؛ سَمّٰى هٰذَا الثَّنَاءَ مَجْدًا، فَقَالَ: مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ؛ فَاِنَّ التَّمْجِيْدَ هُوَ الثَّنَاءُ بِصِفَاتِ الْعَظَمَةِ، وَالْجَلَالِ.

اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَاِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ

فَاِذَا قَالَ: (اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَاِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ) اِنْتَظَرَ جَوَابَ رَبِّهٖ لَهُ: هٰذِهٖ بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ.

وَتَاَمَّلَ عُبُوْدِيَّةَ هَاتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ وَحُقُوْقَهُمَا،

وَمَيَّزَ بَيْنَ: الْكَلِمَةِ الَّتِیْ لِلّٰهِ تَعَالٰى، وَالْكَلِمَةِ الَّتِیْ لِلْعَبْدِ. وَفِقْهَ سِرِّ كَوْنِ اِحْدَاهُمَا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَالْاُخْرٰى لِلْعَبْدِ.

وَمَيَّزَ بَيْنَ: التَّوْحِيْدِ الَّذِیْ تَقْتَضِيْهِ كَلِمَةُ (اِيَّاکَ نَعْبُدُ) وَالتَّوْحِيْدِ الَّذِیْ تَقْتَضِيْهِ كَلِمَةُ (اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ) وَفِقْهَ سِرِّ كَوْنِ هَاتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ فِیْ وَسَطِ السُّوْرَةِ بَيْنَ نَوْعَيِ الثَّنَاءِ قَبْلَهُمَا، وَالدُّعَاءِ بَعْدَهُمَا.

وَفِقْهَ تَقْدِيْمِ (اِيَّاکَ نَعْبُدُ) عَلٰى (اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ)، وَتَقْدِيْمَ الْمَعْمُوْلِ عَلَى الْفِعْلِ مَعَ اَنَّ الْاِتْيَانَ بِهٖ مُؤَخَّرًا اَوْجَزُ وَاَخْصَرُ، وَسِرَّ اِعَادَةِ الضَّمِيْرِ

تو اللہ نے فرمایا ''میرے بندے نے میری ثناء کی'' کیونکہ یہ ثناء دلائل کی تکرار اور قابل تعریف ہستی کے اوصاف کی تعداد ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنا وصف بیان کیا کہ قیامت کے روز وہ اکیلا بادشاہ ہے اور وہ بادشاہِ برحق ہے۔ (وہ دن) اس کے عدل کے ظہور، کبریائی وعظمت، توحید اور اس کے رسولوں کی سچائی پر مشتمل ہے۔ اس وجہ سے اس ثناء کا نام مجد رکھا گیا ہے، تو اللہ فرماتا ہے ''میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی'' کیونکہ تمجید عظمت اور جلال کی صفات کے ساتھ ثناء بیان کرنا ہے۔

ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد چاہتے ہیں

پھر جب بندہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہے تو اپنے رب کے جواب کا انتظار کرے ''یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے وہی ہے جو اس نے مانگا''۔

اور ان دونوں کلموں کی عبودیت اور ان کے حقوق میں غور کرے:

وہ فرق کرے اس کلمہ کے درمیان جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور جو بندے کے لیے ہے اور ان دونوں میں ایک کا اللہ تعالیٰ کے لیے اور دوسرے کا بندے کے لیے ہونے کے راز کی فقہ میں بھی فرق کرے۔

وہ اس توحید کے درمیان بھی فرق کرے جس کا یہ کلمہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ تقاضا کر رہا ہے اور اس توحید کے درمیان بھی فرق کرے جس کا تقاضا یہ کلمہ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کر رہا ہے۔ وہ اس راز کی فقہ کی بھی تمیز کرے کہ یہ دونوں کلمے اس سورت کے درمیان میں کیوں واقع ہوئے ہیں ان دونوں سے پہلے دو طرح کی ثناء ہے اور ان دونوں کلمات کے بعد دعا ہے۔

اور اِيَّاكَ نَعْبُدُ کو اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پر مقدم کرنے کی فقہ پر غور کرے اور یہ کہ مفعول کو فعل سے پہلے کیوں لایا گیا حالانکہ اس کو بعد میں لانا زیادہ مختصر تھا اور ضمیر کو بار بار لانے کے راز میں بھی غور کرے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ.

وَعِلْمَ مَا تَدْفَعُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الْكَلِمَتَيْنِ مِنَ الْآفَةِ الْمُنَافِيَةِ لِلْعُبُوْدِيَّةِ، وَكَيْفَ تُدْخِلُهُ الْكَلِمَتَانِ فِيْ صَرِيْحِ الْعُبُوْدِيَّةِ،وَعِلْمَ كَيْفَ يَدُوْرُ الْقُرْآنُ مِنْ اَوَّلِهِ اِلٰى آخِرِهِ عَلٰى هَاتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ؟

بَلْ كَيْفَ يَدُوْرُ عَلَيْهِمَا الْخَلْقُ،وَالْاَمْرُ وَالثَّوَابُ وَالْعِقَابُ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ؟ وَكَيْفَ تَضَمَّنَتَا لِاَجَلِّ الْغَايَاتِ،وَاَكْمَلِ الْوَسَائِلِ،وَكَيْفَ جِیْءَ بِهِمَا بِضَمِيْرِ الْخِطَابِ وَالْحُضُوْرِ دُوْنَ ضَمِيْرِ الْغَائِبِ؟

وَهٰذَا مَوْضِعٌ يَسْتَدْعِيْ كِتَابًا كَبِيْرًا،وَلَوْ لَا الْخُرُوْجُ عَمَّا نَحْنُ بِصَدَدِهٖ لَاَوْضَحْنَاهُ وَبَسَطْنَا الْقَوْلَ فِيْهِ،فَمَنْ اَرَادَ الْوُقُوْفَ عَلَيْهِ فَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ كِتَابِ:(مَرَاحِلِ السَّائِرِيْنَ بَيْنَ مَنَازِلِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ)،وَ فِيْ كِتَابِ(الرِّسَالَةِ الْمِصْرِيَّةِ).

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

ثُمَّ يَتَاَمَّلُ ضُرُوْرَتَهُ وَفَاقَتَهُ اِلٰى قَوْلِهٖ:(اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ)الَّذِيْ مَضْمُوْنُهُ:

1- مَعْرِفَةُ الْحَقِّ وَقَصْدُهُ.

2- اِرَادَتُهُ وَالْعَمَلُ بِهٖ.

اوراس بات کے علم میں بھی غور کرے کہ دونوں کلموں میں سے ہر کلمہ عبودیت کے منافی آفت کو دور کرتا ہے اور کس طرح یہ دونوں کلمے اس کو خالص عبودیت میں داخل کر دیتے ہیں اوراس بات کے علم میں بھی غور کرے کہ کیسے پورے کا پورا قرآن اول تا آخران دونوں کلموں کے گرد گھومتا ہے۔

بلکہ کس طرح ساری مخلوقات، فیصلے، سزا و جزا اور دنیا و آخرت کے معاملات بھی انہی دو کلمات کے گرد گھومتے ہیں؟۔

اور کس طرح یہ دونوں کلمات عظیم نتائج اور کامل ترین وسائل پر مشتمل ہیں اور کیسے ان کو غائب کی ضمیر کی بجائے مخاطب اور حاضر کی ضمیر کے ساتھ لایا گیا ہے۔

یہ موضوع ایک بڑی کتاب لکھنے کی دعوت دے رہا ہے۔ اگر ہم اس موضوع سے نہ نکل رہے ہوتے جس پر ہم کوشش کر رہے ہیں تو ہم ضرور اس کی وضاحت کرتے اور تفصیلی بات کرتے۔ جو اس کی تفصیل جاننا چاہتا ہے تو تحقیق ہم نے کتاب مَرَاحِلِ السَّائِرِيْنَ بَيْنَ مَنَازِلِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَاِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ میں اس کا ذکر کیا ہے اور کتاب الرِّسَالَة الْمِصْرِيَّة میں بھی ذکر کیا ہے۔

ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے

پھر بندہ اس قول اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی طرف اپنی ضرورت اور محتاجی پر غور کرتا ہے جس کا مضمون:

1- حق کی معرفت اور اس کا قصد کرنا۔

2- اس کا ارادہ کرنا اور اس پر عمل کرنا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

3- وَالثَّبَاتُ عَلَيْهِ.

4- وَالدَّعْوَةُ اِلَيْهِ.

5- وَالصَّبْرُ عَلٰى اَذَى الْمَدْعُوِّ.

فَبِاسْتِكْمَالِ هٰذِهِ الْمَرَاتِبِ الْخَمْسِ يَسْتَكْمِلُ الْهِدَايَةَ،وَمَا نَقَصَ مِنْهَا نَقَصَ مِنْ هِدَايَتِهِ.

اُمُوْرُ الْهِدَايَةِ

وَلَمَّا كَانَ الْعَبْدُ مُفْتَقِرًا اِلٰى هٰذِهِ الْهِدَايَةِ فِىْ ظَاهِرِهٖ وَبَاطِنِهٖ فِىْ جَمِيْعِ مَا يَاْتِيْهِ وَيَذَرُهُ:

* مِنْ اُمُوْرٍ قَدْ فَعَلَهَا عَلٰى غَيْرِ الْهِدَايَةِ عِلْمًا وَعَمَلًا وَاِرَادَةً فَهُوَ مُحْتَاجٌ اِلَى التَّوْبَةِ مِنْهَا وَتَوْبَتُهُ مِنْهَا هِىَ مِنَ الْهِدَايَةِ.

* وَاُمُوْرٍ قَدْ هُدِىَ اِلٰى اَصْلِهَا دُوْنَ تَفْصِيْلِهَا،فَهُوَ مُحْتَاجٌ اِلٰى هِدَايَةِ تَفَاصِيْلِهَا.

* وَاُمُوْرٍ قَدْ هُدِىَ اِلَيْهَا مِنْ وَجْهٍ دُوْنَ وَجْهٍ،فَهُوَ مُحْتَاجٌ اِلٰى تَمَامِ الْهِدَايَةِ فِيْهَا؛لِتَتِمَّ لَهُ الْهِدَايَةُ،وَيَزَادَ هُدًى اِلٰى هُدَاهُ.

* وَاُمُوْرٍ يَحْتَاجُ فِيْهَا اِلٰى اَنْ يَحْصُلَ لَهُ مِنَ الْهِدَايَةِ فِىْ مُسْتَقْبَلِهَا مِثْلَ مَا حَصَلَ لَهُ فِىْ مَاضِيْهَا.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

3-اس پر ثابت قدم رہنا۔

4-اس کی طرف دعوت دینا۔

5-مدعو کی طرف سے پہنچنے والی اذیت پر صبر کرنا۔

تو ان پانچ مراتب کی تکمیل کے سبب وہ ہدایت کو مکمل کرلے گا اور جو ان (درجات) میں کمی ہوگی اتنی ہدایت میں بھی کمی ہوگی۔

امورِ ہدایت

بندہ اپنے ظاہر اور باطن میں وہ تمام امور جن کو وہ انجام دیتا ہے اور جن کو انجام نہیں دیتا ہدایت کا محتاج:

- وہ امور جو اس نے بغیر ہدایت علم و عمل اور ارادہ کے کیے تو وہ ان سے توبہ کرنے کا محتاج ہے۔ ان کاموں سے توبہ کرنا بھی ہدایت میں شامل ہے۔
- اور کچھ امور ایسے ہیں جن کی وضاحت کے بغیر اصل کی طرف راہ نمائی کی گئی ہے تو وہ ان امور کی وضاحت کی طرف راہ نمائی کا محتاج ہے۔
- اور کچھ ایسے امور میں بھی راہ نمائی کا محتاج ہے جن میں ایک طرح سے راہ نمائی کی گئی اور دوسری طرح سے نہیں کی گئی۔ تو وہ ان امور میں مکمل ہدایت کا محتاج ہے تاکہ اس کے لیے ہدایت کی تکمیل ہو جائے اور وہ اپنی ہدایت میں مزید بڑھ جائے۔
- اور کچھ ایسے امور میں بھی محتاج ہے کہ اس کو مستقبل میں بھی ہدایت حاصل ہو جیسا کہ اسے ماضی میں ہدایت حاصل ہوئی۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

* وَاُمُوْرٍ هُوَ خَالٍ عَنِ اعْتِقَادٍ فِيْهَا،فَهُوَ مُحْتَاجٌ اِلَى الْهِدَايَةِ فِيْهَا اعْتِقَادًا.

* وَاُمُوْرٍ يَعْتَقِدُ فِيْهَا خِلَافَ مَا هِىَ عَلَيْهِ،فَهُوَ مُحْتَاجٌ اِلٰى هِدَايَةٍ تَنْسَخُ مِنْ قَلْبِهِ ذٰلِكَ الْاِعْتِقَادَ،وَتُثْبِتُ فِيْهِ ضِدَّهُ.

* وَاُمُوْرٍ مِنَ الْهِدَايَةِ:هُوَ قَادِرٌ عَلَيْهَا لٰكِنَّهُ لَمْ يُخْلَقْ لَهُ اِرَادَةُ فِعْلِهَا،فَهُوَ مُحْتَاجٌ فِىْ تَمَامِ الْهِدَايَةِ اِلٰى خَلْقِ اِرَادَةٍ يَفْعَلُهَا بِهَا.

* وَاُمُوْرٍ مِنْهَا:هُوَ غَيْرُ قَادِرٍ عَلٰى فِعْلِهَا مَعَ كَوْنِهِ مُرِيْدًا لَهَا،فَهُوَ مُحْتَاجٌ فِىْ هِدَايَتِهِ اِلٰى اِقْدَارِهِ عَلَيْهَا.

* وَاُمُوْرٍ مِنْهَا:هُوَ غَيْرُ قَادِرٍ عَلَيْهَا وَلَا مُرِيْدٍ لَهَا،فَهُوَ مُحْتَاجٌ اِلٰى خَلْقِ الْقُدْرَةِ وَالْاِرَادَةِ لَهَا؛لِتَتِمَّ لَهُ الْهِدَايَةُ.

* وَاُمُوْرٍ:هُوَ قَائِمٌ بِهَا عَلٰى وَجْهِ الْهِدَايَةِ اعْتِقَادًا وَاِرَادَةً،وَعَمَلًا،فَهُوَ مُحْتَاجٌ اِلَى الثَّبَاتِ عَلَيْهَا وَاسْتِدَامَتِهَا.

كَانَتْ حَاجَتُهُ اِلٰى سُؤَالِ الْهِدَايَةِ اَعْظَمَ الْحَاجَاتِ،وَفَاقَتُهُ اِلَيْهَا اَشَدَّ الْفَاقَاتِ؛ فَفَرَضَ عَلَيْهِ الرَّبُّ الرَّحِيْمُ هٰذَا السُّؤَالَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِىْ اَفْضَلِ اَحْوَالِهِ، وَهِىَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ،مَرَّاتٍ مُتَعَدِّدَةً؛لِشِدَّةِ ضُرُوْرَتِهِ وَفَاقَتِهِ اِلٰى هٰذَا الْمَطْلُوْبِ.

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- اور ایسے امور میں بھی جن میں وہ یقین سے خالی ہے تو ان کاموں میں وہ یقین کی ہدایت کا محتاج ہے۔
- اور ایسے امور میں بھی جن میں وہ ایسا عقیدہ رکھتا ہے جو حقیقت کے برعکس ہے تو وہ ایسی ہدایت کا محتاج ہے جو اس کے دل سے سابقہ اعتقاد کو مٹا دے اور اس کے برعکس کو جما دے۔
- اور ہدایت کے کچھ امور ہیں جن پر وہ قدرت رکھتا ہے لیکن اس کے لیے ان کاموں کے کرنے کا ارادہ ہی پیدا نہیں کیا گیا، تو وہ ہدایت کی تکمیل کے لیے ان کاموں کا ارادہ پیدا کرنے کی طرف ہدایت کا محتاج ہے تا کہ وہ اس ارادے کے ذریعے ان کاموں کو کرے۔
- اور کچھ امور ہیں جن کے کرنے پر وہ قادر ہی نہیں ہے حالانکہ وہ ان کو کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ ان امور پر قدرت پانے کی طرف اس کی ہدایت کا محتاج ہے۔
- اور ان میں سے کچھ امور ایسے ہیں جن پر نہ تو وہ قدرت رکھتا ہے اور نہ ہی ارادہ تو وہ ان پر قدرت اور ارادے کو پیدا کرنے کا محتاج ہے کہ تا کہ اس کے لیے ہدایت کی تکمیل ہو۔
- اور کچھ امور ایسے ہیں کہ جن کو وہ اعتقاد، ارادے اور عمل کے اعتبار سے ہدایت کے طریقے پر بجا لا رہا ہے تو وہ ان کاموں پر ثابت قدمی کا اور ہمیشگی کا محتاج ہے۔

اس کی ہدایت مانگنے کی حاجت تمام حاجتوں سے بڑی ہے اور اس ہدایت کی محتاجی سب سے بڑی محتاجی ہے، تو رب رحیم نے اس پر یہ سوال روزانہ دن اور رات میں، افضل ترین حالات میں فرض کر دیا ہے، اور وہ پانچ نمازیں ہیں۔ ایک سے زیادہ مرتبہ کیونکہ اس کو اس مقصد کی طرف راہ نمائی کی شدید ضرورت اور محتاجی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَلنَّاسُ وَالْهِدَايَةُ

ثُمَّ بَيَّنَ اَنَّ سَبِيْلَ اَهْلِ هٰذِهِ الْهِدَايَةِ مُغَايِرٌ لِسَبِيْلِ اَهْلِ الْغَضَبِ وَاَهْلِ الضَّلَالِ،فَانْقَسَمَ الْخَلْقُ اِذًا اِلٰى ثَلَاثَةِ اَقْسَامٍ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى هٰذِهِ الْهِدَايَةِ:

مُنْعَمٌ عَلَيْهِ:بِحُصُوْلِهَا لَهُ وَاسْتِمْرَارِهَا. وَحَظُّهُ مِنَ النِّعْمَةِ بِحَسَبِ حَظِّهِ مِنْ تَفَاصِيْلِهَا وَاَقْسَامِهَا.

وَضَالٌّ:لَمْ يُعْطَ هٰذِهِ الْهِدَايَةُ،وَلَمْ يُوَفَّقْ لَهَا.

وَمَغْضُوْبٌ عَلَيْهِ:عَرَفَهَا،وَلَمْ يُوَفَّقْ لِلْعَمَلِ بِمُوْجِبِهَا.

* فَالْاَوَّلُ الْمُنْعَمُ عَلَيْهِ:قَائِمٌ بِالْهُدٰى،وَدِيْنِ الْحَقِّ عِلْمًا وَعَمَلًا.

* وَالضَّالُّ عَكْسُهُ:مُنْسَلِخٌ عَنْهُ عِلْمًا وَعَمَلًا.

* وَالْمَغْضُوْبُ عَلَيْهِ:عَارِفٌ بِهِ عِلْمًا مُنْسَلِخٌ بِهِ عَمَلًا.

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ.

مَشْرُوْعِيَّةُ التَّامِيْنِ

فَشُرِعَ لَهُ التَّامِيْنُ عِنْدَ هٰذَا الدُّعَاءِ تَفَاؤُلًا بِاِجَابَتِهِ وَحُصُوْلِهِ،وَطَابِعًا عَلَيْهِ،وَتَحْقِيْقًا لَهُ؛وَلِهٰذَا اشْتَدَّ حَسَدُ الْيَهُوْدِ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِ حِيْنَ سَمِعُوْهُمْ يَجْهَرُوْنَ بِهِ فِيْ صَلَاتِهِمْ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

لوگ اور ہدایت

پھر اللہ نے واضح کیا کہ ان ہدایت یافتہ لوگوں کا راستہ اہل غضب اور گمراہوں کے راستوں سے جدا ہے تو اس ہدایت کی نسبت سے لوگوں کو تین قسموں میں تقسیم کر دیا:

انعام یافتہ: اس ہدایت کے حاصل ہونے اور اس پر قائم رہنے کی وجہ سے (ان پر انعام کیا گیا ہے) اور نعمت میں سے اس کا حصہ اسی حساب سے ہوگا جتنا ان کا اس ہدایت کی تفاصیل اور اس کی اقسام میں سے حصہ ہوگا۔

گمراہ: ان کو نہ یہ ہدایت دی گئی اور نہ ہی ان کو اس کی توفیق دی گئی۔

جن پر غضب کیا گیا: انہوں نے اس ہدایت کو پہچان لیا لیکن اس کو اس ہدایت کے تقاضے کے مطابق عمل کی توفیق نہیں دی گئی۔

تو پہلے وہ ہیں جن پر انعام کیا گیا: جو علمی اور عملی طور پر دین حق پر ہدایت کے ساتھ قائم ہیں۔

گمراہ لوگ: یہ ان کے برعکس ہیں جو علمی اور عملی طور پر اس سے نکل چکے ہیں۔

جن پر غضب کیا گیا: وہ علمی اعتبار سے تو جانتے ہیں، (لیکن) عملی اعتبار سے اس سے نکل چکے ہیں۔

اور اللہ ہی درست بات کی توفیق دینے والا ہے۔

آمین کہنے کی مشروعیت

اور اس کے لیے اس دعا کے بعد اس دعا کی قبولیت اور اس دعا کے حاصل ہونے کی امید کرتے ہوئے اس پر بطور مہر اور اس کو ثابت کرتے ہوئے آمین کہنا مشروع کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے یہود نے جب مسلمانوں کو اپنی نمازوں میں آمین بالجہر کہتے ہوئے سنا تو ان کا ان سے حسد بہت زیادہ ہو گیا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَلرُّكُوْعُ

ثُـمَّ شُرِعَ لَهُ رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ؛ تَعْظِيْمًا لِاَمْرِ اللّٰهِ، وَزِيْنَةً لِلصَّلَاةِ، وَعُبُـوْدِيَّةً خَـاصَّةً لِـلْيَدَيْنِ كَعُبُوْدِيَّةِ بَاقِى الْجَوَارِحِ،وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهُوَ حِلْيَةُ الصَّلَاةِ،وَزِيْنَتُهَا وَتَعْظِيْمٌ لِشَعَائِرِهَا.

ثُمَّ شُرِعَ لَهُ التَّكْبِيْرُ الَّذِىْ هُوَ فِى انْتِقَالَاتِ الصَّلَاةِ مِنْ رُكْنٍ اِلٰى رُكْنٍ، كَـالتَّلْبِيَةِ فِى انْتِقَالَاتِ الْحَاجِّ مِنْ مَشْعَرٍ اِلٰى مَشْعَرٍ، فَهُوَ شِعَارُ الصَّلَاةِ، كَمَا اَنَّ التَّلْبِيَةَ شِعَارُ الْحَجِّ؛لِيَعْلَمَ الْعَبْدُ اَنَّ سِرَّ الصَّلَاةِ هُوَ تَعْظِيْمُ الرَّبِّ تَعَالٰى،وَتَكْبِيْرُهُ بِعِبَادَتِهِ وَحْدَهُ.

ثُـمَّ شُـرِعَ لَـهُ اَنْ يَـخْضَعَ لِلْمَعْبُوْدِ سُبْحَانَهُ بِالرُّكُوْعِ؛خُضُوْعًا لِعَظَمَتِهِ، وَاسْتِـكَـانَةً لِهَيْبَتِـهِ،وَتَـذَلُّلًا لِعِزَّتِهِ،فَثَنَى الْعَبْدُ لَهُ صُلْبَهُ،وَوَضَعَ لَهُ قَامَتَهُ، وَنَـكَـسَ لَـهُ رَاْسَـهُ،وَحَـنٰى لَهُ ظَهْرَهُ؛مُعَظِّمًا لَهُ،نَاطِقًا بِتَسْبِيْحِهِ الْمُقْتَرِنِ بِتَـعْـظِيْـمِـهِ؛فَـاجْتَـمَعَ لَهُ خُضُوْعُ الْقَلْبِ وَخُضُوْعُ الْجَوَارِحِ،وَخُضُوْعُ الْـقَـوْلِ عَـلٰى اَتَـمِّ الْاَحْـوَالِ،وَجُـمِـعَ لَـهُ فِىْ هٰذَا الذِّكْرِ بَيْنَ الْخُضُوْعِ وَالتَّـعْـظِيْـمِ لِـرَبِّهِ،وَالتَّنْزِيْهِ لَهُ عَنْ خُضُوْعِ الْعَبِيْدِ،وَاَنَّ الْخُضُوْعَ وَصْفُ الْعَبْدِ،وَالْعَظَمَةَ وَصْفُ الرَّبِّ.

وَتَـمَـامُ عُبُـوْدِيَّةِ الـرُّكُـوْعِ اَنْ يَتَصَاغَرَ الْعَبْدُ وَيَتَضَـاءَلَ،بِحَيْثُ يَمْحُوْ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رکوع کرنا

پھراس کے لیے اللہ کے حکم کی تعظیم کرتے ہوئے اور نماز کی زینت کے لیے رکوع کے وقت رفع الیدین کومشروع کیا گیااور یہ ہاتھوں کی خاص اطاعت ہے جیسا کہ باقی اعضاء کا اطاعت کرنا ہےاور رسول اللہ ﷺ کی سنت کا اتباع ہے ۔پس یہ نماز کا زیوراس کی زینت اور نماز کے شعائر کی تعظیم ہے۔

پھراس کے لیے تکبیر (اللہ اکبر) کہنا مشروع کیا گیا جونماز میں ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کی صورت میں ہوتا ہے، جیسا کہ حاجی کے ایک مشعر سے دوسرے مشعر کی طرف منتقل ہونے میں تلبیہ کہنے کومشروع کیا گیا ہےتو وہ نماز کا شعار ہے جیسا کہ تلبیہ حج کا شعار ہے تاکہ بندہ جان لے کہ نماز کا راز رب تعالیٰ کی تعظیم ہےاوراس کی بڑائی اکیلےاس کی عبادت میں ہے۔

پھراس کے لیے رکوع میں معبود سبحانہ وتعالیٰ کے لیے جھکنا مشروع کیا گیا ہے کہ وہ اس کی عظمت کے آگے عاجزی، اس کی ہیبت کے سامنے انکساری اوراس کی عزت کے سامنے ذلت کا اظہار کرتے ہوئے جھک جائے۔تو بندہ اس کے لیے اپنی پشت کودہرا کر دیتا ہےاوراپنے سیدھے قد کو جھکا دیتا ہے اپنا سرنگوں کر دیتا ہے، اپنی پشت کو جھکا دیتا ہے، اس کی تعظیم بجالاتے ہوئے اورزبان سے تعظیم کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہوئے۔تواس کے لیے دل کا، جوارح اورقول کا خضوع کامل ترین حالت پر جمع ہو جاتے ہیں اوراس کے لیے اس ذکر میں خشوع وخضوع اوررب کی تعظیم کو جمع کر دیا گیا ہے، بندے کو بندوں کے سامنے جھکنے سے روکا گیا ہےاور یہ کہ خضوع بندے کی صفت ہے جبکہ عظمت رب کی صفت ہے۔

رکوع میں مکمل عبودیت یہ ہے کہ بندہ چھوٹا اور دھیما ہو جائے، اس طرح سے کہ اس کا چھوٹا پن اس کی ہرطرح کی بڑائی کو مٹا دے،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تَصَاغُرُهُ كُلَّ تَعْظِيمٍ مِنْهُ لِنَفْسِهِ،وَيُثْبِتُ مَكَانَهُ تَعْظِيمَهُ لِرَبِّهِ،وَكُلَّمَا اسْتَوْلٰى عَلٰى قَلْبِهِ تَعْظِيمُ الرَّبِّ ازْدَادَ تَصَاغُرُهُ هُوَ عِنْدَ نَفْسِهِ،فَالرُّكُوْعُ لِلْقَلْبِ:بِالذَّاتِ وَالْقَصْدِ،وَالْجَوَارِحِ:بِالتَّبَعِ وَالتَّكْمِلَةِ.

اَلْاِعْتِدَالُ مِنَ الرُّكُوْعِ

ثُمَّ شُرِعَ لَهُ اَنْ يَحْمَدَ رَبَّهُ،وَيُثْنِیْ عَلَيْهِ بِآلَائِهِ عِنْدَ اعْتِدَالِهِ وَانْتِصَابِهِ وَرُجُوْعِهِ اِلٰى اَحْسَنِ هَيْئَاتِهِ،مُنْتَصِبَ الْقَامَةِ مُعْتَدِلَهَا،فَيَحْمَدُ رَبَّهُ وَيُثْنِیْ بِاَنْ وَفَّقَهُ لِذٰلِكَ الْخُضُوْعِ.

ثُمَّ نَقَلَهُ مِنْهُ اِلٰى مَقَامِ الْاِعْتِدَالِ وَالْاِسْتِوَاءِ بَيْنَ يَدَيْهِ،وَاقِفًا فِیْ خِدْمَتِهِ كَمَا كَانَ فِیْ حَالِ الْقِرَاءَةِ،

وَ لِهٰذَا شُرِعَ لَهُ مِنَ الْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ نَظِيْرُ مَا شُرِعَ لَهُ فِیْ حَالِ الْقِرَاءَةِ مِنْ ذٰلِكَ.

وَلِهٰذَا الْاِعْتِدَالِ ذَوْقٌ خَاصٌّ وَحَالٌ يَحْصُلُ لِلْقَلْبِ سِوٰى ذَوْقِ الرُّكُوْعِ وَحَالِهِ،وَهُوَ رُكْنٌ مَقْصُوْدٌ لِذَاتِهِ كَرُكْنِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ سَوَاءً؛وَلِهٰذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُطِيْلُهُ كَمَا يُطِيْلُ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ، وَيُكْثِرُ فِيْهِ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ وَالتَّمْجِيْدِ،كَمَا ذَكَرْنَاهُ فِیْ هَدْيِهِ ﷺ فِیْ صَلَاتِهِ.

وَكَانَ فِیْ قِيَامِ اللَّيْلِ يُكْثِرُ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ:لِرَبِّیَ الْحَمْدُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ. وَيُكَرِّرُهَا.

اور اپنے رب کی تعظیم کے لیے اپنے مقام کو ثابت کرے۔ جیسے جیسے اس کے دل پر رب کی تعظیم چھاتی جائے گی اس کا اپنے نفس میں حقیر ہونا بڑھتا جائے گا۔ تو دل کا رکوع ذاتی اور ارادی طور پر ہے، اور اعضاء کا رکوع پیروی کرنے اور (دل کے رکوع کی) تکمیل کے طور پر ہے۔

رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہونا

پھر اس کے لیے مشروع کیا گیا ہے کہ وہ اپنے رب کی حمد کرے اور اس کی نعمتوں پر ثناء کرے اپنے سیدھے کھڑے ہوتے اور جھکتے وقت اس (رکوع) کی بہترین حالت کی طرف۔ قومہ میں سیدھا کھڑا ہونا ہی اس کا اعتدال ہے۔ پس وہ اپنے رب کی حمد و ثناء کرتا ہے کیونکہ اسی نے اس کو اس جھکنے کی توفیق دی ہے۔

پھر اللہ نے اس کو اپنے سامنے سیدھا کھڑا ہونے کی طرف منتقل کر دیا، اس کی خدمت میں کھڑا ہونے والا جس طرح وہ قراءت کی حالت میں تھا۔

یہی وجہ ہے کہ اس کے لیے حمد، ثناء اور مجد بیان کرنا مشروع کیا گیا ہے بالکل ویسے ہی جو اس میں سے اس کے لیے حالت قراءت میں مشروع کیا گیا تھا۔

اسی لیے سیدھا کھڑا ہونے میں دل کے لیے ایک خاص مزہ اور حالت ہے جو صرف رکوع کے لیے ہوتی ہے۔ وہ اپنی ذات میں ایک مطلوب رکن ہے، رکوع اور سجود کے رکن کی طرح جو برابر کی سطح پر ہیں۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ اس کو اسی طرح لمبا کرتے تھے جیسا کہ رکوع اور سجود کو لمبا کرتے تھے اور وہ اس میں بکثرت ثناء و حمد اور تمجید کو کرتے۔ جیسا کہ ہم نے اسے آپ ﷺ کی سیرت میں آپ کی نماز کے متعلق بیان کیا ہے۔ آپ ﷺ قیام اللیل میں اس قول کی کثرت کرتے تھے لِرَبِّیَ الْحَمْدُ ''میرے رب کے لیے سب تعریف ہے'' اور اس کو تکرار کے ساتھ کہتے تھے۔

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَلسَّجْدَةُ الْاُوْلٰى

ثُمَّ شُرِعَ لَهُ اَنْ يُكَبِّرَ وَيَخِرَّ سَاجِدًا،وَيُعْطِىْ فِىْ سُجُوْدِهٖ كُلَّ عُضْوٍ مِنْ اَعْضَائِهٖ حَظَّهُ مِنَ الْعُبُوْدِيَّةِ:فَيَضَعُ نَاصِيَتَهُ بِالْاَرْضِ بَيْنَ يَدَىْ رَبِّهٖ،وَيَضَعُ اَشْرَفَ مَا فِيْهِ وَهُوَ وَجْهُهُ بِالْاَرْضِ،وَلَا سِيَّمَا عَلَى التُّرَابِ،مُعَفِّرًا لَهُ بَيْنَ يَدَىْ سَيِّدِهٖ،رَاغِمًا لَهُ اَنْفُهُ،خَاضِعًا لَهُ قَلْبُهُ وَجَوَارِحُهُ،مُتَذَلِّلًا لِعَظَمَتِهٖ،خَاضِعًا لِعِزَّتِهٖ،مُسْتَكِيْنًا بَيْنَ يَدَيْهِ،اَذَلَّ شَيْءٍ وَاَكْسَرَهُ لِرَبِّهٖ تَعَالٰى،مُسَبِّحًا لَهُ بِعُلُوِّهٖ فِىْ اَعْظَمِ سُفُوْلِهٖ هُوَ،قَدْ صَارَتْ اَعَالِيْهِ مُسَاوِيَةً لِاَسَافِلِهٖ ذُلًّا وَخُضُوْعًا وَانْكِسَارًا،وَقَدْ طَابَقَ قَلْبُهُ حَالَ جِسْمِهٖ؛فَسَجَدَ الْقَلْبُ كَمَا سَجَدَ الْوَجْهُ،وَقَدْ سَجَدَ مَعَهُ اَنْفُهُ وَيَدَاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَرِجْلَاهُ،وَشُرِعَ لَهُ اَنْ يُقِلَّ فَخِذَيْهِ عَنْ سَاقَيْهِ،وَبَطْنَهُ عَنْ فَخِذَيْهِ،وَعَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ؛لِيَاْخُذَ كُلُّ جُزْءٍ مِنْهُ حَظَّهُ مِنَ الْخُضُوْعِ،وَلَا يَحْمِلَ بَعْضُهُ بَعْضًا.

فَاَحْرِ بِهٖ فِىْ هٰذِهِ الْحَالِ اَنْ يَكُوْنَ اَقْرَبَ اِلٰى رَبِّهٖ مِنْهُ فِىْ غَيْرِهَا مِنَ الْاَحْوَالِ،كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ.

[صحيح مسلم: 1111]

سُجُوْدُ الْقَلْبِ

وَلَمَّا كَانَ سُجُوْدُ الْقَلْبِ خُضُوْعَهُ التَّامَّ لِرَبِّهٖ اَمْكَنَهُ اسْتِدَامَةُ هٰذَا السُّجُوْدِ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پہلا سجدہ

پھر اس کے لیے مشروع کیا گیا کہ وہ اللہ اکبر کہے اور سجدے میں گر جائے۔ اپنے سجدے میں اپنے اعضا میں سے ہر ہر عضو کو عبادت میں سے اس کا حصہ دے۔ پس وہ اپنی پیشانی کو اپنے رب کے سامنے زمین پر رکھے اور ان میں سے سب سے اشرف اپنے چہرے کو زمین پر رکھے اور خاص طور پر مٹی پر رکھے، اپنے آقا کے سامنے اس کو مٹی میں لت پت اور ناک کو خاک آلود کرتے ہوئے، اپنے دل اور اپنے اعضا کو جھکاتے ہوئے، اس کی عظمت کے سامنے خاکساری اور فروتنی اختیار کرتے ہوئے، اس کی عزت کے سامنے جھکتے ہوئے، اس کے سامنے اپنی بے بسی کو ظاہر کرتے ہوئے، اپنے رب تعالیٰ کے لیے سب سے زیادہ ذلیل اور عاجزی کرنے والا بنتے ہوئے، اس کی برتری کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کرنے والا اور خود کو سب سے نچلے درجے میں تصور کرتے ہوئے، جس کی بلندی (یعنی سر) ذلت، خضوع وخشوع اور عاجزی وانکساری میں اس کے نچلے حصے (یعنی پاؤں) کے برابر ہو چکی ہو۔ اس حال میں کہ اس کا دل بھی اس کے جسم کے ساتھ موافقت کر رہا ہو۔ اس کا دل بھی اسی طرح سجدہ کرے جس طرح اس کے چہرے نے سجدہ کیا ہے جب کہ اس کے ساتھ اس کی ناک، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں، دونوں پاؤں نے بھی سجدہ کیا ہے۔ اس کے لیے یہ بھی مشروع کیا گیا ہے کہ وہ اپنی دونوں رانوں کو اپنی دونوں پنڈلیوں سے الگ رکھے، اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں سے اور اپنے دونوں بازوؤں کو اپنے دونوں پہلوؤں سے دور رکھے تا کہ اس کا ہر عضو عاجزی میں سے اپنا حصہ لے سکے اور اس کا بعض حصہ بعض پر بوجھ نہ ڈالے۔

سب سے زیادہ یہ کہ وہ کسی بھی دوسری حالت کی نسبت اس (سجدے کی) حالت میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہو جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو“۔

دل کا سجدہ کرنا

جب دل کا سجدہ کرنا اپنے رب کے لیے مکمل خضوع وخشوع اختیار کر لیتا ہے تو وہ خضوع ان سجدوں کو

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اِلٰـی یَـوۡمِ الـلِّـقَـاءِ، کَمَا قِیۡلَ لِبَعۡضِ السَّلَفِ: هَلۡ یَسۡجُدُ الۡقَلۡبُ؟ قَالَ: اِیۡ وَاللّٰهِ، سَجۡدَةً لَا یَرۡفَعُ رَاۡسَهُ مِنۡهَا حَتّٰی یَلۡقَی اللّٰهَ. [مجموع الفتاوی لابن تیمیة]

اَسۡمَاءُ الصَّلَاةِ

وَلَـمَّا بُنِیَتِ الصَّلَاةُ عَلٰی خَمۡسٍ: اَلۡقِـرَاءَةِ، وَالۡقِیَامِ، وَالرُّکُـوۡعِ، وَالسُّجُوۡدِ، وَالذِّکۡرِ سُمِّیَتۡ بِاسۡمِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنۡ هٰذِهِ الۡخَمۡسِ:

فَسُمِّیَتۡ قِیَامًا کَقَوۡلِهِ تَعَالٰی: ﴿قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا﴾ [المزمل:2]،

وَقَوۡلِهِ: ﴿وَقُوۡمُوۡا لِلّٰهِ قٰنِتِیۡنَ﴾ [البقرة:238].

وَقِرَاءَةً کَقَوۡلِهِ: ﴿وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡهُوۡدًا﴾ [الاسراء:78]

وَرُکُوۡعًا کَقَوۡلِهِ تَعَالٰی: ﴿وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ﴾ [البقرة:43]،

وَقَوۡلِهِ: ﴿وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمُ ارۡکَعُوۡا لَا یَرۡکَعُوۡنَ﴾ [المرسلات:48].

وَسُجُوۡدًا کَقَوۡلِهِ تَعَالٰی: ﴿فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَکُنۡ مِّنَ السّٰجِدِیۡنَ﴾ [الحجر:98]

وَقَوۡلِهِ: ﴿کَلَّا لَا تُطِعۡهُ وَاسۡجُدۡ وَاقۡتَرِبۡ﴾ [العلق:19].

وَذِکۡرًا کَقَوۡلِهِ: ﴿فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰهِ﴾ [الجمعة:9]،

وَقَوۡلِهِ: ﴿لَا تُلۡهِکُمۡ اَمۡوَالُکُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰهِ﴾ [المنافقون:9].

وَاَشۡرَفُ اَفۡعَالِهَا السُّجُوۡدُ، وَاَشۡرَفُ اَذۡکَارِهَا الۡقِرَاءَةُ، وَاَوَّلُ سُوۡرَةٍ اُنۡزِلَتۡ عَـلَـی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اُفۡتُتِحَتۡ بِالۡقِرَاءَةِ، وَخُتِمَتۡ بِالسُّجُوۡدِ، وَوُضِعَتِ الرَّکۡعَةُ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

(اللہ سے) ملاقات کے دن تک برقرار رکھتا ہے۔ جیسا کہ بعض سلف صالحین سے پوچھا گیا کہ کیا دل بھی سجدہ کرتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! وہ ایسا سجدہ کرتا ہے کہ وہ اس سے اپنا سر نہیں اٹھاتا یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملاقات کرلے۔

نماز کے نام

نماز کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، قراءت، قیام، رکوع، سجود اور ذکر، ان پانچ ارکان میں سے ہر ہر رکن کو نماز کا نام ہی دیا گیا ہے:

نماز کو قیام بھی کہا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''رات کو قیام کیجیے اگرچہ تھوڑا''۔

اور اس کا فرمان: ''اور اللہ کے لیے فرماں بردار ہو کر کھڑے رہو''۔

اور نماز کو قراءت بھی کہا گیا ہے جیسا کہ اس کا فرمان ہے: ''اور فجر کا قرآن پڑھنا، بے شک فجر کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے''۔

اور نماز کو رکوع بھی کہا گیا ہے جیسا کہ اللہ کا یہ فرمان ہے: ''اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو''۔

اور اس کا یہ فرمان بھی: ''اور جب ان کو رکوع کرنے کا کہا جاتا ہے تو رکوع نہیں کرتے''۔

اور اس کو سجدہ بھی کہا گیا ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: ''پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جایئے''۔

اور یہ فرمان بھی: ''ہرگز نہیں! اس کا کہنا مت مانیے اور سجدہ کیجیے اور بہت قریب ہو جایئے''۔

اسے ذکر کہا گیا ہے جیسا کہ اللہ کا یہ فرمان ہے: ''تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو''۔

اور اس کا یہ فرمان بھی: ''تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں''۔

اور نماز کے افعال میں سے سب سے افضل سجدہ ہے اور اس کے اذکار میں سب سے افضل قراءت ہے۔ سب سے پہلی سورت جو نبی کریم ﷺ پر نازل کی گئی اس کو قراءت کرنے کے ساتھ شروع کیا گیا اور سجدے پر ختم کیا گیا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

عَلٰی ذٰلِکَ: اَوَّلُهَا قِرَاءَةٌ وَ آخِرُهَا سُجُوْدٌ.

اَلْاِعْتِدَالُ مِنَ السُّجُوْدِ

ثُمَّ شُرِعَ لَهُ اَنْ يَرْفَعَ رَاْسَهُ وَيَعْتَدِلَ جَالِسًا، وَلَمَّا كَانَ هٰذَا الْجُلُوْس مَحْفُوْفًا بِسُجُوْدَيْنِ: سُجُوْدٍ قَبْلَهُ، وَسُجُوْدٍ بَعْدَهُ. فَيَنْتَقِلُ مِنَ السُّجُوْدِ اِلَيْهِ، ثُمَّ مِنْهُ اِلَى السُّجُوْدِ كَانَ لَهُ شَاْنٌ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُطِيْلُهُ بِقَدْرِ السُّجُوْدِ، وَيَتَضَرَّعُ فِيْهِ اِلٰى رَبِّهِ وَيَسْتَغْفِرُهُ، وَيَسْاَلُهُ رَحْمَتَهُ، وَهِدَايَتَهُ وَرِزْقَهُ وَعَافِيَتَهُ.

وَلَهُ ذَوْقٌ خَاصٌّ وَحَالٌ لِلْقَلْبِ غَيْرُ ذَوْقِ السُّجُوْدِ وَحَالِهِ؛

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

(نماز کی) رکعت کو بھی اسی ترکیب پر رکھا گیا ہے کہ اس کا آغاز قراءت سے ہوتا ہے اور اس کا اختتام سجدے پر ہوتا ہے۔

سجدے سے اٹھ کر سیدھا بیٹھنا

پھر سجدے سے سر اٹھا کر اور سیدھا بیٹھ جانے کو مشروع کیا گیا ہے جبکہ یہ بیٹھنا دو سجدوں کے درمیان گھرا ہوا ہے، ایک سجدہ اس سے پہلے ہے اور ایک اس کے بعد۔ ایک سجدے سے جلسے کی طرف اور پھر جلسے سے سجدے کی طرف منتقل ہونے کو بھی ایک مقام حاصل ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ اس جلسے کو سجدے کی مقدار کے برابر لمبا کرتے اور اس میں اپنے رب کے لیے عاجزی اختیار کرتے اور اس سے بخشش طلب کرتے، اس سے اس کی رحمت، ہدایت، رزق اور عافیت کا سوال کرتے۔ اور اس (جلسہ) کی بھی ایک خاص لذت ہے اور دل کی ایک خاص حیثیت ہے، جو سجدے کی لذت اور اس کی حالت کے علاوہ ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَلۡجُلُوۡسُ بَيۡنَ السَّجۡدَتَيۡنِ وَذَوۡقُهُ

فَالۡعَبۡدُ فِیۡ هٰذَا الۡقُعُوۡدِ قَدۡ تَمَثَّلَ جَاثِيًا بَيۡنَ يَدَیۡ رَبِّهٖ،مُلۡقِيًا نَفۡسَهُ بَيۡنَ يَدَيۡهِ،مُعۡتَذِرًا اِلَيۡهِ مِمَّا جَنَاهُ،رَاغِبًا اِلَيۡهِ اَنۡ يَغۡفِرَ لَهُ وَيَرۡحَمَهُ،مُسۡتَعۡدِيًا عَلٰى نَفۡسِهِ الۡاَمَّارَةِ بِالسُّوۡءِ،

وَكَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُكَرِّرُ الۡاِسۡتِغۡفَارَ فِیۡ هٰذِهِ الۡقَعۡدَةِ،وَيُكۡثِرُ الرَّغۡبَةَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِيۡهَا.

فَمَثِّلۡ نَفۡسَكَ بِمَنۡزِلَةِ غَرِيۡمٍ عَلَيۡهِ حَقُّ اللّٰهِ،وَاَنۡتَ كَفِيۡلٌ بِهٖ،وَالۡغَرِيۡمُ مُمَاطِلٌ مُخَادِعٌ،وَاَنۡتَ مَطۡلُوۡبٌ بِالۡكَفَالَةِ،وَالۡغَرِيۡمُ مَطۡلُوۡبٌ بِالۡحَقِّ، فَاَنۡتَ تَسۡتَعۡدِیۡ عَلَيۡهِ،حَتّٰى تَسۡتَخۡرِجَ مَا عَلَيۡهِ مِنَ الۡحَقِّ؛لِتَتَخَلَّصَ مِنَ الۡمُطَالَبَةِ.وَالۡقَلۡبُ شَرِيۡكُ النَّفۡسِ فِی الۡخَيۡرِ وَالشَّرِّ،وَالثَّوَابِ وَالۡعِقَابِ،وَالۡحَمۡدِ وَالذَّمِّ.وَالنَّفۡسُ مِنۡ شَاۡنِهَا الۡاِبَاقُ وَالۡخُرُوۡجُ مِنۡ رِقِّ الۡعُبُوۡدِيَّةِ،وَتَضۡيِيۡعُ حُقُوۡقِ اللّٰهِ الَّتِیۡ قِبَلَهَا.وَالۡقَلۡبُ شَرِيۡكُهَا اِنۡ قَوِیَ سُلۡطَانُهَا وَاَسِيۡرُهَا،وَهِیَ شَرِيۡكُهُ وَاَسِيۡرُهُ اِنۡ قَوِیَ سُلۡطَانُهُ.

جِمَاعُ الۡخَيۡرِ

فَشُرِعَ لِلۡعَبۡدِ اِذَا رَفَعَ رَاۡسَهُ مِنَ السُّجُوۡدِ اَنۡ يَجۡثُوَ بَيۡنَ يَدَیِ اللّٰهِ تَعَالٰى مُسۡتَعۡدِيًا عَلٰى نَفۡسِهٖ،مُعۡتَذِرًا اِلٰى رَبِّهٖ مِمَّا كَانَ مِنۡهَا،رَاغِبًا اِلَيۡهِ اَنۡ يَرۡحَمَهُ،

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور اس کی لذت

پس بندہ اس جلوس میں اپنے رب کے سامنے دوزانو بیٹھا ہوتا ہے، اپنے نفس کو اس کے سامنے ڈالے ہوئے، اپنے کیے گناہوں کی معذرت کرتے ہوئے اور رغبت کرتے ہوئے کہ وہ اس کو معاف کر دے گا اس پر رحم کرے گا۔ اپنے نفس امارہ کے خلاف اس سے مدد طلب کرے۔

نبی کریم ﷺ اپنے اس قعدہ میں استغفار کی تکرار اور اللہ تعالیٰ کی طرف بکثرت رغبت کرتے تھے۔

تو آپ اپنے آپ کو ایک مقروض آدمی کی طرح تصور کریں جس پر اللہ کا حق قرض ہے اور آپ اس کے ضامن ہیں اور مقروض ٹال مٹول کر رہا ہے، دھوکہ دے رہا ہے اور آپ سے ضمانت مطلوب ہے اور مقروض سے قرض، پس آپ اس کے خلاف تیار ہیں کہ اس پر جو حق لازم تھا وہ اس سے نکلوالیں تاکہ آپ اس مطالبے سے خلاصی پالیں۔ دل خیر و شر، جزا و سزا اور تعریف و مذمت میں نفس کا شریک ہوتا ہے جبکہ نفس کی حالت بھاگے ہوئے غلام اور عبودیت سے نکلنے والے کی سی ہے اور وہ اللہ کے ان حقوق کو ضائع کرتا ہے جو اس پر لازم ہیں۔ نفس کا دل پر غلبہ اور اسے اپنی قید میں لانا زیادہ قوی ہو تو دل نفس کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے اور اگر دل کا نفس پر غلبہ مضبوط تر ہو تو نفس دل کا شریک اور قیدی بن جاتا ہے۔

بھلائی کو سمیٹنا

بندے کے لیے مشروع کیا گیا کہ جب وہ سجدے سے اپنا سر اٹھائے تو وہ اپنے نفس کے خلاف تیار ہو کر اللہ کے سامنے دوزانو بیٹھ جائے اور اپنے رب سے ان گناہوں کی معذرت کرے جو اس سے سرزد ہوئے، اس امید کے ساتھ رغبت کرتے ہوئے کہ وہ اس پر رحم کرے گا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَيَغْفِرَ لَهُ،وَ يَهْدِيَهُ،وَيَرْزُقَهُ وَيُعَافِيَهُ.

وَهٰـذِهِ الْـخَمْسُ هِیَ جِمَاعُ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛فَاِنَّ الْعَبْدَ مُحْتَاجٌ بَلْ مُضْطَرٌّ اِلٰی تَحْصِيْلِ مَصَالِحِهِ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ،وَدَفْعِ الْمَضَارِّ عَنْهُ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ،وَقَدْ تَضَمَّنَهَا هٰذَا الدُّعَاءُ:

*فَاِنَّ الرِّزْقَ يَجْلِبُ لَهُ مَصَالِحَ دُنْيَاهُ.

*وَالْعَافِيَةَ تَدْفَعُ عَنْهُ مَضَارَّهَا.

*وَالْهِدَايَةَ تَجْلِبُ لَهُ مَصَالِحَ اُخْرَاهُ.

*وَالْمَغْفِرَةَ تَدْفَعُ عَنْهُ مَضَارَّهَا.

*وَالرَّحْمَةَ تَجْمَعُ ذٰلِکَ كُلَّهُ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

معاف کردے گا، ہدایت دے گا، رزق عطا کرے گا اور عافیت دے گا۔

یہ پانچ چیزیں دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کا نچوڑ ہیں۔ پس یقیناً بندہ محتاج بلکہ مجبور ہے کہ وہ دنیا و آخرت میں اپنے فائدے کی چیزوں کو حاصل کرے اور دنیا و آخرت میں ضرر رساں چیزوں سے خود کو دور رکھے اور یہ دعا ان تمام چیزوں کو شامل کیے ہوئے ہے:

- پس یقیناً رزق اس کے لیے دنیاوی فوائد کھینچ لاتا ہے۔
- عافیت اس سے دنیا کی مضر چیزوں کو دور کرتی ہے۔
- ہدایت اس کے لیے اخروی فوائد کھینچ لاتی ہے۔
- بخشش اس سے آخرت کی تکالیف کو دور کرتی ہے۔
- اور رحمت ان تمام چیزوں کو جمع کرتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَلسَّجْدَةُ الثَّانِيَةُ

وَشُرِعَ لَهُ اَنْ يَعُوْدَ سَاجِدًا كَمَا كَانَ،وَلَا يُكْتَفٰى مِنْهُ بِسَجْدَةٍ وَاحِدَةٍ فِى الرَّكْعَةِ كَمَا اكْتُفِىَ مِنْهُ بِرُكُوْعٍ وَاحِدٍ؛لِفَضْلِ السُّجُوْدِ وَشَرَفِهٖ وَمَوْقِعِهٖ مِنَ اللّٰهِ،حَتّٰى اِنَّهٗ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ اِلٰى عَبْدِهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ.وَهُوَ اَدْخَلُ فِى الْعُبُوْدِيَّةِ،وَاَعْرَقُ فِيْهَا مِنْ غَيْرِهٖ؛وَلِهٰذَا جُعِلَ خَاتِمَةَ الرَّكْعَةِ،وَمَا قَبْلَهٗ كَالْمُقَدَّمَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ،فَمَحَلُّهٗ مِنَ الصَّلَاةِ مَحَلُّ طَوَافِ الزِّيَارَةِ،وَمَا قَبْلَهٗ مِنَ التَّعْرِيْفِ وَتَوَابِعِهٖ مُقَدَّمَاتٌ بَيْنَ يَدَيْهِ،وَكَمَا اَنَّهٗ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ،فَكَذٰلِكَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ مِنْهُ فِى الْمَنَاسِكِ وَهُوَ طَائِفٌ؛وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ لِمَنْ كَلَّمَهٗ فِىْ طَوَافِهٖ بِاَمْرٍ مِنَ الدُّنْيَا: اَتَقُوْلُ هٰذَا وَنَحْنُ نَتَرَاءَى اللّٰهَ فِىْ طَوَافِنَا؟! [الطبقات الكبرى لابن سعد]

وَلِهٰذَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ جُعِلَ الرُّكُوْعُ قَبْلَ السُّجُوْدِ،تَدْرِيْجًا وَانْتِقَالًا مِنَ الشَّىْءِ اِلٰى مَا هُوَ اَعْلٰى مِنْهُ.

وَشُرِعَ لَهُ تَكْرِيْرُ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ وَالْاَقْوَالِ؛اِذْ هِىَ غِذَاءُ الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ الَّتِىْ لَا قِوَامَ لَهُمَا اِلَّا بِهَا،فَكَانَ تَكْرِيْرُهَا بِمَنْزِلَةِ تَكْرِيْرِ الْاَكْلِ حَتّٰى يَشْبَعَ،وَالشُّرْبِ حَتّٰى يَرْوٰى،فَلَوْ تَنَاوَلَ الْجَائِعُ لُقْمَةً وَاحِدَةً وَاُقْلِعَ عَنْهُ الطَّعَامُ،مَاذَا كَانَتْ تُغْنِىْ عَنْهُ؟!وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ:مَثَلُ الَّذِىْ

دوسرا سجدہ

اوراس کے لیے مشروع کیا گیا ہے کہ وہ (اس جلسے کے بعد) دوبارہ سجدے کی طرف لوٹ جائے جیسا کہ وہ پہلا تھا۔ سجدے کی فضیلت، شرف اور اللہ کے ہاں اس کے مقام کی وجہ سے ایک رکعت میں اس (بندہ) کی طرف سے ایک سجدہ کافی نہیں جیسا کہ اس سے ایک رکوع کافی سمجھا گیا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ اپنے بندے کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہوتا ہے اور وہ عبودیت میں داخل ہے اور کسی بھی دوسرے عمل سے زیادہ جڑ پکڑنے والا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک رکعت کا اختتام سجدے پر کیا گیا ہے اور جو افعال اس سے پہلے ہیں وہ سجدے کے تعارف کے طور پر ہیں۔ تو نماز میں سجدے کا مقام طوافِ زیارت جیسا ہے اور اس سے پہلے جو تعریف اور ذیلی زمرہ جات ہیں وہ اس کی تمہید ہے۔ جیسا کہ بندہ سجدے کی حالت میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ حج کے مناسک میں اللہ کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ طواف کر رہا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طواف میں اگر کوئی بات کرتا تو بعض صحابہ اس سے کہتے کہ آپ دنیا کی باتیں کر رہے ہیں جبکہ ہم تو اپنے طواف میں اللہ کو دیکھ رہے ہیں۔

اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ (شاید) یہی وجہ ہے کہ رکوع کو تدریجی طور پر اس سے اعلیٰ چیز کی طرف منتقل کرنے کے لحاظ سے سجدے سے پہلے رکھا گیا ہے۔

اس کے لیے ان افعال اور اقوال کو بار بار کرنا مشروع کیا گیا ہے کیونکہ یہ دل اور روح کی غذا ہیں جن کے بغیر یہ دونوں قائم نہیں رہ سکتے۔ ان کو بار بار ادا کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ بار بار کھانا کھانا یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائے، بار بار پانی پینا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو جائے۔ اگر بھوکا آدمی ایک ہی لقمہ کھائے اور اس کے سامنے سے کھانا اٹھا لیا جائے تو ایک لقمہ اسے کیا فائدہ دے گا؟! اسی لیے بعض سلف صالحین نے کہا: اس آدمی کی مثال

© ALHUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

يُصَلِّی وَلَا يَطْمَئِنُّ فِیْ صَلَاتِهِ كَمَثَلِ الْجَائِعِ اِذَا قُدِّمَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَتَنَاوَلَ مِنْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ،مَاذَا تُغْنِیْ عَنْهُ؟!

هٰذَا وَفِیْ اِعَادَةِ كُلِّ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ مِنَ الْعُبُوْدِيَّةِ وَالْقُرْبِ،وَتَنْزِيْلِ الثَّانِيَةِ مَنْزِلَةَ الشُّكْرِ عَلَی الْاُوْلٰی،وَحُصُوْلِ مَزِيْدٍ مِنْهَا،وَمَعْرِفَةٍ،وَاِقْبَالٍ،وَقُوَّةِ قَلْبٍ،وَانْشِرَاحِ صَدْرٍ،وَزَوَالِ دَرَنٍ وَوَسَخٍ عَنِ الْقَلْبِ بِمَنْزِلَةِ غَسْلِ الثَّوْبِ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ.

فَهٰذِهٖ حِكْمَةُ اللّٰهِ الَّتِیْ بَهَرَتِ الْعُقُوْلَ فِیْ خَلْقِهٖ وَاَمْرِهٖ،وَدَلَّتْ عَلٰی كَمَالِ رَحْمَتِهٖ وَلُطْفِهٖ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جو نماز تو پڑھتا ہے مگر اپنی نماز میں اطمینان نہیں پاتا تو اس کی مثال بھوکے آدمی کی مانند ہے جس کے سامنے کھانا رکھا جائے تو وہ اس میں سے ایک یا دو لقمے کھالے تو یہ لقمے اس کو کیا فائدہ دیں گے؟

ہر قول اور فعل کا اعادہ بھی عبودیت اور قرب میں سے ہے۔ دوسرے عمل کو پہلے عمل پر اتارنا بطور شکر ہے اور نیکی کو مزید حاصل کرنا ہے۔ معرفت، اللہ کی طرف متوجہ ہونا، دل کی قوت، شرح صدر اور دل سے میل کچیل دور کرنا کپڑے کو بار بار دھونے کی طرح ہی ہے۔ یہ اللہ کی حکمت ہے جس نے اس کی تخلیق اور اس کے نظام چلانے میں عقلوں کو حیران کر دیا ہے اور جو اللہ کی کمال رحمت اور شفقت پر دلالت کرتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جُلُوسُ التَّشَهُّدِ

فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَهُ وَاَكْمَلَهَا وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا الْاِنْصِرَافُ مِنْهَا شُرِعَ لَهُ الْجُلُوسُ بَيْنَ يَدَیْ رَبِّهٖ،مُثْنِيًا عَلَيْهِ بِاَفْضَلِ التَّحِيَّاتِ الَّتِیْ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَهُ،وَلَا تَلِيْقُ بِغَيْرِهٖ.

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ

وَلَمَّا كَانَ مِنْ عَادَةِ الْمُلُوْكِ اَنْ يُحَيَّوْا بِاَنْوَاعِ التَّحِيَّاتِ مِنَ الْاَفْعَالِ وَالْاَقْوَالِ الْمُتَضَمِّنَةِ لِلْخُضُوْعِ وَالثَّنَاءِ وَطَلَبِ الْبَقَاءِ وَدَوَامِ الْمُلْكِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُحَيّٰی بِالسُّجُوْدِ،وَمِنْهُمْ مَنْ يُحَيّٰی بِالثَّنَاءِ عَلَيْهِ،وَمِنْهُمْ مَنْ يُحَيّٰی بِطَلَبِ الْبَقَاءِ وَالدَّوَامِ لَهُ،وَمِنْهُمْ مَنْ يُجْمَعُ لَهُ ذٰلِكَ كُلُّهُ،فَكَانَ الْمَلِكُ الْحَقُّ سُبْحَانَهُ اَوْلٰی بِالتَّحِيَّاتِ كُلِّهَا مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِهٖ،وَهِیَ لَهُ بِالْحَقِيْقَةِ؛وَلِهٰذَا فُسِّرَتِ التَّحِيَّاتُ بِالْمُلْكِ،وَفُسِّرَتْ بِالْبَقَاءِ وَالدَّوَامِ، وَحَقِيْقَتُهَا مَا ذَكَرْتُهُ وَهِیَ:تَحِيَّاتُ الْمَلِكِ.فَالْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ اَوْلٰی بِهَا.

فَكُلُّ تَحِيَّةٍ يُحَيّٰی بِهَا مَلِكٌ مِنْ سُجُوْدٍ اَوْ ثَنَاءٍ اَوْ بَقَاءٍ وَدَوَامٍ فَهِیَ لِلّٰهِ تَعَالٰی؛وَلِهٰذَا اَتٰی بِهَا مَجْمُوْعَةً مُعَرَّفَةً بِاللَّامِ؛اِرَادَةَ الْعُمُوْمِ.

وَهِیَ جَمْعُ(تَحِيَّةٍ)،وَهِیَ(تَفْعِلَةٌ)مِنَ(الْحَيَاةِ)،وَاَصْلُهَا(تَحْيِيَةٌ)،بِوَزْنِ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تشہد میں بیٹھنا

پھر جب بندہ اپنی نماز کو پورا اور مکمل کر لیتا ہے اور صرف اس سے سلام پھیرنا ہی باقی رہ جاتا ہے تو اس کے لیے مشروع کیا گیا ہے کہ اپنے رب کے سامنے بیٹھے اور افضل کلمات کے ساتھ اس کی تعریف کرے جو صرف اسی کے شایانِ شان ہیں، کسی اور کے لائق نہیں ہیں۔

بقاء و بادشاہت اللہ کے لیے ہے

(دنیاوی) بادشاہوں کی یہ عادت رہی ہے کہ انہیں اقوال و افعال میں سے عاجزی وانکساری، تعریف، بقا کی طلب اور بادشاہی کے دوام پر مشتمل دعاؤں کے تحائف دیے جاتے ہیں تو ان میں سے بعض کو سجدہ کا تحفہ پیش کیا جاتا ہے اور ان میں سے بعض کو تعریف کا تحفہ دیا جاتا ہے اور ان میں سے بعض کے سامنے بقا و دوام کی دعا کا تحفہ پیش کیا جاتا ہے اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کے لیے یہ سب کچھ ہی جمع کر دیا جاتا ہے۔تو بادشاہِ برحق (اللہ) سبحانہ اپنی تمام مخلوقات سے زیادہ ان تمام تحائف کا حق دار ہے۔ یہ تحائف درحقیقت صرف اسی کے لیے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ''التحیات'' کی تفسیر بادشاہی، بقا اور دوام کی گئی ہے اس کی حقیقت وہی ہے جو میں نے بیان کر دی ہے اور وہ ہے بادشاہ کو پیش کیے گئے تحائف۔پس جو واضح اور حقیقی بادشاہ ہے وہی ان کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

تو ہر وہ تحیہ جس کے ساتھ بادشاہ کو تحفہ پیش کیا جاتا ہے وہ سجدہ ہو یا تعریف یا بقا و دوام کی دعا ہو تو یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور اسی لیے ان کو جمع کی صورت میں معرف باللام کے ساتھ لایا گیا ہے تا کہ اس میں عموم کا معنی مراد لیا جائے۔

یہ "تَحِيَّةٍ" کی جمع ہے اور تَفْعِلَةٌ کے وزن پر ہے جو کہ الْحَيَاة سے ماخوذ ہے اس کا اصل تَحْيِيَة تھا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

(تَكْرِمَةٌ)، ثُمَّ اُدْغِمَ اَحَدُ الْمِثْلَيْنِ فِى الْآخَرِ فَصَارَتْ (تَحِيَّةً). فَاِذَا كَانَ اَصْلُهَا مِنَ (الْحَيَاةِ) وَالْمَطْلُوْبُ لِمَنْ يُحَيّٰى بِهَا دَوَامُ الْحَيَاةِ، وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ لِمُلُوْكِهِمْ: لَكَ الْحَيَاةُ الْبَاقِيَةُ، وَلَكَ الْحَيَاةُ الدَّائِمَةُ، وَبَعْضُهُمْ يَقُوْلُ: عِشْ عَشْرَةَ آلَافِ سَنَةٍ. وَاشْتُقَّ مِنْهَا: اَدَامَ اللّٰهُ اَيَّامَكَ، وَاَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكَ، وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِمَّا يُرَادُ بِهِ دَوَامُ الْحَيَاةِ وَالْمُلْكِ. فَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِىْ اِلَّا لِلْحَيِّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ وَلِلْمَلِكِ الَّذِىْ كُلُّ مُلْكٍ زَائِلٌ غَيْرُ مُلْكِهِ.

وَالصَّلَوَاتُ

ثُمَّ عُطِفَ عَلَيْهَا الصَّلَوَاتُ بِلَفْظِ الْجَمْعِ وَالتَّعْرِيْفِ؛ لِيَشْمَلَ كُلَّ مَا اُطْلِقَ عَلَيْهِ لَفْظُ الصَّلَاةِ خُصُوْصًا وَعُمُوْمًا، فَكُلُّهَا لِلّٰهِ لَا تَنْبَغِىْ اِلَّا لَهُ، فَالتَّحِيَّاتُ لَهُ مُلْكًا، وَالصَّلَوَاتُ لَهُ عُبُوْدِيَّةً وَاسْتِحْقَاقًا، فَالتَّحِيَّاتُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا لَهُ، وَالصَّلَوَاتُ لَا تَنْبَغِىْ اِلَّا لَهُ.

وَالطَّيِّبَاتُ

ثُمَّ عُطِفَ عَلَيْهَا الطَّيِّبَاتُ كَذٰلِكَ. وَهٰذَا يَتَنَاوَلُ اَمْرَيْنِ: الْوَصْفَ وَالْمُلْكَ.

فَاَمَّا الْوَصْفُ: فَاِنَّهُ سُبْحَانَهُ طَيِّبٌ، وَكَلَامُهُ طَيِّبٌ، وَفِعْلُهُ كُلُّهُ طَيِّبٌ، وَلَا يَصْدُرُ مِنْهُ اِلَّا الطَّيِّبُ، وَلَا يُضَافُ اِلَيْهِ اِلَّا الطَّيِّبُ، وَلَا يَصْعَدُ اِلَيْهِ اِلَّا الطَّيِّبُ.

جو''تَکْرِمَۃ''کے وزن پر ہے پھر دو ایک جیسے لفظوں کو ایک دوسرے میں مدغم کر دیا گیا تو یہ ''تَحِیَّۃ'' بن گیا۔ جب اس کا اصل اَلْحَیَاۃ سے مشتق ہے تو جسے اس دعا کا تحفہ دیا جاتا ہے اس کے لیے ہمیشہ کی زندگی مطلوب ہوتی ہے۔

اور لوگ یہ کلمہ اپنے بادشاہوں کے لیے کہتے تھے کہ'' آپ کے لیے لمبی زندگی ہو' اور'' آپ کے لیے دائمی زندگی ہو' ان میں سے بعض کہتے کہ'' آپ دس ہزار سال کی زندگی جییں''۔ اور یہیں سے یہ کلمہ نکالا گیا ہے کہ''اللہ آپ کے ایام کو ہمیشہ قائم رکھے'' اور''اللہ آپ کی بقا کو لمبا کرے'' اور اس طرح کے دیگر کلمات جن سے ہمیشہ کی زندگی اور ہمیشہ کی بادشاہت مراد لی جاتی ہے۔ تو اس لیے یہ بقا اور دوام صرف اس زندہ ذات کے ہی لائق ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی اور جس کی بادشاہت کے سوا ہر ایک کی بادشاہت ختم ہو جانے والی ہے۔

اور تمام عبادات

پھر اس پر''الصَّلَوَاتُ'' کو جمع کے لفظ اور معرف باللام کے ساتھ عطف کیا گیا ہے تا کہ یہ ان تمام چیزوں کے ساتھ شامل ہو جائے جن پر خاص اور عام کے اعتبار سے''الصَّلَاۃ'' کا لفظ بولا گیا ہے۔ تو یہ سب اللہ کے لیے ہی ہے اس کے سوا کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔ تو تحیات اس کے لیے بطورِ بادشاہت کے ہے اور صلوات اس کے لیے بطورِ عبودیت اور استحقاق کے ہے تو تحیات اس کے سوا کسی اور کے لیے نہیں ہے اور صلوات بھی اس کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔

اور تمام پاکیزہ کلمات

پھر اسی طرح اس پر''الطَّیِّبَات'' کا عطف ڈالا گیا اور یہ دو امور پر مشتمل ہے ایک صفت اور دوسرا بادشاہت۔ تو جہاں تک صفت کی بات ہے تو بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ پاک ہے، اس کا کلام پاک ہے، اس کے تمام افعال پاک ہیں اور اس سے جو چیز بھی صادر ہوتی ہے وہ پاک ہی ہوتی ہے، اس کی طرف صرف پاک چیز ہی منسوب کی جاتی ہے اور اس کی طرف صرف پاکیزہ افعال ہی چڑھ کر جاتے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فـالـطَّيِّبَاتُ لَهُ وَصْفًا وَفِعْلًا وَقَوْلًا وَنِسْبَةً،وَكُلُّ طَيِّبٍ مُضَافٌ اِلَيْهِ،وَكُلُّ مُـضَـافٍ اِلَيْـهِ طَيِّـبٌ،فَلَـهُ الْكَلِمَاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالْاَفْعَالُ الطَّيِّبَاتُ،وَكُلُّ مُضَافٍ اِلَيْهِ كَنَبِيِّهِ،وَعَبْدِهِ،وَرُوحِهِ،وَنَاقَتِهِ،وَجَنَّتِهِ فَهِيَ طَيِّبَاتٌ.

وَاَيْـضًـا،فَـمَعَانِي الْكَلِمَاتِ الطَّيِّبَاتِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ؛فَاِنَّ الْكَلِمَاتِ الطَّيِّبَاتِ تَتَـضَـمَّـنُ تَسْبِيْـحَـهُ وَتَـحْـمِيْدَهُ وَتَكْبِيْرَهُ وَتَمْجِيْدَهُ وَالثَّنَاءَ عَلَيْهِ بِآلَائِهِ وَاَوْصَـافِـهِ،فَهٰـذِهِ الْـكَـلِـمَاتُ الطَّيِّبَاتُ–الَّتِيْ نُثْنِيْ عَلَيْهِ بِهَا وَمَعَانِيْهَا– لَـهُ وَحْـدَهُ لَا يُشْـرِكُـهُ فِيْهَا غَيْرُهُ كَ :سُبْـحَـانَكَ الـلّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْـمُكَ،وَتَـعَـالٰى جَدُّكَ،وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ،وَنَحْوُ:(سُبْحَانَ الـلّٰـهِ،وَالْـحَـمْـدُ لِـلّٰـهِ،وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)،وَنَحْوُ:(سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ،سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ).

فَـكُـلُّ طَيِّـبٍ فَلَهُ وَعِنْدَهُ وَمِنْهُ وَاِلَيْهِ،وَهُوَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا،وَهُوَ اِلٰهُ الطَّيِّبِيْنَ،وَجِيْرَانُهُ فِيْ دَارِ كَرَامَتِهِ هُمُ الطَّيِّبُوْنَ.

فَتَـاَمَّلْ اَطْيَبَ الْكَلِمَاتِ بَعْدَ الْقُرْآنِ كَيْفَ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى!وَهِيَ: سُبْـحَـانَ اللّٰهِ،وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ،وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،وَاللّٰهُ اَكْبَرُ،وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

فَـاِنَّ(سُبْـحَـانَ الـلّٰـهِ)تَتَـضَمَّنُ تَنْزِيْهَهُ عَنْ كُلِّ نَقْصٍ وَعَيْبٍ وَسُوْءٍ،وَعَنْ

تو تمام پاکیزہ چیزیں، وہ صفت ہو، فعل ہو، قول ہو یا نسبت ہو اسی کے لیے ہیں۔ ہر پاک چیز کو اللہ ہی کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اس کی طرف منسوب ہر چیز پاک ہی ہے۔ تو اس کے لیے ہی پاکیزہ کلمات اور پاکیزہ افعال ہیں اور اس کی طرف منسوب ہر چیز جیسے کہ اس کا نبی، اس کا بندہ، اس کی روح، اس کی اونٹنی اور اس کی جنت یہ سب کی سب پاکیزہ ہیں۔

اور اس طرح پاکیزہ کلمات کے معانی اکیلے اللہ ہی کے لیے ہیں، پس یقیناً پاکیزہ کلمات اس کی تسبیح، تحمید، تکبیر اور تمجید پر اس کی نعمتوں اور اس کے اوصاف پر مشتمل ہیں۔

تو یہ پاکیزہ کلمات جن کے ساتھ ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور ان کے معانی اکیلے اسی کے لیے ہیں جن میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے جیسے ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ، وَتَبَارَکَ اسْمُکَ، وَتَعَالٰی جَدُّکَ، وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ'' اور جیسے ''(سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَکْبَرُ)'' اور جیسے ''(سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ)''۔

تو ہر پاک چیز اسی کے لیے ہے، اسی کے پاس سے، اسی کی طرف سے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والی ہے۔ اور وہ پاک ہے اور پاک کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔ وہ پاک لوگوں کا الٰہ ہے اور جو اس کی عزت کے گھر میں اس کے پڑوسی ہیں وہ ہی پاک لوگ ہیں۔

تو آپ غور کریں کہ قرآن کے علاوہ باقی جتنے بھی پاکیزہ کلمات ہیں وہ سب کیوں نہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے شایانِ شان ہوں۔ اور وہ کلمات یہ ہیں ''سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''۔

تو بے شک سُبْحَانَ اللّٰهِ ہر نقص اور عیب اور برائی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

خَصَائِصِ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَشَبَهِهِمْ.

وَ(الْـحَمْدُ لِلّٰهِ) تَتَضَمَّنُ اِثْبَاتَ كُلِّ كَمَالٍ لَهُ قَوْلًا وَفِعْلًا وَوَصْفًا عَلٰى اَتَمِّ الْوُجُوْهِ وَاَكْمَلِهَا اَزَلًا وَاَبَدًا.

وَ(لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ)تَتَضَمَّنُ انْفِرَادَهُ بِالْاِلٰهِيَّةِ،وَاَنَّ كُلَّ مَعْبُوْدٍ سِوَاهُ فَبَاطِلٌ، وَاَنَّـهُ وَحْـدَهُ الْاِلٰهُ الْحَقُّ،وَاَنَّهُ مَنْ تَاَلَّهَ غَيْرَهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ مَنِ اتَّخَذَ بَيْتًا مِنْ بُيُوْتِ الْعَنْكَبُوْتِ يَاْوِىْ اِلَيْهِ وَيَسْكُنُهُ.

وَ(اللّٰهُ اَكْبَرُ)تَتَضَمَّنُ اَنَّهُ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ،وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ وَاَعَزُّ وَاَقْوٰى وَاَقْدَرُ وَاَعْلَمُ وَاَحْكَمُ.

فَهٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الطَّيِّبَاتُ لَا تَصْلُحُ هِىَ وَمَعَانِيْهَا اِلَّا لِلّٰهِ وَحْدَهُ.

اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

ثُمَّ شُرِعَ لَهُ اَنْ يُسَلِّمَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى بَعْدَ تَقَدُّمِ الْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ،فَطَابَقَ ذٰلِكَ قَوْلَهُ تَعَالٰى:﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى﴾[النمل:59]،وَكَاَنَّهُ امْتِثَالٌ لَهُ.

وَاَيْضًا،فَاِنَّ هٰذَا تَحِيَّةُ الْمَخْلُوْقِ،فَشُرِعَتْ بَعْدَ تَحِيَّةِ الْخَالِقِ،وَقُدِّمَ فِىْ هٰذِهِ التَّحِيَّةِ اَوْلَى الْخَلْقِ بِهَا،وَهُوَ النَّبِىُّ ﷺ،الَّذِىْ نَالَتْ اُمَّتُهُ عَلٰى يَدَيْهِ كُلَّ خَيْرٍ،وَعَلٰى نَفْسِهِ بَعْدَهُ،وَعَلٰى سَائِرِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ،وَاَخَصُّهُمْ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور مخلوقات کی خصوصیات اور مشابہت سے اللہ کو پاک قرار دینے پر مشتمل ہے۔

اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ازل سے لے کر ابد تک ہر کمال کو قول، فعل اور وصف کے اعتبار سے جامع اور کامل طریقے سے اللہ کے لیے ثابت کرنے پر مشتمل ہے۔

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الوہیت کے ساتھ اس کی واحدانیت پر مشتمل ہے اور یہ کہ اس کے سوا ہر معبود باطل ہے اور یہ کہ وہ اکیلا ہی الٰہ برحق ہے اور یہ کہ جو کسی اور کو الٰہ بنائے گا تو وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے مکڑی کے گھروں میں سے ایک گھر بنایا، اس کو ٹھکانہ بنایا اور اسی میں سکونت اختیار کی۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اس بات پر مشتمل ہے کہ اللہ ہر چیز سے بڑا ہے اور ہر چیز سے زیادہ جلیل، عظیم، عزت والا، قوت والا، قدرت والا، علم والا اور حکمت والا ہے۔

تو یہ تمام پاکیزہ کلمات اور ان کے معانی اللہ وحدہٗ کے علاوہ کسی کے لیے مناسب نہیں ہیں۔

سلام ہو نبی پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

پھر اس کے لیے مشروع کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی حمد وثنا جو اس کے لائق ہے کرنے کے بعد اس کے چنے ہوئے بندوں پر سلامتی کی دعا بھیجے تو پھر یہ عمل اللہ تعالیٰ کے اس قول کے موافق ہو جائے گا: ’’کہہ دیجیے سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور سلام ہے اس کے چنے ہوئے بندوں پر۔‘‘ گویا کہ یہ (سلام) اس آیت پر عمل کرنا ہے۔

اور اس طرح یہ مخلوق کا تحفہ بھی ہے جو خالق کو تحفہ دینے کے بعد مشروع کیا گیا ہے۔ تو اس دعائے زندگی دینے میں مخلوق میں افضل ہستی کو مقدم رکھا گیا ہے اور وہ نبی ﷺ ہیں، وہ ہستی جن کے ہاتھوں پر ان کی امت نے ہر قسم کی خیر کو حاصل کر لیا۔ اس کے بعد اپنے آپ پر اور پھر اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی بھیجنا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بِهٰـذِهِ التَّـحِيَّةِ الْاَنْبِيَـاءُ،ثُـمَّ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،مَعَ عُمُوْمِهَا لِكُلِّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِى الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ.

شَهَادَةُ الْحَقِّ

ثُـمَّ شُرِعَ لَهُ بَعْدَ ذِكْرِ هٰذِهِ التَّحِيَّةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى مَنْ يَسْتَحِقُّ التَّسْلِيْمَ خُـصُـوْصًـا وَعُـمُوْمًا:اَنْ يَشْهَدَ شَهَادَةَ الْحَقِّ الَّتِىْ بُنِيَتْ عَلَيْهَا الصَّلَاةُ، وَهِـىَ حَـقٌّ مِنْ حُقُوْقِهَا وَلَا تَنْفَعُهُ اِلَّا بِقَرِيْنَتِهَا وَهِىَ الشَّهَادَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالرِّسَالَةِ.وَخُتِمَتْ بِهَا الصَّلَاةُ،كَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰـهُ عَـنْـهُ:فَاِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ، فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ،وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ.

وَهٰـذَا اِمَّـا اَنْ يُحْمَلَ عَلٰى قَضَاءِ الصَّلَاةِ حَقِيْقَةً كَمَا يَقُوْلُهُ الْكُوْفِيُّوْنَ،اَوْ عَلٰى مُقَارَبَةِ انْقِضَائِهَا وَمُشَارَفَتِهِ كَمَا يَقُوْلُهُ اَهْلُ الْحِجَازِ وَغَيْرُهُمْ.

وَعَـلَـى التَّـقْـدِيْـرَيْـنِ جُعِلَتْ شَهَادَةُ الْحَقِّ خَاتِمَةَ الصَّلَاةِ كَمَا شُرِعَ اَنْ تَكُوْنَ خَاتِمَةَ الْحَيَاةِ،فَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ:(لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَكَذٰلِكَ شُرِعَ لِلْمُتَوَضِّئِ اَنْ يَخْتِمَ وُضُوْءَهُ بِالشَّهَادَتَيْنِ.

اِنْقِضَاءُ الصَّلَاةِ

ثُمَّ لَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ اُذِنَ لَهُ اَنْ يَسْاَلَ حَاجَتَهُ،وَشُرِعَ لَهُ اَنْ يَتَوَسَّلَ قَبْلَهَا

پھر خاص کیا اس تحفے کے ساتھ تمام انبیاء کرام کو پھر اصحاب رسول اللہ ﷺ کو اور بالعموم زمین و آسمان میں موجود اللہ کے ہر نیک بندے کو۔

حق کی گواہی

پھر مستحق ہستیوں پر خصوصاً اور عموماً تحیہ وسلام کے ذکر کے بعد اس کے لیے مشروع کیا گیا ہے کہ وہ حق کی گواہی دے جس پر نماز کی بنیاد رکھی گئی ہے اور یہ نماز کے حقوق میں سے ایک حق ہے۔ نماز اس کو اس (گواہی) کے ساتھ ملانے پر ہی فائدہ دے گی اور وہ اللہ کے رسول ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا ہے اور اس کے ساتھ نماز کو ختم کیا گیا ہے جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے کہا: ''جب تم نے یہ کلمات کہہ دیے تو تم نے اپنی نماز پوری کر دی پھر اگر تم اٹھنا چاہو تو اٹھ جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھ جاؤ۔''

اور اس بات کو یا تو حقیقی طور پر نماز کو مکمل کرنے پر محمول کیا جائے گا جیسا کہ کوفی لوگ کہتے ہیں یا اسے نماز مکمل ہونے کے قریب تر کی حالت پر محمول کیا جائے گا جیسا کہ اہلِ حجاز اور دیگر لوگ کہتے ہیں۔

اور دونوں میں حق کی شہادت کو نماز کے اختتام پر رکھا گیا ہے جیسا کہ مشروع کیا گیا ہے کہ زندگی کا خاتمہ بھی اسی (کلمے) پر ہو تو جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا، اسی طرح وضو کرنے والے کے لیے یہ مشروع کیا گیا ہے کہ وہ اپنے وضو کا اختتام شہادتین پر کرے۔

نماز کو مکمل کرنا

پھر جب وہ اپنی نماز کو مکمل کر لیتا ہے تو اسے اپنی حاجت بیان کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور اس کے لیے مشروع کیا گیا ہے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ؛فَإِنَّهَا مِنْ اَعْظَمِ الْوَسَائِلِ بَيْنَ يَدَیِ الدُّعَاءِ، كَمَا فِي السُّنَنِ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:(اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِحَمْدِ اللّٰهِ،وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ،ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لِيَسْاَلْ حَاجَتَهٗ)

فَجَاءَتِ التَّحِيَّاتُ عَلٰى ذٰلِكَ:

1- اَوَّلُهَا حَمْدُ اللّٰهِ وَالثَّنَاءُ عَلَيْهِ.

2- ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ﷺ.

3- ثُمَّ الدُّعَاءُ آخِرَ الصَّلَاةِ.

وَاَذِنَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمُصَلِّيْ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ اَنْ يَتَخَيَّرَ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ.

وَنَظِيْرُ هٰذَا مَا شُرِعَ لِمَنْ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ:

1- اَنْ يَقُوْلَ كَمَا يَقُوْلُ.

2- وَاَنْ يَقُوْلَ:((رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا،وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا،وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا)).

3- وَاَنْ يَسْاَلَ اللّٰهَ لِرَسُوْلِهٖ ﷺ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ،وَاَنْ يَبْعَثَهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ.

4- ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ.

5- ثُمَّ يَسْاَلُ حَاجَتَهٗ.

فَهٰذِهٖ خَمْسُ سُنَنٍ فِيْ اِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ لَا يَنْبَغِيْ الْغَفْلَةُ عَنْهَا.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کہ وہ اس سے پہلے نبی کریم ﷺ پر درود بھیج کر تقرب حاصل کرے کیونکہ یہ دعا سے قبل وسیلوں میں سے عظیم وسیلہ ہے جیسا کہ سنن میں آیا ہے کہ سیدنا فضالہ بن عبیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو اللہ کی حمد وثناء سے ابتدا کرے پھر اس کے رسول پر درود بھیجے پھر اپنی حاجت کا سوال کرے''۔

پس ''التحیات''اسی ترتیب پر آئی ہے کہ

1- سب سے پہلے اللہ کی حمد اور ثنا ہے۔

2- پھر اس کے رسول ﷺ پر درود ہے۔

3- پھر نماز کے آخر میں دعا ہے۔

اور نبی کریم ﷺ نے نمازی کو اجازت دی ہے کہ ان پر درود پڑھنے کے بعد دعا میں سے جو اسے پسند ہو اسے اختیار کرے۔

اور اس کی مثال وہ ہے جو مؤذن کو سننے والے کے لیے مشروع کیا گیا ہے:

1- وہ ایسا ہی کہتا جائے جیسا کہ مؤذن کہتا ہے۔

2- یہ کہ وہ کہے: ''میں اللہ کے رب ہونے ،اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں''۔

3- اور یہ کہ وہ اللہ سے اس کے رسول ﷺ کے لیے وسیلہ اور فضیلت کا سوال کرے اور یہ کہ اللہ آپ ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز کرے۔

4- پھر آپ ﷺ پر درود بھیجے۔

5- پھر اپنی حاجت مانگے۔

تو مؤذن کو جواب دینے میں یہ پانچ سنتیں ہیں جن سے غفلت برتنا مناسب نہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَلْاِقْبَالُ عَلَى اللّٰهِ

وَسِرُّ الصَّلَاةِ وَرُوْحُهَا وَلُبُّهَا هُوَ اِقْبَالُ الْعَبْدِ عَلَى اللّٰهِ بِكُلِّيَّتِهِ،فَكَمَا اَنَّهُ لَا يَنْبَغِى لَهُ اَنْ يَصْرِفَ وَجْهَهُ عَنْ قِبْلَةِ اللّٰهِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا،فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِى لَهُ اَنْ يَصْرِفَ قَلْبَهُ عَنْ رَبِّهِ اِلٰى غَيْرِهِ:

*فَالْكَعْبَةُ الَّتِىْ هِىَ بَيْتُ اللّٰهِ قِبْلَةُ وَجْهِهِ وَبَدَنِهِ.

*وَرَبُّ الْبَيْتِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى:هُوَ قِبْلَةُ قَلْبِهِ وَرُوْحِهِ.

وَعَلٰى حَسَبِ اِقْبَالِ الْعَبْدِ عَلَى اللّٰهِ فِىْ صَلَاتِهِ يَكُوْنُ اِقْبَالُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَاِذَا اَعْرَضَ اَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ.

وَالْاِقْبَالُ فِى الصَّلَاةِ ثَلَاثُ مَنَازِلٍ:

1- اِقْبَالٌ عَلٰى قَلْبِهِ،فَيَحْفَظُهُ مِنَ الْوَسَاوِسِ وَالْخَطَرَاتِ الْمُبْطِلَةِ لِثَوَابِ صَلَاتِهِ اَوِ الْمُنْقِصَةِ لَهُ.

2- وَاِقْبَالٌ عَلَى اللّٰهِ بِمُرَاقَبَتِهِ حَتّٰى كَاَنَّهُ يَرَاهُ.

3- وَاِقْبَالٌ عَلٰى مَعَانِىْ كَلَامِهِ وَتَفَاصِيْلِ عُبُوْدِيَّةِ الصَّلَاةِ؛لِيُعْطِيَهَا حَقَّهَا.

فَبِاسْتِكْمَالِ هٰذِهِ الْمَرَاتِبِ الثَّلَاثِ تَكُوْنُ اِقَامَةُ الصَّلَاةِ حَقًّا،وَيَكُوْنُ اِقْبَالُ اللّٰهِ عَلٰى عَبْدِهِ بِحَسَبِ ذٰلِكَ.

*فَاِذَا انْتَصَبَ الْعَبْدُ قَائِمًا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِقْبَالُهُ عَلٰى قَيُّوْمِيَّتِهِ وَعَظَمَتِهِ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللہ کی طرف متوجہ ہونا

نماز کا راز، اس کی روح اور مغز یہ ہے کہ بندہ اپنے مکمل وجود کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ جس طرح اس کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے چہرے کو اللہ کے قبلے سے دائیں بائیں پھیرے اسی طرح اس کے لیے یہ بھی مناسب نہیں کہ وہ اپنے دل کو اپنے رب کے سوا کسی غیر کی طرف پھیرے۔

- پس وہ کعبہ جو اللہ کا گھر ہے، وہ اس کے چہرے اور جسم کا قبلہ ہے۔
- اور اس گھر کا رب تبارک وتعالیٰ اس کے دل اور اس کی روح کا قبلہ ہے۔

جس قدر بندہ اپنی نماز میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہے اتنا ہی اللہ اس کی طرف توجہ دیتا ہے اور جب وہ اعراض کرتا ہے تو اللہ بھی اس سے اعراض کرتا ہے۔

نماز میں متوجہ ہونے کے تین درجات ہیں:

1- اپنے دل کی طرف متوجہ ہونا، پس وہ اس کو وسوسوں اور ان خیالات سے محفوظ رکھے جو اس کی نماز کے ثواب کو باطل یا کم کر دیتے ہیں۔

2- اس کے مراقبے کو ملحوظ رکھتے ہوئے اللہ کی طرف ایسے متوجہ ہونا گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

3- اللہ کے کلام کے معانی اور نماز کی عبودیت کی تفصیلات پر توجہ رکھنا تا کہ وہ ان کا حق ادا کرے۔

تو ان تین درجات کو مکمل کرنے سے ہی حقیقت میں نماز قائم ہو گی اور اسی حساب سے اللہ بھی بندے کی طرف متوجہ ہو گا۔

تو جب بندہ اللہ کے سامنے قیام میں کھڑا ہو تو اس کی توجہ اللہ کے دائمی اور ابدی قیام اور عظمت کی طرف ہو۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

*وَاِذَا كَبَّرَ فَاِقْبَالُهُ عَلٰى كِبْرِيَائِهٖ.

*فَـاِذَا سَبَّـحَـهُ وَاَثْـنٰـى عَلَيْهِ فَاِقْبَالُهُ عَلٰى سُبُحَاتِ وَجْهِهٖ،وَتَنْزِيْهِهٖ عَمَّا لَا يَلِيْقُ بِهٖ،وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ بِاَوْصَافِ كَمَالِهٖ.

*فَـاِذَا اسْتَـعَـاذَ بِـهٖ فَاِقْبَالُهُ عَلٰى رُكْنِهِ الشَّدِيْدِ،وَانْتِصَارِهٖ لِعَبْدِهٖ،وَمَنْعِهٖ لَـهُ وَحِفْظِهٖ مِنْ عَدُوِّهٖ.

*فَاِذَا تَلَا كَلَامَهُ فَاِقْبَالُهُ عَلٰى مَعْرِفَتِهٖ مِنْ كَلَامِهٖ،حَتّٰى كَاَنَّهُ يَرَاهُ وَيُشَاهِدُهُ فِىْ كَلَامِـهٖ،كَـمَـا قَـالَ بَعْضُ السَّلَفِ:لَقَدْ تَجَلَّى اللّٰهُ لِعِبَادِهٖ فِىْ كَلَامِهٖ، فَهُوَ فِىْ هٰذِهِ الْحَالِ مُقْبِلٌ عَلٰى ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَاَفْعَالِهٖ وَاَحْكَامِهٖ وَاَسْمَائِهٖ.

*فَـاِذَا رَكَعَ فَاِقْبَالُهُ عَلٰى عَظْمَتِهٖ وَجَلَالِهٖ وَعِزِّهٖ؛وَلِهٰذَا شُرِعَ لَهُ اَنْ يَقُوْلَ: سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ.

*فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَاِقْبَالُهُ عَلٰى حَمْدِهٖ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَتَمْجِيْدِهٖ، وَعُبُوْدِيَّتِهٖ لَهُ وَتَفَرُّدِهٖ بِالْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ.

*فَـاِذَا سَـجَـدَ فَـاِقْبَـالُهُ عَلٰى قُرْبِهٖ وَالدُّنُوِّ مِنْهُ وَالْخُضُوْعِ لَهُ،وَالتَّذَلُّلِ بَيْنَ يَدَيْهِ،وَالْاِنْكِسَارِ وَالتَّمَلُّقِ.

*فَـاِذَا رَفَـعَ رَاْسَـهُ وَجَثَـا عَـلٰـى رُكْبَتَيْهِ فَاِقْبَالُهُ عَلٰى غِنَاهُ وَجُوْدِهٖ وَكَرَمِهٖ وَشِـدَّةِ حَـاجَتِـهٖ اِلَيْـهِ،وَتَـضَـرُّعِـهٖ بَيْنَ يَدَيْـهِ وَالْاِنْكِسَارِ- اَنْ يَغْفِرَ لَـهُ

جب وہ ''اللہ اکبر'' کہتا ہے تو وہ اللہ کی کبریائی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔
جب وہ اس کی تسبیح اور ثنا بیان کرتا ہے تو اس کے چہرے کے جلوے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس چیز سے بے نیاز ہو جاتا ہے جو اس کی شایانِ شان نہیں اور اس کے کمال اوصاف کے ساتھ اس کی ثناء کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔
اور جب وہ اس سے پناہ طلب کرتا ہے تو اس وقت اللہ کی شدید قوت کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اور اس کا اپنے بندے کی مدد، دفاع اور دشمن سے حفاظت کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔
پھر جب وہ اس کے کلام کی تلاوت کرتا ہے تو اس کی توجہ اس کے کلام کی معرفت کی طرف ہوتی ہے گویا کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے اور اس کے کلام کا مشاہدہ کر رہا ہے جیسا کہ بعض سلف صالحین کا کہنا ہے کہ یقیناً اللہ اپنے بندوں کو اپنے کلام میں جلوہ دکھاتا ہے تو اس حالت میں بندہ اس کی ذات، صفات، افعال، احکام اور اسماء کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔
پھر جب وہ رکوع کرتا ہے تو اس کی توجہ اس کی عظمت، جلال اور عزت کی طرف ہوتی ہے اسی وجہ سے اس کے لیے مشروع کیا گیا ہے کہ وہ '' سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ '' کہے۔
پھر جب وہ رکوع سے اپنا سر اٹھاتا ہے تو اس کی توجہ اس کی حمد و ثنا اور اس کی بزرگی اور اس کے لیے اپنی عبودیت اور اس کے عطا کرنے اور روک دینے میں اس کے اکیلے ہونے کی طرف ہوتی ہے۔
پھر جب وہ سجدہ کرتا ہے تو اس کی توجہ اس کی قربت، اس کے نزدیک ہونے، اس کے لیے جھکنے اور اس کے سامنے عاجزی وانکساری اور خوشامد کرنے کی طرف ہوتی ہے۔
پھر جب وہ اپنا سر اٹھاتا ہے اور اپنے دونوں گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتا ہے تو اس کی توجہ اس کے غنی ہونے اس کے جود و کرم، اپنے لیے اس ذات کی شدید حاجت اور اس کے سامنے عاجزی وانکساری پر ہوتی ہے کہ وہ اسے بخش دے گا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَيرْحمَهُ،وَيُعَافِيَهُ وَيَهْدِيَهُ وَيرْزُقَهُ.

*فَاِذَا جَلَسَ فِى التَّشَهُّدِ فَلَهُ حَالٌ آخَرُ،وَاِقْبَالٌ آخَرُ يُشْبِهُ حَالَ الْحَاجِّ فِىْ طَوَافِ الْوَدَاعِ،وَقَدِ اسْتَشْعَرَ قَلْبُهُ الْاِنْصِرَافَ مِنْ بَيْنِ يَدَىْ رَبِّهِ، وَمُوَافَاةَ الْعَلَائِقِ وَالشَّوَاغِلِ الَّتِىْ قَطَعَهَا الْوُقُوْفُ بَيْنَ يَدَيْهِ،وَقَدْ ذَاقَ تَاَلُّمَ قَلْبِهِ وَعَذَابَهُ بِهَا،وَبَاشَرَ رُوْحَ الْقُرْبِ وَنَعِيْمَ الْاِقْبَالِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَعَافِيَتَهُ بِانْقِطَاعِهَا عَنْهُ مُدَّةَ الصَّلَاةِ،

ثُمَّ اسْتَشْعَرَ قَلْبُهُ عَوْدَهَا اِلَيْهِ بِخُرُوْجِهِ مِنْ حِمَى الصَّلَاةِ، فَهُوَ يَحْمِلُ هَمَّ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ وَفَرَاغِهَا،وَيَقُوْلُ:لَيْتَهَا اتَّصَلَتْ بِيَوْمِ اللِّقَاءِ!

وَيَعْلَمُ اَنَّهُ يَنْصَرِفُ مِنْ مُنَاجَاةِ مَنْ كُلُّ السَّعَادَةِ فِى مُنَاجَاتِهِ،اِلٰى مُنَاجَاةِ مَنِ الْاَذٰى وَالْهَمُّ وَالْغَمُّ وَالنَّكَدُ فِىْ مُنَاجَاتِهِ،وَلَا يَشْعُرُ بِهٰذَا وَهٰذَا اِلَّا قَلْبٌ حَيٌّ مَعْمُوْرٌ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَحَبَّتِهِ وَالْاُنْسِ بِهِ!

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اس پر رحم کرے گا، اس کو عافیت دے گا، اس کو ہدایت دے گا اور اس کو رزق عطا کرے گا۔

پھر جب وہ تشہد کے لیے بیٹھتا ہے تو اس کی ایک اور حالت اور ایک اور طرح کی توجہ ہوتی ہے جو حاجی کی طواف وداع کی حالت سے مشابہ ہوتی ہے اور تحقیق اس کے دل میں اپنے رب (کے گھر) سے جانے اور زندگی کے مسائل اور مصروفیات کو دوبارہ پالینے کا احساس ہوتا ہے جنہوں نے اسے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے منقطع کر دیا تھا اور اس نے ان مصروفیات میں رہ کر دل کی تکلیف اور اس کے عذاب کا مزہ چکھا تھا اس نے براہِ راست اللہ کے قرب کی روح، اس کی طرف متوجہ ہونے کی نعمت اور عافیت کو پالیا تھا جو نماز کی مدت تک اس سے منقطع ہو گئی تھی۔

پھر اس کے دل کو نماز کی چراگاہ سے نکلنے سے دوبارہ ان (مصروفیات) کی طرف لوٹ آنے کا احساس ہوتا ہے، پس وہ نماز کے پورا ہونے اور اس سے فارغ ہونے کے غم کو اٹھائے ہوئے ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ کاش یہ نماز قیامت کے دن تک لمبی ہو جاتی۔

وہ جانتا ہے کہ وہ ایسی ہستی سے سرگوشی کرنے سے پھر رہا ہے جس سے سرگوشی کرنے میں ہر قسم کی سعادت ہے۔ وہ ان لوگوں سے ہم کلام ہونے جا رہا ہے جن سے بات کرنے میں اذیت، پریشانی، غم اور بدگمانیاں ہیں اور اس کا احساس صرف ایسا زندہ دل شخص ہی کر سکتا ہے جس کا دل اللہ کے ذکر، اس کی محبت اور اس کے ساتھ انس سے بھرا ہوا ہو۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تَسۡلِيۡمُ النَّفۡسِ

وَلَمَّا كَانَ الۡعَبۡدُ بَيۡنَ اَمۡرَيۡنِ مِنۡ رَبِّهٖ تَعَالٰى:

اَحَدُهُمَا: حُكۡمُ الرَّبِّ عَلَيۡهِ فِىۡ اَحۡوَالِهٖ كُلِّهَا ظَاهِرًا وَبَاطِنًا،وَاقۡتِضَاؤُهٗ مِنۡهُ الۡقِيَامَ بِعُبُوۡدِيَّةِ حُكۡمِهٖ،فَاِنَّ لِكُلِّ حُكۡمٍ عُبُوۡدِيَّةً تَخُصُّهٗ،اَعۡنِى الۡحُكۡمَ الۡكَوۡنِىَّ الۡقَدَرِىَّ.

وَالثَّانِىۡ: فِعۡلٌ يَفۡعَلُهُ الۡعَبۡدُ عُبُوۡدِيَّةً لِرَبِّهٖ،وَهُوَ مُوۡجِبُ حُكۡمِهِ الدِّيۡنِيِّ الۡاَمۡرِيِّ.وَكِلَا الۡاَمۡرَيۡنِ يُوۡجِبَانِ تَسۡلِيۡمَ النَّفۡسِ اِلَيۡهِ تَعَالٰى.

وَلِهٰذَا اشۡتُقَّ لَهٗ اسۡمُ الۡاِسۡلَامِ مِنَ التَّسۡلِيۡمِ،فَاِنَّهٗ لَمَّا اَسۡلَمَ نَفۡسَهٗ لِحُكۡمِ رَبِّهِ الدِّيۡنِيِّ الۡاَمۡرِيِّ،وَلِحُكۡمِهِ الۡكَوۡنِيِّ الۡقَدَرِيِّ بِقِيَامِهٖ بِعُبُوۡدِيَّتِهٖ فِيۡهِ لَا بِاسۡتِرۡسَالِهٖ مَعَهٗ اسۡتَحَقَّ اسۡمَ الۡاِسۡلَامِ،فَقِيۡلَ لَهٗ: مُسۡلِمٌ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

خود کو سپرد کرنا

جب بندہ اپنے رب تعالیٰ کی طرف سے دو امور کے درمیان ہوتا ہے:

جن میں سے ایک یہ ہے کہ رب کا اس کے ظاہری اور باطنی احوال میں اس کا فیصلہ کرنا اور تقاضا کرنا کہ وہ اس کی بندگی میں اس کے حکم کو بجالائے کیونکہ ہر ایک حکم کی عبودیت ہے جو اس کے ساتھ خاص ہے اس سے میری مراد کونی اور قدری حکم ہے۔

اور دوسرا وہ فعل ہے جو بندہ اپنے رب کی عبودیت کے طور پر بجالاتا ہے اور وہ اس کے دینی اور امری حکم کو واجب کرنے والا ہے، اور یہ دونوں امور اس بات کو واجب کرتے ہیں کہ انسان اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام کا نام تسلیم سے مشتق ہے کیونکہ جب انسان اپنے آپ کو اپنے نفس کے سپرد کرنے کی بجائے اپنے رب کے دینی اور امری حکم کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کے لیے کونی اور قدری (احکامات) میں اس کی عبودیت کو بجالاتا ہے تو اسی وجہ سے وہ اسلام کے نام کا مستحق ہو جاتا ہے اور اسی کو مسلم کہا جاتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

صُوْرَةُ الصَّلَاةِ

وَلَـمَّـا اطْمَانَّ قَلْبُهُ بِذِكْرِهٖ وَكَلَامِهٖ وَمَحَبَّتِهٖ وَعُبُوْدِيَّتِهٖ، سَكَنَ اِلَيْهِ وَقَرَّتْ عَيْنُهُ بِهٖ؛فَنَالَ الْاَمَانَ بِاِيْمَانِهٖ.

كَانَ قِيَامُهُ بِهٰذَيْنِ الْاَمْرَيْنِ اَمْرًا ضَرُوْرِيًّا لَهٗ،لَا حَيَاةَ لَهٗ،وَلَا فَلَاحَ وَلَا سَعَادَةَ اِلَّا بِهِمَا.

وَلَـمَّـا كَانَ مَا بُلِىَ بِهٖ مِنَ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ،وَالْهَوٰى الْمُقْتَضِىْ،وَالطِّبَاعِ الْمُطَالِبَةِ،وَالشَّيْطَانِ الْمُغْوِىْ،يَقْتَضِىْ مِنْهُ اِضَاعَةَ حَظِّهٖ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ نُقْصَانَهٗ،اِقْتَضَتْ رَحْمَةُ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ اَنْ شَرَعَ لَهُ الصَّلَاةَ مُخْلِفَةً عَلَيْهِ مَاضَاعَ مِنْهُ،رَادَّةً عَلَيْهِ مَا ذَهَبَ، مُجَدِّدَةً لَهٗ مَا اَخْلَقَ مِنْ اِيْمَانِهٖ،وَجُعِلَتْ صُوْرَتُهَا عَلٰى صُوْرَةِ اَفْعَالِهٖ خُشُوْعًا وَخُضُوْعًا،وَانْقِيَادًا وَتَسْلِيْمًا، وَاَعْطٰى كُلَّ جَارِحَةٍ مِنَ الْجَوَارِحِ حَظَّهَا مِنَ الْعُبُوْدِيَّةِ،وَجَعَلَ ثَمْرَتَهَا وَرُوْحَهَا اِقْبَالَهٗ عَلٰى رَبِّهٖ فِيْهَا بِكُلِّيَّتِهٖ،وَجَعَلَ ثَوَابَهَا وَجَزَاءَهَا الْقُرْبَ مِنْهُ وَنَيْلَ كَرَامَتِهٖ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ،وَجَعَلَ مَنْزِلَتَهَا وَمَحَلَّهَا الدُّخُوْلَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى،وَالتَّزَيُّنَ لِلْعَرْضِ عَلَيْهِ تَذْكِيْرًا بِالْعَرْضِ الْاَكْبَرِ عَلَيْهِ يَوْمَ اللِّقَاءِ.

نماز کی صورت

اور جب اس کا دل اللہ کے ذکر، کلام، محبت اور عبودیت سے مطمئن ہو جاتا ہے، اس کو اس سے سکون ملتا ہے اور اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں تو وہ اپنے ایمان کی وجہ سے امان پا لیتا ہے۔

اس کا ان دونوں احکامات پر قائم ہونا اس کے لیے ایک ضروری امر ہے، ان کے بغیر نہ ہی اس کی کوئی زندگی ہے، نہ ہی فلاح اور سعادت۔

اور جب بندے کو نفسِ امارہ، چاہنے والی خواہشات، مطالبہ کرنے والی جبلت اور بھٹکانے والے شیطان سے آزمایا گیا ہے جو اس سے تقاضا کرتی ہے کہ اس کی عبودیت میں سے اس کا حصہ یا تو ضائع ہو جائے یا کم ہو جائے۔ زبردست اور مہربان رحمت نے چاہا کہ وہ اس کے لیے بعد میں آنے والی نماز کو مشروع کرے جو اس چیز کی قائم مقام بن جائے جو اس سے جا چکی اور اسے واپس لوٹا دے جو اس کے ایمان میں سے اس چیز کی تجدید کر دے جو بوسیدہ ہو چکی ہے اس (نماز) کی صورت کو بندے کے خضوع وخشوع، اطاعت اور تسلیم جیسے افعال کی صورت پر بنایا گیا ہے۔ اور اس نے تمام اعضاء میں سے ایک ایک عضو کو عبودیت میں سے حصہ دیا ہے اور اس عبودیت کے پھل اور روح کو مکمل وجود کے ساتھ اپنے رب کی طرف متوجہ ہونے میں رکھ دیا ہے اللہ کے قرب اور دنیا وآخرت میں اس کی کرامت کو اس کا ثواب اور بدلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں داخل ہونے کو اس کی عبودیت کی منزل قرار دیا ہے اس کا نماز میں خوب صورتی سے اللہ کے سامنے پیش ہونا ملاقات کے دن بڑی پیشی کی یاد دہانی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قُرَّةُ الْعَيْنِ

وَ كَمَا اَنَّ الصَّوْمَ ثَمرَتُهُ تَطْهِيْرُ النَّفْسِ،وَثَمَرَةُ الزَّكَاةِ تَطْهِيْرُ الْمَالِ، وَثَمَرَةُ الْحَجِّ وُجُوْبُ الْمَغْفِرَةِ، وَثَمَرَةُ الْجِهَادِ تَسْلِيْمُ النَّفْسِ الَّتِى اشْتَرَاهَا سُبْحَانَهُ مِنَ الْعِبَادِ،وَجَعَلَ الْجَنَّةَ ثَمَنَهَا،فَالصَّلَاةُ ثَمرَتُهَا الْاِقْبَالُ عَلَى اللّٰهِ،وَاِقْبَالُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَى الْعَبْدِ،وَفِى الْاِقْبَالِ جَمِيْعُ مَا ذُكِرَ مِنْ ثَمَرَاتِ الْاَعْمَالِ؛وَلِذٰلِكَ لَمْ يَقُلِ النَّبِىُّ ﷺ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِىْ فِى الصَّوْمِ وَلَا فِى الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، وَاِنَّمَا قَالَ:((وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِىْ فِى الصَّلَاةِ)).وَلَمْ يَقُلْ بِالصَّلَاةِ؛اِعْلَامًا بِاَنَّ عَيْنَهُ اِنَّمَا تَقِرُّ بِدُخُوْلِهِ فِيْهَا، كَمَا تَقِرُّ عَيْنُ الْمُحِبِّ بِمُلَابَسَتِهِ لِمَحْبُوْبِهِ،وَتَقِرُّ عَيْنُ الْخَائِفِ بِدُخُوْلِهِ فِىْ مَحَلِّ اَمْنِهِ،فَقُرَّةُ الْعَيْنِ بِالدُّخُوْلِ فِى الشَّىْءِ اَكْمَلُ وَاَتَمُّ مِنْ قُرَّةِ الْعَيْنِ بِهِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ فِيْهِ.

وَلَمَّا جَاءَ اِلٰى رَاحَةِ الْقَلْبِ مِنْ تَعْبِهِ وَنَصَبِهِ قَالَ:((يَابِلَالُ،اَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ))،اَىْ:اَقِمْهَا؛لِنَسْتَرِيْحَ بِهَا مِنْ مُقَاسَاةِ الشَّوَاغِلِ،كَمَا يَسْتَرِيْحُ التَّعْبَانُ اِذَا وَصَلَ اِلٰى مَنْزِلِهِ وَقَرَّ فِيْهِ وَسَكَنَ.

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آنکھ کی ٹھنڈک

جیسا کہ روزہ رکھنے کا نتیجہ نفس کی پاکیزگی ہے، زکوٰۃ کا نتیجہ مال کی پاکیزگی ہے، حج کا نتیجہ بخشش کا لازم ہونا ہے۔ جہاد کا نتیجہ اپنے نفس کو اللہ کے حوالے کرنا ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے بندوں سے خرید لیا ہے اور جنت کو اس کی قیمت بنایا ہے۔ تو نماز کا نتیجہ اللہ کی طرف متوجہ ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کی طرف متوجہ ہونا ہے اور متوجہ ہونے میں ان تمام اعمال کے ثمرات آجاتے ہیں جو پیچھے بیان کیے گئے ہیں۔ اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں کہا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک روزے، حج یا عمرہ میں رکھی گئی ہے بلکہ آپ ﷺ نے تو صرف یہ فرمایا: ''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے'' اور یہ نہیں فرمایا کہ نماز کے ساتھ رکھی گئی ہے، یہ بات بتانے کے لیے کہ آپ ﷺ کی آنکھ کو اس وقت ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے جب آپ نماز میں داخل ہو جاتے ہیں جیسا کہ محبّ کی آنکھ تب ٹھنڈی ہوتی ہے جب وہ اپنے محبوب کے ساتھ گھل مل جاتا ہے اور خوف زدہ آدمی کی آنکھ اس وقت ٹھنڈی ہوتی ہے جب وہ امن کی جگہ میں داخل ہو جاتا ہے تو آنکھ کا کسی چیز میں داخل ہو کر ٹھنڈا ہونا اس میں داخل ہونے سے پہلے اس کے ساتھ ٹھنڈا ہونے سے زیادہ کامل اور مکمل ہے۔

ب نماز کی وجہ سے دل کی تھکاوٹ اور تکلیف سے راحت مل جاتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال! ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ''۔ یعنی اس کو قائم کرو تاکہ ہم اس کے ذریعے سے مصروفیات کی تکلیف سے راحت پائیں جیسا کہ درماندہ آدمی جب اپنی منزل پر پہنچتا ہے تو اس میں راحت اور سکون پا لیتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رَاحَةُ الصَّلَاةِ

وَتَامَّلْ كَيْفَ قَالَ: اَرِحْنَا بِهَا، وَلَمْ يَقُلْ: اَرِحْنَا مِنْهَا، كَمَا يَقُوْلُهُ الْمُتَكَلِّفُ بِهَا الَّذِىْ يَفْعَلُهَا تَكَلُّفًا وَغُرْمًا، فَهُوَ لَمَّا امْتَلَاَ قَلْبُهُ بِغَيْرِهَا، وَجَاءَتْ قَاطِعَةً لَهُ عَنْ اَشْغَالِهِ وَمَحْبُوْبَاتِهِ، وَعَلِمَ اَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهَا فَهُوَ قَائِلٌ بِلِسَانِ حَالِهِ وَقَالِهِ: نُصَلِّىْ وَنَسْتَرِيْحُ مِنَ الصَّلَاةِ، لَا بِهَا، فَهٰذَا لَوْنٌ وَذَاكَ لَوْنٌ آخَرُ!

فَالْفَرْقُ بَيْنَ مَنْ كَانَتِ الصَّلَاةُ لِجَوَارِحِهِ قَيْدًا، وَلِقَلْبِهِ سِجْنًا، وَلِنَفْسِهِ عَائِقًا، وَبَيْنَ مَنْ كَانَتِ الصَّلَاةُ لِقَلْبِهِ نَعِيْمًا وَلِعَيْنِهِ قُرَّةً، وَلِجَوَارِحِهِ رَاحَةً، وَلِنَفْسِهِ بُسْتَانًا وَلَذَّةً.

فَالْاَوَّلُ: اَلصَّلَاةُ سِجْنٌ لِنَفْسِهِ، وَتَقْيِيْدٌ لَهَا عَنِ التَّوَرُّطِ فِىْ مَسَاقِطِ الْهَلَكَاتِ، وَقَدْ يَنَالُوْنَ بِهَا التَّكْفِيْرَ وَالثَّوَابَ، وَيَنَالُهُمْ مِنَ الرَّحْمَةِ بِحَسَبِ عُبُوْدِيَّتِهِمْ لِلّٰهِ فِيْهَا.

وَالْقِسْمُ الْآخَرُ: اَلصَّلَاةُ بُسْتَانُ قُلُوْبِهِمْ، وَقُرَّةُ عُيُوْنِهِمْ، وَلَذَّةُ نُفُوْسِهِمْ، وَرِيَاضُ جَوَارِحِهِمْ، فَهُمْ فِيْهَا يَتَقَلَّبُوْنَ فِى النَّعِيْمِ، فَصَلَاةُ هٰؤُلَاۤءِ تُوْجِبُ لَهُمُ الْقُرْبَ وَالْمَنْزِلَةَ مِنَ اللّٰهِ، وَيُشَارِكُوْنَ الْاَوَّلِيْنَ فِىْ ثَوَابِهِمْ، وَيَخْتَصُّوْنَ بِاَعْلَاهُ وَبِالْمَنْزِلَةِ وَالْقُرْبَةِ، وَهِىَ قَدْرٌ زَائِدٌ عَلٰى مُجَرَّدِ الثَّوَابِ؛ وَلِهٰذَا تَعِدُ الْمُلُوْكُ مَنْ اَرْضَاهُمْ بِالْاَجْرِ وَالتَّقْرِيْبِ، كَمَا قَالَ السَّحَرَةُ لِفِرْعَوْنَ:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نماز کی راحت

آپ غور کریں کہ آپ ﷺ نے کیسے فرمایا: ''اس کے ذریعہ سے ہمیں راحت پہنچاؤ'' اور یہ نہیں کہا کہ اس میں سے ہمیں راحت پہنچاؤ جیسا کہ مکلّف شخص اس کو تکلیف اور چٹی سمجھ کر کرتا ہے جبکہ اس کا دل اس (نماز) کے علاوہ کسی اور چیز سے بھرا ہوتا ہے کہ اس کی مصروفیات اور پسندیدہ چیزوں کو کاٹنے والی آجاتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں ہے پس وہ زبانِ حال وقال سے کہتا ہے کہ ہم نماز پڑھیں اور اس سے راحت پائیں نہ کہ اس کے ذریعہ سے راحت پالیں۔ تو یہ ایک حال ہے اور وہ دوسرا حال ہے، تو فرق ہے اس آدمی کے درمیان کہ نماز جس کے اعضا کے لیے قید ہو اور اس کے دل کے لیے جیل اور نفس کے لیے رکاوٹ ہو اور اس آدمی کے درمیان کہ نماز جس کے دل کے لیے نعمت، اس کی آنکھوں کے لیے ٹھنڈک، اس کے اعضا کے لیے راحت اور اس کے نفس کے لیے باغ اور لذت ہو۔

تو پہلے آدمی کا حال یہ ہے کہ نماز اس کے نفس کے لیے قید خانہ ہے جو اسے ناکارہ چیزوں کے زوال کی پریشانی میں جکڑ لیتی ہے حالانکہ تحقیق وہ اس نماز کے ذریعے گناہوں کا کفارہ اور ثواب بھی پالیتے ہیں اور ان کو اللہ کی بندگی کے حساب سے اللہ کی رحمت میں سے بھی پہنچ جاتا ہے۔

دوسری قسم وہ ہے کہ نماز ان کے دلوں کی بہار آنکھوں کی ٹھنڈک، نفسوں کے لیے لذت کا سامان، اعضاء کا باغیچہ ہے اور وہ اس کی نعمتوں میں چلتے پھرتے ہیں تو نماز ان لوگوں کی اللہ کے ہاں قرب اور درجات کا موجب بنتی ہے۔ وہ پہلے لوگوں کے ثواب میں شریک ہوجاتے ہیں اور وہ اس ثواب کے اعلیٰ مقام، تقرب اور منزلت کے ساتھ خاص ہوجاتے ہیں۔ یہ انعام کے لیے ایک اضافی بونس ہے اسی لیے بادشاہ ان سے جو ان کو راضی کرتا ہے اجر اور اپنے قرب کا وعدہ کرتے ہیں جیسا کہ جادوگروں نے فرعون سے کہا تھا:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

﴿فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ o قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ﴾ [الشعراء:42-41]

فَالْاَوَّلُ عَبْدٌ قَدْ دَخَلَ الدَّارَ،وَالسِّتْرُ حَاجِبٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّ الدَّارِ،فَهُوَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ،فَلِذٰلِكَ لَمْ تَقِرَّ عَيْنُهُ؛لِاَنَّهَا فِي حُجُبِ الشَّهَوَاتِ، وَغُيُوْمِ الْهَوٰى،وَدُخَانِ النَّفْسِ،وَبُخَارِ الْاَمَانِيِّ.فَالْقَلْبُ عَلِيْلٌ،وَالنَّفْسُ مُكِبَّةٌ عَلٰى مَا تَهْوَاهُ،طَالِبَةٌ لِحَظِّهَا الْعَاجِلِ.

وَالْآخَرُ:قَدْ دَخَلَ دَارَ الْمَلِكِ وَرُفِعَ السِّتْرُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ،فَقَرَّتْ عَيْنُهُ وَاطْمَاَنَّتْ نَفْسُهُ،وَخَشَعَ قَلْبُهُ وَجَوَارِحُهُ،وَعَبَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَاَنَّهُ يَرَاهُ، وَتَجَلّٰى لَهُ فِيْ كَلَامِهِ.

فَهٰذِهِ اِشَارَةٌ مَا،وَنُبْذَةٌ يَسِيْرَةٌ جِدًّا فِيْ ذَوْقِ الصَّلَاةِ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

’’پھر جب جادوگرآ گئےتو فرعون سے کہنے لگے: کیاواقعی ہمارے لیےضرور کچھ صلہ ہوگا، اگر ہم ہی غالب ہوئے؟ کہنےلگاہاں اوریقیناً تم تب مقرب لوگوں سے ہوگے‘‘۔

تو پہلا بندہ وہ ہے جوگھر میں داخل ہوااوراس کےاور گھر کے مالک کے درمیان پردہ حائل ہے پس وہ پردے کے پیچھے ہےاس وجہ سےاس کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوتی کیونکہ وہ شہوات کے پردوں، خواہشات کے بادلوں، روح کے دھویں اورآرزوؤں کی بھاپ میں ہے۔پس دل بیمار ہےاورروح اپنادنیاوی حصہ طلب کرتے ہوئے اپنی خواہشات میں اوندھےمنہ گری ہوئی ہے۔

دوسرابندہ تحقیق بادشاہ کےگھر میں داخل ہواتواس کےاور بادشاہ کے درمیان سے پردہ ہٹادیا گیاپس اس کی آنکھ اس سے ٹھنڈی اورروح مطمئن ہوگئی اوراس کے دل اوراعضاء نے عاجزی اختیارکی اوراللہ کی عبادت اس طرح کی گویا کہ وہ اسے دیکھ رہاہےاوراس سے ہم کلام ہوتے ہوئےجلوہ گر ہے۔

تو یہ وہی ہے جومیں نے ذکر کیاہےاور یہ نماز کی لذت کے بارے میں بہت تھوڑا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الھدیٰ ایک نظر میں

الھدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان 1994 سے تعلیم اور معاشرتی فلاح و بہبود کے میدان میں سرگرم عمل ہے۔الحمدللہ! پاکستان اور بیرون ملک اس کی بہت سی شاخیں کام کررہی ہیں۔فاؤنڈیشن کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کررہے ہیں:

شعبہ تعلیم وتربیت

اس شعبہ کے تحت قرآن وسنت کی تعلیم طلباء وطالبات کی تربیت وکردار سازی کے لیے مختلف دورانیے کے درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

- تعلیم القرآن ڈپلومہ کورس • تحفیظ القرآن کورس • تعلیم التجوید سرٹیفیکیٹ کورس • تعلیم دین کورس
- تفہیم دین کورس • صوت القرآن کورس • تعلیم الحدیث سرٹیفیکیٹ کورس • فہم القرآن سرٹیفیکیٹ کورس
- خط وکتابت کورسز • سمر کورسز • سوشل میڈیا کے ذریعہ کورسز • روشنی کا سفر • روشنی کی کرن • ریالٹی چک

ہمارے بچے کورسز: • منارالاسلام • مصباح القرآن • مفتاح القرآن

- **الھدیٰ انٹرنیشنل سکول** میں مانٹیسوری تا گریڈ 9 تک کے بچوں کو جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

شعبہ خدمت خلق

اس شعبہ کے تحت معاشرتی فلاح و بہبود کے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام کیا جاتا ہے:

- راشن کی فراہمی رمضان المبارک میں • اجتماعی قربانی عیدالاضحٰی کے موقع پر • روزگار کی فراہمی
- ماہانہ وظائف بیوہ اور نادار خواتین کے لیے • تعلیمی وظائف مستحق طلبہ کے لیے • کچی بستیوں میں تعلیمی اور رفاہی کام
- دینی وسماجی رہنمائی پریشان افراد کے لیے • کفن کی دستیابی • فری میڈیکل کیمپوں کا قیام
- کنوؤں کی کھدائی اور پانی کی فراہمی • ضروری امداد قدرتی آفات کے موقع پر

شعبہ نشرواشاعت

- اس شعبہ میں عوام الناس کی راہ نمائی کے لیے تحقیق شدہ تحریری اور تقریری مواد کی تیاری اور نشرواشاعت کا کام کیا جاتا ہے۔
- **اشاعت کتب:** اردو، انگریزی کے علاوہ دیگر علاقائی زبانوں میں مختلف دینی موضوعات پر کتب، کارڈز، کتابچے اور پمفلٹس تیار کیے جاتے ہیں۔
- **آڈیو اور ویڈیو:** قرآن مجید کی تفسیر کے علاوہ حدیث، سیرت، فقہ اور دیگر تعلیمی، تربیتی، اخلاقی اور معاشرتی موضوعات پر آڈیو اور ویڈیو لیکچرز درج ذیل فورمز پر بلامعاوضہ پیش کیے جاتے ہیں:

☆ **Websites:** www.alhudapk.com , www.farhathashmi.com

☆ **Telegram Channels:** AlhudaNewsChannel/25

☆ **Alhuda Apps**: www.farhathashmi.com/alhuda-apps/

☆ **Face book:** www.facebook.com/DrFarhatHashmi/

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الھدیٰ پبلی کیشنز (پرائیویٹ لمیٹڈ)

AL-HUDA Publications (Pvt) Ltd.

پڑھیے اور پڑھائیے

اسلام آباد: 7-اے کے بروہی روڈ H-11/4 اسلام آباد پاکستان فون: 1-4866150-51-92+
www.alhudapk.com www.farhathashmi.com

نمبر شمار	کتاب	
1	قرآن مجید۔لفظی ترجمہ (سفید پارہ) (Vol:1,2)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی
2	قرآن مجید کی منتخب آیات اور سورتیں (اُردو/انگلش)	
3	قرآن مجید کی منتخب سورتیں (اُردو/انگلش)	
4	قرآن مجید (پارہ-1)	لفظی ترجمہ از فرحت ہاشمی
5	قرآن کریم اور اس کے چند مباحث (اُردو)	محمد ادریس زبیر
6	القُرآن تدبر و عمل	
7	منتخب آیات قرآنیہ (اُردو)	
8	تعارف حبیب	
9	قال رسول اللہ ﷺ (اُردو/انگلش)	
10	حدیث رسول ﷺ	
11	علم حدیث	
12	فقہ اسلامی	ڈاکٹر فرحت ہاشمی
13	اسلامی عقائد	زبیدہ عزیز
14	العقيدةِ الوسطيةِ (اردو ترجمہ کے ساتھ)	
15	قرآن کے موتی	
16	عربی گرائمر	امّ عثمان
17	قرآنی و مسنون دعائیں (اُردو/انگلش) 2 سائز	
18	وایاک نستعین (صبح و شام کے اذکار و حفاظت کی دعائیں) (اُردو/انگلش) 4 سائز	
19	رب زدنی علما (اُردو/انگلش)	
20	دعا کیجیے	
21	سونے جاگنے کے آداب و اذکار	ڈاکٹر فرحت ہاشمی
22	حُسنِ اخلاق (انگلش)	
23	حُسنِ انجام	شيخ الاسلام ابن تيمية
24	كَيفَ تَنْجُومِنْ مَكَائِدِ الشَّيطَان	
25	الاربعون النووية	
26	الأصول الثلاثة	
27	الوسائل المفيده (اُردو/انگلش)	
28	امِ حكيم (اُردو)	
29	فقة القلوب (Vol:1-6)	
30	شھر رمضان	
31	عمرہ (تیاری، طریقہ اور دعائیں)	
32	قبر کے تین سوال	

33	صدقہ و خیرات (اُردو/انگلش)	
34	میرا جینا میرا مرنا	امّ عثمان
35	والدین ہماری جنت	
36	بیوگی کا سفر	
37	ابوبکر صدیقؓ	یاسمین خاکوانی
38	نرمی کی اہمیت	
39	تم کب توبہ کرو گے؟	
40	زبان کی حفاظت	
41	جادو حقیقت اور علاج	
42	باتونی نہ بن	
43	سورة يوسف	
44	عمر بن خطاب	
	کتابچہ	
45	محمد ﷺ کے معمولات اور معاملات	
46	حج بیت اللہ	
47	عشرہ ذوالحجہ اور کرنے کے کام	
48	لبیک عمرہ (اُردو)	
49	شعبان المعظم	
50	زادِ راہ (اُردو/انگلش)	
51	فتنوں کے دور میں	ڈاکٹر فرحت ہاشمی
52	تکمیل قرآن کی دعائیں (اُردو/انگلش)	
53	رجب اور شبِ معراج	
54	صفر کا مہینہ اور بدشگونی	
55	آخری سفر کی تیاری	
56	حسن بصریؒ (اُردو)	
57	پردیسی یا مسافر	
58	شفاء کی دعائیں	
59	استخارہ کب، کیوں اور کیسے؟	
60	حصولِ علم اور خواتین (نظر ثانی شدہ)	
61	سورة الكهف	
	پمفلٹ	
62	درود و سلام۔الصلاة على النبی ﷺ	
63	عشرہ ذوالحجہ عیدالاضحیٰ اور قربانی	

64	عیدالفطر
65	محرم الحرام
66	اہل قرآن کے اخلاق کا ذکر
67	نماز باجماعت کا طریقہ
68	نماز فجر کے لیے کیسے بیدار ہوں؟
69	نماز استسقاء
70	اظہار محبت کیسے؟
71	ان حالات میں کیا کریں؟
72	ہم دین کا کام کیوں کریں؟
73	شکر گزار کہاں ہیں؟
74	ڈینگی بخار
75	پانی بچائیے
76	غسل میت اور کفن پہنانے کا طریقہ
77	الھدیٰ ایک نظر میں
78	بچے چھٹیاں کیسے گزاریں
79	جمعہ کا دن
80	تیمّم
81	لبیک عمرہ
82	وضو
83	قرض سے پناہ مانگنا
	کارڈ
84	فہم القرآن میں مددگار دعائیں
85	حصول علم میں مددگار دعائیں
86	حفاظت کی دعائیں
87	میت کی بخشش کی دعائیں
88	صالح اولاد کے لیے دعائیں
89	رنج و غم کے ازالہ کی دعائیں
90	رمضان کی دعائیں (اُردو/انگلش)
91	تقویٰ کے حصول کے لیے دعائیں
92	نماز کے بعد کے مسنون اذکار
93	ذکر الٰہی
94	مقبول دعائیں
95	صبح و شام کے اذکار

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نمبر شمار	کارڈ
96	استغفر اللہ
97	رشتوں کو جوڑیئے
98	تہجد کی دعا
99	آیات شفا
100	تکبیرات
101	سفر کی دعائیں
102	الاسماء الحسنٰی
103	گناہوں کی بخشش کی دعائیں
104	رشتہ اور شادی میں آسانی کی دعائیں
105	اطریق الی الجنۃ (مشہور اذکار کی دس احادیث)
106	الحمد للہ
107	سورۃ الملك
	پوسٹرز
108	محرم الحرم پوسٹرز
109	ماہ صفر 10 پوسٹرز
110	احادیث رسول ﷺ پر مبنی 12 پوسٹرز
111	ماہ رمضان اور روزے سے متعلق احادیث 29 پوسٹرز
112	ذوالحجہ کی فضیلت اور کرنے کے کام 22 پوسٹرز
113	دوائے شافی پوسٹرز
114	کھانے پینے کے آداب پوسٹر
115	شدت بھوک کے وقت کی دعا
116	کسی بستی یا شہر میں داخل ہونے کی دعا
117	ہر ماہ میں تین روزے
118	قبول دعا کا موقع
119	آیت الکرسی حفاظت کا ذریعہ
120	دجال کے فتنے سے پناہ مانگنا
121	سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت
122	کامیاب لوگوں کے 8 زریں اصول
123	حضرت اسماعیلؑ کی قربانی
124	نماز جنازہ کا طریقہ
125	حالتِ حیض میں قرآن کی تلاوت کی رخصت
126	دعائے استفتاح
127	قومہ کی دعائیں
128	رکوع کی دعائیں
129	تشہد و درود کے بعد کی دعائیں
130	احادیث پوسٹرز

	اسٹکرز
131	مختلف مواقع کی دعائیں
132	بک مارک
	متفرقات
133	کفن پیک / گاؤن / سکارف / الھدیٰ چٹ پیڈ
134	Al Huda Writting Pad(2 sizes)
	ہمارے بچے
	فلش کارڈ
135	اسلامی عقیدہ
136	مسلم ہیروز
137	Ramadan Mubarak(Planner)(2 size)
138	Miftah Al Quran(Quranic Recitation) Miftah Al Quran (Student's Diary)
139	Laylat Al Qadr Activity Book
	نیکلیس
140	حج وعمرہ رہنمائی اور دعائیں
	انگلش پروڈکٹس
	Books
141	Word For Word Translation Of The Qur'an(Blue Juz)
142	Selected Ayat Of The Qur'an
143	Selected Ayahs & Surahs Of The Qur'an
144	Al-Huda Student Guide
145	Reading & Writing Book 1
146	The Month Of Ramadan
147	Arabic Grammar
	Booklets
148	Prophet Muhammad(s.a.w)-a mercy For Children
149	Muhammad(s.a.w)-Habits and Dealings
150	Supplications For Hajj & Umrah
151	Prayers For Travelling
152	My Prayer Tree
153	Prayers For Healing
	Pamphlets
154	Peace & Blessings Upon Prophet Muhammad(s.a.w)
155	Friday-A Blessed Day
156	The Sacred Month Of Muharram
157	Ten Days Of Dhul Hijjah
158	Ashrah-e-Zul-Hijjah Things To Do

Tayammum	159
Supplications For Attaining Taqwa	160
Astaghfirullah	161
Masnun Supplications After Salah	162
Prayers For Attaning Knowledge	163
Supplications For Protection	164
Remembrance Of Allah	165
Supplications For The Forgiveness Of The Deceased	166
Supplications For Sorrow & Distress	167
Do You Smoke?	168
Save Water	169
The Hidden Pearls	170
New Year	171
Fasting In Ramadan	172
True Love	173
Washing & Shrouding The Deceased	174
Card	
Ayat Al-Kursi-A Source Of Protection	175
A Precious Moment For Du'a	176
Perpetual Dhikr	177
Posters	
سجدے کی دعائیں	178
Takbirat	179
Whan will you Repent?	180
Tawbah (urdu)	181

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’اللہ نے بندہ پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں!

تو جو کوئی ان کو اس حال میں لے کر آیا کہ اس نے ان (نمازوں) کے حق کو ہلکا سمجھتے ہوئے

ان میں کچھ کمی نہ کی تو بے شک اللہ کا اس کے لیے قیامت کے دن ایک عہد ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا!

اور جو کوئی ان (پانچ نمازوں) کو اس حال میں لے کر آیا کہ اس نے ان کے حق کو ہلکا سمجھتے ہوئے

ان میں کچھ کمی کی تو اللہ کا اس کے لیے کوئی عہد نہیں! چاہے تو اس کو عذاب دے

اور چاہے تو اس کو بخش دے‘‘۔

[سنن أبي داؤد:1422]

ISBN:978-969-690-011-5
04010120

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.